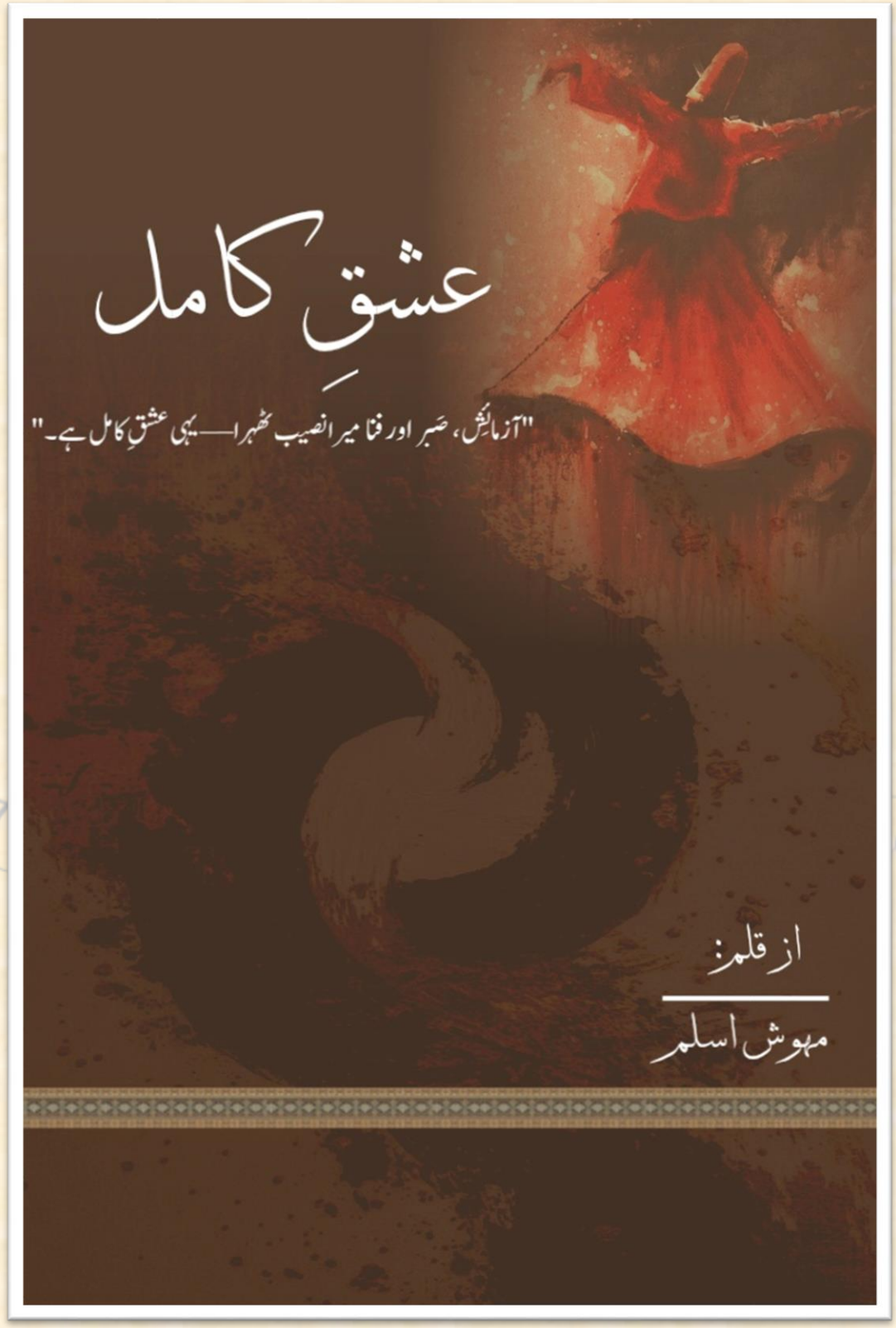
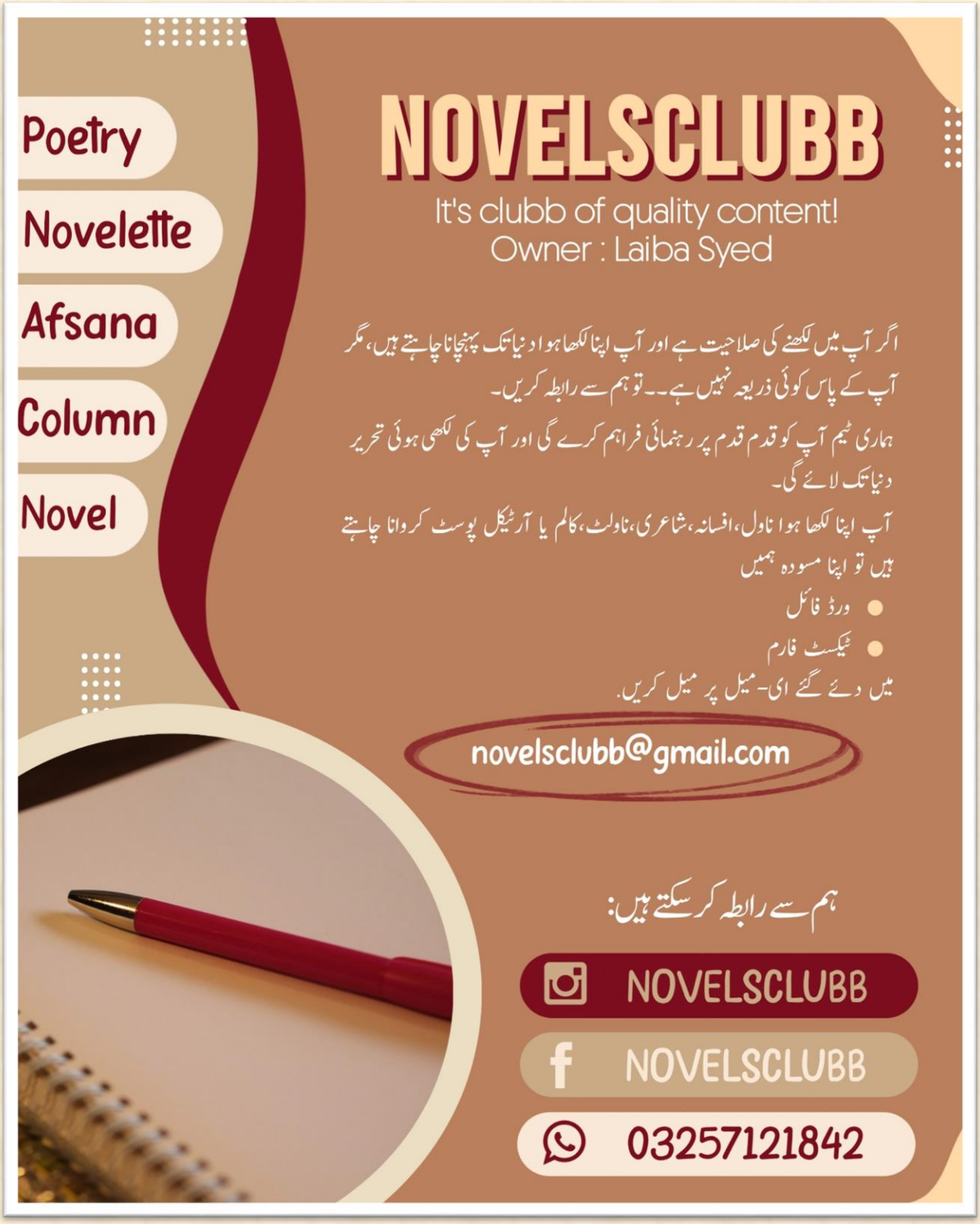

عشقِ کامل
"آزمائش، صبر اور فنا میرا نصیب ٹھہرا — یہی عشقِ کامل ہے۔"
از قلم:
مہوش اسلم


Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

عشقِ کامل

از قلم

مہوش اسلم

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عشقِ کامل

از قلم مہوش اسلم

قسط1:

سورج کی گہری سنہری کرنیں لاہور کے دل میں دھڑکتی عظیم و بلند عمارت پر یوں برس رہی تھیں جیسے خود روشنی بھی اس کے وقار کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو۔ بلند و بالا اس عمارت کی بناوٹ میں غرور تھا، وہ خاموشی سے شہر کو دیکھتی تھی جیسے اس کا حصہ نہ ہو، بلکہ اس پر راج کرتی ہو۔ اطراف کی پر شکوہ عمارات اس کے حسن کو سجدہ کرتی دکھائی دیتیں جیسے اس کے جاہ و جلال کے سامنے کوئی حیثیت نہ رکھتی ہوں۔

آسمان سے پرواز نے نیچے موجود اِس سیاہ مگر پُراسرار دنیا میں ایک کمرے کے اندر خاموشی سے لیٹے وجود کو چھوا... لمحہ بھر کو ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کی تنہائی کو چُھوا ہو۔

یہ کمرہ محض ایک جگہ نہیں، ایک طرزِ زندگی کی ترجمانی ہے۔ ایک دنیا جو سیاہی میں لپٹی ہے لیکن اُس سیاہی میں عجیب سا کشش بھرا نور ہے۔

کمرے کے وسط میں رکھا بیڈ، خالص سیاہ مخمل میں ڈوبا، اس کے ارد گرد ہر شے سیاہ...

بیڈ سائیڈ ٹیبلز، جن پر سیاہ رنگ کے لیمپ رکھے تھے، جو جلتے تو اندر سے خون رنگی روشنی بکھیرتے—نہ روشن، نہ تاریک... بس سرخ اسرار۔

بیڈ کے دائیں طرف دیوار کے ساتھ جڑا ہوا سیاہ ڈریسنگ ٹیبل جس پر رکھے ہر پرفیوم کی بوتل گویا ایک کہانی تھی... خاموش، قیمتی، چھپی ہوئی۔ بائیں جانب ایک قدِ آدم آئینہ جو کمرے

کو دو حصوں میں بانٹتا تھا۔اس کے پیچھے چھپے باتھ روم میں بھی ہر چیز ویسی ہی... سیاہی میں گم۔نہ کوئی شوخی،نہ کوئی روشنی... صرف گہرائی۔

بیڈ کی پائنتی طرف شفاف شیشے کا ایک میز،جس پر کچھ بے ترتیب رکھے کاغذ،سگریٹ کا پیکٹ اور ایک بند لائٹر...

اور اس بیڈ پر وہ وجود... لاہور کی اس بلند و بالا عمارت کا مالک تھا... شہر کا سب سے امیر، طاقتور... لیکن اس وقت بے حد تنہا۔

اس کا جسم لحاف میں لپٹا،چہرہ تکیے میں چھپا... جیسے نیند میں نہیں،کسی خیال میں دفن ہو۔

دروازے پر آہستہ سی دستک ہوتی ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"صاحب... رخشندہ میڈم کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی ہے... بی پی بہت لو ہو گیا ہے... ہاسپٹل لے گئے ہیں۔"

خاموشی کے اس سمندر میں ہلکی سی لہر دوڑتی ہے۔

بیڈ پر پڑے وجود کی پلکیں ذرا سی جنبش کرتی ہیں، ایک سرد سانس جیسے اس کا ردعمل ہو۔

"کیا مصیبت ہے..."

مدھم، نیند زدہ مگر بیزار آواز میں کہا... پھر لحاف کا ایک سرا کھینچا اور وہ شخص دوبارہ خود کو تنہائی کے سائے میں چھپا لیتا ہے۔

ملازم وہی بات ایک بار پھر دہراتا ہے — جیسے شاید سن لیا جائے شاید کوئی ردعمل ملے...

لیکن بے نیازی کی وہ دیوار آج بھی ناقابلِ عبور ہے۔

وہ مایوس ہو کر پلٹتا ہے... اور کمرہ دوبارہ ویسا ہی ساکت، ویسا ہی خاموش، ویسا ہی بے حس ہو جاتا ہے۔

.....

چھوٹے سے کمرے میں موجود بے معنی اور بے ضرر چیزیں، دو مختلف لڑکیوں کو تکتے ہوئے گواہ بن رہی تھیں۔ کمرے کی دیواروں پر وقت نے تھکن چھوڑ رکھی تھی اور چھوٹا سا بیڈ پرانا ہوتے ہوئے بھی خوابوں کی پناہگاہ تھا۔

ثانیہ نرم گلابی لباس میں ملبوس، معمولی نقوش کی حامل، اپنی انگلیوں کو چادر پر چلاتی ہوئی بیڈ کے کنارے بیٹھی تھی۔ نگاہیں کھڑکی کے پاس کھڑی لڑکی پر جمی تھیں—

"مجھے ترکی جانے کا بہت شوق ہے۔

وہاں جا کر مجھے لگے گا میں جنت چلی گئی ہوں... اور وہاں کی حور ہوں۔"

وہ دراز قد، نازک جسامت کی مالک تھی— جو چاہے پہنے، اسی کا انداز بن جائے۔

دودھیا رنگت۔۔۔ دلکش سراپا۔

گردن صراحی جیسی— لمبی، نازک، سراپا نزاکت۔

اس کی گردن سے ذرا نیچے—

ہلکی سی ابھری بیوٹی بون، جو ایک لمحے کو بھی دیکھے، نظر انداز کرنا بھول جائے۔

وہ صرف خوبصورت نہ تھی— لمبے گھنگریالے بالوں میں ہیر ایک شہزادی لگتی ہے جو اپنے خوابوں کو کبھی بھی نامکمل یا ادھورا نہیں کہتی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کمرے میں ایک لمحے کو خاموشی ٹھہر گئی۔ دیوار پر لٹکی گھڑی کی ٹک ٹک، اندر کی دنیا میں سفر کرتی ہیر کی آواز کا تعاقب کرنے لگی۔

"تم ہمیشہ ان خوابوں میں رہنا، ہیر۔"

ثانیہ ناچاہتے ہوئے بھی اپنے لہجے کو متوازن نہیں رکھ سکی۔

"یہ زندگی ہے۔ یہاں اب شہزادے گدھوں پر بھی نہیں آتے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہیر نے مسکرا کر سر جھکا لیا۔

"میں نے جو خواب دیکھے ہیں، ثانیہ... اگر وہ حقیقت نہیں بن سکتے تو بھی میں سوچ کر خوش ہو جاؤں گی۔ لیکن میں خواب دیکھنا نہیں چھوڑوں گی۔"

وہ کہتی ہوئی پلٹی۔

ثانیہ نے اس کی لمبی گھنی پلکوں کے نیچے بچھی گہری نیلی آنکھوں میں جھانکا، پلکوں کے نیچے چھپا درد اور چہرے پر مسکراہٹ کی ہلکی سی جھلک تھی۔

"تم بہت خوبصورت ہو... لیکن افسوس... تمہیں ان خوابوں پر حق نہیں جو تم ساتھ لے کر پیدا نہیں ہوئیں۔"

محض سوچنے پر اکتفا کرتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہیلو...!"

ہیر نے چٹکی بجائی۔

"کہاں کھو گئی؟"

اب وہ سامنے تھی۔ ثانیہ نے نظریں چرا لیں۔

"مجھے رشک آتا ہے... تمہاری آنکھیں خوبصورت ہیں، لیکن خواب بہت بڑے دیکھتی ہیں۔"

یہ کہہ کر وہ اپنا بیگ کندھے پر ڈالتی ہے اور دروازے کی طرف بڑھ جاتی ہے۔

ہیر کی مسکراہٹ ایک لمحے میں پھیکی ہوئی—

ثانیہ کے جاتے ہی کمرے میں خاموشی کی ایک تہہ بیٹھ گئی۔ اب وہ آہستہ قدموں سے کھڑکی کے پاس واپس آ کھڑی ہوئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ثانیہ! تم صرف ظاہر دیکھتی ہو... تم نے نہیں دیکھا کہ میں نے ایک حادثے میں اپنی ماں، بھائی اور بہن کو کھو دیا مجھے بتایا گیا کہ وہ سب نہیں رہے۔"

اس کی آواز میں لرزش تھی لیکن وہ رو نہیں رہی تھی۔

وہ تنہا تھی لیکن اس تنہائی میں اس کی اپنی آواز اس کی ہم نشین تھی۔

"وہ تکلیف ان خوابوں سے چھوٹی نہیں ہے۔ کیونکہ مجھے ان سے محبت کا نہیں پتا۔۔۔

لیکن... اس حادثے کے بعد محبت کیا ہوتی ہے نہیں معلوم۔"

اس نے نظریں آسمان پر جمائیں جیسے یادوں کی قبریں وہیں کہیں ہوں۔

"اب صرف باپ کی مہربانی سے زندگی کی ضروریات پوری ہو رہی ہیں... محبتیں نہیں۔"

اور یہی وہ لمحہ تھا جب اس کی آنکھوں میں آنسو آنے چاہیے تھے... مگر وہ خالی تھیں۔

Clubb of Quality Content

"مجھے اس دنیا کی خوبصورتی سے پیار ہے... کیونکہ اب خواب ہی وہ چیز ہیں جو مجھے زندہ رکھے ہوئے ہیں۔"

کمرے کے باہر ہوا کا ایک جھونکا آیا اور کھڑکی کے شیشے کو ہلکا سا چھو گیا—باقی چیزیں خاموشی سے افسردگی سے دیکھتی رہیں۔

.....

4:10 PM — چار بج کر دس منٹ

کمرے کی فضا نیم تاریک تھی مگر دائیں طرف لگے سیاہ شیشے والے لیمپ کی خون رنگی روشنی چپ چاپ بیڈ پر پڑے وجود کے گھنے سیاہ بالوں سے سرک کر سبز آنکھوں کو بیدار کرتی ہے۔

بیڈ پر لیٹا وجود آہستہ سے کروٹ لیتا ہے۔ایک ہلکی سانس،ایک مدھم جنبش اور لمحے بعد وہ نیم تاریکی میں اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے—

مضبوط،چوکنا،اور بیدار۔

رنگ ہوتی ہے۔

اسکرین کی سفید روشنی اس کے چہرے پر جھلک مارتی ہے۔

"یس؟"

آواز خاموشی میں ارتعاش پیدا کرتی ہے۔

"باس! پانچ بجے ہمیں فورٹ منرو روانہ ہونا ہے یہی انفو ملی ہے۔ کسی انجان نے دی ہے ۔۔۔"

دوسری جانب سے ملنے والی آواز میں ادب بھی تھا اور احتیاط بھی—

فون کو ہاتھ میں تھامے تھوڑی دیر خاموش رہتا ہے۔ پھر بے دلی سے فون کو ایسی ادا سے رکھتا ہے جیسے کوئی غیر ضروری چیز ہو،

یا جیسے آوازیں بھی کبھی کبھی غیر اہم لگتی ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بائیں جانب کمرے میں لگے قد آدم آئینے میں اب اس کا عکس واضح ہوتا ہے۔

سبز ہلکی آنکھیں، دودھ جیسی صاف، ٹھنڈی رنگت — جو وقت سے بیزار لگتی ہے۔

لمبی غرور سے اٹھی ناک، ہلکی خمیدہ مونچھیں،

اور گہری، بے داغ تراشی ہوئی داڑھی

جو اس کے چہرے کو مزید غیر مرئی رعب بخشتی ہے۔

چھے فٹ کو چھوتی قامت۔۔۔۔

جسم جیسے سختی سے ڈھلی ہوئی لکیر دار مورت ہو، ہر پٹھا گویا فخر سے ابھرا ہو، جم کی سالوں کی ریاضت کا خاموش مگر ناقابلِ انکار ثبوت۔"

گویا وہ حد درجہ ہینڈسم تھا۔

اسی قد آدم آئینے کو دھکیلتے ہوئے لمبے مضبوط قدموں سے باتھ روم کی سمت بڑھتا ہے۔

دروازہ بند ہوتا ہے اور اندر سے پانی گرنے کی مدھم آواز گونجتی ہے—

کمرہ—جو ابھی اس کے وجود سے زندہ ہوا تھا،

اب دوبارہ اپنی ازلی حالت میں آچکا تھا—

خاموش، مرتب اور پراسرار۔

فورٹ منرو... کی سرد ہوا، سنسان پہاڑ اور برفیلے درخت اس کی آمد کے منتظر تھے—

کیونکہ کچھ راستے ایسے ہوتے ہیں جو صرف خاموش لوگوں کے قدموں کی چاپ پہچانتے ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کالے لو بوٹن شوز فرش پر بے آواز مگر باوقار انداز میں چلنے کا گواہ بن رہے تھے۔ کلائی پر بندھی سیاہ گھڑی، بلیک تھری پیس—اس کی شخصیت کا خاموش اور پراسرار حصہ ہے۔

وہ اپنے کمرے سے نکلا، قدم نپے تلے، دائیں جانب مڑتے ہوئے سیڑھیوں کی طرف بڑھا۔ سیڑھیاں نیم دائرے میں نیچے اترتی تھیں، ان پر اس کے قدموں کی چاپ ایک خاص ٹھہراؤ سے گونجی۔

دائیں جانب کچن سے متصل بڑا سا کھانے کا میز تھا، جس پر دو ملازم خاموشی سے موجود تھے، محل کا مرکزی دروازہ بھی دائیں جانب ہی تھا— بھاری، بلند، اور گواہ بہت سی ان کہی کہانیوں کا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"گڈ مارننگ سر!"

ایک ملازم نے آہستگی سے کہا پھر فوراً اپنی زبان دانتوں تلے دبائی۔

"معذرت سر..." وہ نظریں جھکا گیا۔

وہ آ کر کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔ پشت سیدھی، چہرے پر سنجیدگی اور آنکھوں میں ایک عجیب سی گہرائی لیے۔ کھانے کی ڈشیں ترتیب سے اس کے سامنے رکھی جا رہی تھیں—جاپانی تیپانیاکی، کنگ پاؤ چکن، تھائی چاول اور دیگر چائنیز کھانے۔

"راج محل" میں یہی رواج تھا—خاموشی، وقار اور بے حد قیمتی ذوق۔

"باس! گاڑی تیار ہے۔"

ڈرائیور نے نرمی سے اطلاع دی۔

وہ کچھ نہیں بولا۔ صرف ایک بار آنکھ اٹھا کر اسے دیکھا—اور پھر کھانے میں مصروف ہو گیا۔

.....

ایک خاتون ہاسپٹل کے وارڈ میں لیٹی تھی۔ جو صفائی کا مرتکز خود تھا۔

"ابراہیم... نہیں آیا؟"

نرم سفید چادر میں لپٹی، بیڈ پر نیم دراز خاتون نے مدھم لہجے میں سامنے کھڑے گارڈ سے پوچھا۔

گارڈ نے ادب سے ہاتھ باندھ لیے، سفید یونیفارم میں اس کی پیشانی پر ہلکی جھریوں کا عکس صاف دکھائی دے رہا تھا۔

"میڈم... صاحب کو گئے ہوئے تقریباً بارہ گھنٹے ہو چکے ہیں۔"

وہ پلکیں جھپکے بغیر اسے دیکھتی رہی پھر ایک ہلکی سی جنبش سے اسے جانے کا اشارہ کر دیا۔ گردن کو آہستگی سے تکیے سے لگایا اور نیم تاریک کمرے کی چھت پر نگاہ جما دی۔

Clubb of Quality Content

"تم ایک دن پچھتاؤ گے... اس دن کے لیے۔"

وہ دھیمے مگر غرور بھرے لہجے میں بولی، چہرے کے تاثرات بدل چکے تھے— آنکھوں میں نمی نہیں تھی، بس ایک ایسی چمک جو دکھ اور بد گمانی کے بیچ جھولتی رہی۔

اسی لمحے دروازہ ہلکی آواز سے کھلا۔ ایک نرس اور ڈاکٹر اندر داخل ہوئے، ہاتھ میں رپورٹس اور ایک ٹیبلٹ ڈیوائس تھی۔ نرس نے دائیں جانب موجود بایومیڈیکل ٹرالی پر ایک نئی دوا رکھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"وائٹ بلڈ سیلز میں کمی ہے... مگر باقی پیرامیٹرز مستحکم ہیں۔"

ڈاکٹر نے رپورٹس پر نظر ڈالتے ہوئے نرس سے کہا۔

نرس نے خاموشی سے اثبات میں سر ہلایا اور خاتون کے قریب آ کر نرم لہجے میں پوچھا۔

"آپ کو کسی تکلیف کا احساس تو نہیں ہو رہا، میڈم؟"

وہ صرف سر ہلاتی ہے اور نظریں دوبارہ چھت کی طرف چلی جاتی ہیں۔

کمرے میں ایک بار پھر خاموشی چھا گئی۔

.....

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اکتوبر اپنی پوری خاموشی کے ساتھ شہر پر اتر چکا تھا۔ درختوں کے پیلے پتّے وقت کی طرح خاموشی سے جھڑتے جا رہے تھے۔ ہوا میں نمی نہیں تھی مگر کوئی پرانی سی یاد بہتی تھی—

ایسی جسے محسوس تو کیا جا سکتا ہے مگر لفظوں میں قید نہیں۔

ایک پرانے لکڑی کے آؤٹ ٹیبل پر وہ بیٹھی تھی—

نازک بیضوی شکل، قدرے خم دار بھنویں، گہری نیلی آنکھیں، پتلی اور متناسب ناک، نرم پنکھڑی جیسے لب۔ دودھیا رنگت۔۔۔ دلکش سراپا۔

گویا وہ حد درجہ خوبصورت تھی۔

نیوی بلیو پینٹ کے ساتھ ہم رنگ ڈھیلی ڈھالی شرٹ، سیاہ اینکل بوٹس، آزاد گھنگریالے بال اور ہاتھوں کو بار بار رگڑتی انگلیاں— جیسے دل کا بوجھ انگلیوں سے جھاڑنا چاہ رہی ہو۔

اس کی آنکھیں آسمان پر جمی تھیں اور ہونٹوں پر دھواں سا سوال۔

"مجھے کیا چاہیے زندگی سے؟ روپیہ؟۔۔۔۔

شہرت؟۔۔۔۔یا۔۔۔۔ محض گمنامی؟

میں ان لوگوں کی طرح ہوں جن کے مرنے سے دنیا کا نظام نہیں رکتا۔ جن کے نہ ہونے سے کچھ نہیں بدلتا۔"

آنکھوں میں نمی سے تھی مگر روئی ہوئی نہیں لگتی تھی—بس اندر کی تھکن تھی۔

"میں کیا ہوں؟؟

کیا۔۔۔۔ ہونا چاہیے تھا مجھے؟

یا شاید مجھے یہاں ہونا ہی نہیں چاہیے تھا؟"

اس کا لہجہ ٹوٹا ہوا نہیں تھا مگر اس میں کوئی امید بھی باقی نہ تھی۔

"اتنا اکیلا کون کوتا ہے جتنی میں ہوں۔"

لفظوں کے ساتھ جیسے دل بھی تھوڑا تھوڑا کر کے بکھر رہا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پاس سے گزرنے والے لوگ اس ادھورے، بیزار اور بکھرے ہوئے وجود سے بے نیاز تھے۔

اس کے آنسو زمین پر ٹپکنے کے بجائے ہوا میں تحلیل ہو رہے تھے۔

"میرے دل میں محبت نہیں ہے... شاید اب کبھی نہ ہو۔

اور میرا باپ...

ان کے مرنے پر شاید میں صرف جنازے تک رو سکوں... یا شاید اس لمحے بھی نہیں۔"

ہچکیاں لے کر خود سے بات کرتے ہوئے وہ ٹوٹ کر نہیں بکھری تھی،

وہ صرف ایک تھکی ہوئی روح لگتی تھی—

"میں پتھر دل نہیں ہوں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

میں صرف سات سال کی تھی جب امی، بھائی، اور بہن ایک حادثے میں مجھ سے چھن گئے۔

مجھے یہی بتایا گیا۔

تب رونا نہیں آتا تھا، بس ڈھونڈتی تھی انہیں... اور نہ ملنے پر بس خاموش ہو جاتی تھی۔

آج چوبیس کی ہوں اور دنیا میرے لیے ایک خالی ہال جیسی لگتی ہے۔

تو... ایسا کیا ہو گا جس کے بغیر میری سانسیں رک جائیں گی؟"

وہ خاموش ہو چکی تھی — آنکھوں سے بہتا غم تھم چکا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پارک خالی ہو رہا تھا۔

ایک پرندہ قریب کے درخت سے اڑ کر دور جا بیٹھا۔

اس نے خود کو سنبھالا اور باقی دنیا کے ساتھ قدم بہ قدم چلنے لگی۔

دل کا غبار اتر چکا تھا، آنکھوں کی نمی سوکھ گئی تھی۔

لیکن اکتوبر وہیں تھا۔اس کے ساتھ۔۔۔آس پاس۔۔ہر جگہ اپنے پر پھیلائے لوگوں کی زندگیوں کے حصے میں بے وجہ ہی آ گیا تھا۔

.....

سرد ہوائیں اس ویران جنگل کی سنسناہٹ میں اپنی سرگوشیاں بکھیر رہی تھیں۔درختوں سے پتے غائب تھے،شاخیں ننگی اور بے لباس گویا قدرت نے خود ان کا نوحہ لکھ دیا ہو۔سورج مغرب کی آغوش میں مدھم پڑ چکا تھا۔

درمیان میں ایک مردہ سا وجود آہنی رسی سے بندھا،فضا میں معلق تھا۔اس کے پاؤں تلے برف جمادی گئی تھی مگر اب وہ برف اس کے بہتے خون سے پگھلنے لگی تھی۔اس کے چہرے

پر دہشت، پچھتاوا اور تھکن کے نقوش تھے۔ اس نے جو کچھ کہا وہ بس ہوا میں تحلیل ہو گیا۔

اسی منظر کے بیچ میں ایک لکڑی کی کرسی پر وہ بیٹھا تھا۔

لمبا سیاہ کوٹ گردن تک بند۔ اس کے بدن سے مہنگے پرفیوم کی دھیمی مہک نکل رہی تھی جو سردی کے دھوئیں میں مٹی اور خون کی خوشبو سے گڈمڈ ہو رہی تھی۔ آنکھوں پر سیاہ چشمہ، ٹانگ پر ٹانگ رکھے، ایک ہاتھ میں پسٹل تھا، جو وہ محض اشارے کے لیے استعمال کرتا۔ دوسرا ہاتھ آہستگی سے کرسی کے ہینڈل پر تھا، انگلیاں جیسے کوئی پیانو بجا رہی ہوں۔ اس کا سراپا ایسا جیسے شب کی تاریکی کو مجسم صورت میں سمو دیا گیا ہو۔

پرسنل سیکرٹری جھک کر بولا۔

"باس نے کچھ رحم نہیں کرنا۔۔۔ آخری موقع ہے۔۔۔بول دو سب کچھ۔ کس کی تلاش ہے۔اور یہ سب کس نے کیا۔"

لٹکے ہوئے وجود سے کپکپاتی آواز نکلی۔

"میں نے جو بھی کیا،اپنی بیٹی کے لیے۔۔۔اس کی حفاظت ضروی تھی۔۔۔۔"

لٹکتے وجود کی نظریں سامنے کچھ کھوجنے کی کوشش کر رہی تھیں۔

"شوٹ!"

کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

پیچھے سے ایک سایہ لہرایا،

کڑک دار آواز حکم صادر کرتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"باس! حکم کی تکمیل ہو گی۔"

سیکنڈ کا وقفہ، سانسیں تھمتی ہیں،

ٹریگر دبتا ہے۔

"رک۔۔ک۔۔۔ک۔رکو۔۔۔بتاتا ہوں۔۔۔"وہ ہکلاتا ہے۔

مگر اب دیر ہو چکی تھی۔

وجود کا آخری جملہ بھی ادھورا رہ جاتا ہے۔خون کی ایک پتلی لکیر برف پر گرتی ہے جو خاموشی سے دھیرے دھیرے پگھلنے لگتی ہے۔

چہرہ ایک طرف ڈھلک جاتا ہے، گردن بے جان ہو چکی تھی۔

ابراہیم نے بغیر کوئی تاثر دیے، اپنا پسٹل والا ہاتھ نیچے کیا اور آہستہ سے اٹھا۔

Clubb of Quality Content

گاڑی کی روشنی۔۔۔اس کے عقب میں چلتے دھند کے مرغولوں کو سنہری کر رہی تھی۔

واپس مڑ اشاہانہ انداز سے قدم برف کو چیرتے جا رہے تھے۔

"باس۔۔۔۔وہ!"

کہتے ہی مردہ وجود کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

"اٹس۔۔۔اوکے۔ ہمیں جو جاننا ہے جان لیں گے"

اس نے آہستگی سے کہا پھر دونوں منظر سے غائب ہو چکے تھے۔

جنگل کی سرد فضا میں پرندوں کی آواز تک نہ تھی۔

اور پھر۔۔۔صرف سکوت رہ گیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

برف میں جذب ہوتا عجیب سا رنگ، ہوا میں تحلیل ہوتی سانسیں اور ابراہیم عبید کی سیاہ پرچھائی

جو اندھیرے کو بھی پیچھے چھوڑ گئی تھی۔

.....

"رکو۔۔۔!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دروازے سے اندر آتے قدم لمحہ بھر کو رکتے ہیں پھر وہی ٹھہری ہوئی بے نیازی کے ساتھ دوبارہ چل پڑتے ہیں۔

سیڑھیاں سامنے تھیں۔

"میں ماں ہوں تمہاری... اس حقیقت کو جھٹلانے سے سچ بدل تو نہیں جائے گا!"

اب کی بار آواز میں سختی تھی۔

قدم تھمے اور گردن موڑی۔

آنکھیں بس ایک لمحہ اس عورت پر ٹھہریں، جو اب صوفے پر بیٹھ چکی تھی— عین وسط میں۔

"آپ میرے سامنے نہ آیا کریں۔"

لہجہ نرم تھا۔

"ابراہیم کبھی کسی کو جوابدہ نہیں ہوتا۔

آپ اس گھر میں ہیں... تو بہتر ہے گھر پر ہی رہیں۔ لیکن!!! میرے معاملات سے دور!"

آخری لفظ پر زور دیا گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہمیں کرنے کے لیے شاید اتنا وقت درکار نہیں ہوتا، جتنا آپ پچھتاتے ہوئے گزار دیتے ہیں..."

کہتے ہی وہ صوفے کی پشت سے ٹیک لگا لیتی ہے۔

ابراہیم نے ایک لمحہ دروازے کی طرف دیکھا، جیسے وہاں سے بھاگنے کی کوئی آخری راہ ہو پھر سر جھٹکا۔

"میں زندگی اور موت سے نہیں ڈرتا، تو۔۔۔ کھونے اور پانے سے ڈرانا آپ کا فیشن ہی لگتا ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زینے چڑھتا ابراہیم ایک سائے کی مانند اوپر غائب ہو جاتا ہے۔

گھر پھر سناٹے میں ڈوب جاتا ہے۔

.....

"باباجان کو آج... ہفتہ ہو گیا۔ وہ واپس نہیں آئے۔۔۔"

ہیر کی آواز میں نمی تھی، مگر لہجہ اب بھی ہار ماننے کو تیار نہ تھا۔

وہ فون پر تھی۔

"میں نے کہا ہے بابا سے... پولیس میں رپورٹ کرنے گئے ہیں۔ آتے ہیں... تو بتاتی ہوں، کیا بنتا ہے۔"

آخری لفظوں کے ساتھ فون بند کر دیا گیا۔

ہیر نے ایک گہری سانس لی۔

"میں بہادر ہوں، کمزور نہیں... مجھے کسی بھی لمحے کے لیے تیار رہنا ہو گا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

خود سے کہا اور آنکھوں کی نمی کو سختی سے پلکوں میں جذب کیا۔

"آزمائش... زندگی کا حصہ نہیں ہونی چاہیے۔

آزمائشوں میں زندگی ہونی چاہیے، تاکہ ہم تھوڑا جی سکیں۔۔۔"

وہ بڑبڑاتے ہوئے مڑی۔ اس کے قدم ایک چھوٹے سے کمرے کی طرف جا رہے تھے—

چرچرانے کی آواز سے کمرے کا دروازہ کھلتا ہے۔

ہیر نے سفید پینٹ کے ساتھ گردن تک بند، ایک طرف گرہ والی ٹی شرٹ پہن رکھی تھی۔
آستینیں کہنیوں تک چڑھی ہوئی تھیں اور لمبے گھنگریالے بالوں کو پیچھے ایک ڈھیلی سی چوٹی میں قید کیا ہوا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کمرے میں ہلکی سی گلابی روشنی کا بلب جل رہا تھا، جو ہر شے کو ایک بھوتیہ سا روپ دے رہا تھا۔

صوفہ دروازے کے ساتھ پڑا تھا، دھول سے اَٹا ہوا۔ اس پر ایک سیاہ بریف کیس رکھا تھا— گرد آلود، مگر مٹی نئی نہ تھی۔ جیسے روز کھولا جاتا ہو۔

کمرے کے کونے میں دو اور بریف کیس رکھے تھے، جن پر وقت کی گرد اتری ہوئی تھی۔

ہیر خاموشی سے آگے بڑھی اور بریف کیس کو اٹھا کر اپنی گود میں رکھا۔

ایک کوڈ ڈائل کیا— بٹن کلک کرتے ہی وہ کھل گیا۔

اندر ایک خط تھا اور کچھ دستاویزات۔

خط کھولتے ہی الفاظ چھلکنے لگے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میں موت کے منہ میں رہتا ہوں۔

کبھی تین دن سے زیادہ گزر جائیں تو شاید میں گھر نہ آؤں، سیدھا اوپر چلا جاؤں۔

تم مضبوط ہو تمہیں اس قابل بنایا ہے کہ سب ہینڈل کر سکو۔"

ایک قطرہ... خط کے کونے پر گرتا ہے۔

آنسو نہیں شاید کوئی پرانی یاد...

ہیر نے آہستہ سے سر جھکایا۔

"آج بابا بھی مر گئے... میری باقی فیملی کی طرح۔۔۔اس نے بابا کو بھی مار دیا۔

اور میں آج بھی زندہ ہوں۔۔۔"

آنکھوں میں آنسو ہونے چاہیے تھے، نہیں تھے مگر الفاظ درد بھرے تھے۔

بریف کیس کو ایک طرف رکھتے ہوئے، وہ آہستگی سے کمرے کی در و دیوار دیکھتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دیوار پر کچھ تصاویر لٹک رہی ہیں—ایک ایک کر کے وہ ماں،باپ، بھائی اور بہن کی تصویر اتارتی ہے۔

ہر تصویر پر انگلی پھیرتی ہے۔

پھر ایک اور تصویر۔۔۔۔کے سامنے وہ رکتی ہے۔

نگاہ صرف ایک لمحہ اس پر ٹکتی ہے مگر غور سے نہیں دیکھتی۔بس ایک آشنائی جیسا لمس۔

پھر ایک لاکٹ اٹھاتی ہے—کالا،دھاتی—جس پر انسانی دل کی بناوٹ ابھری ہوئی ہے۔

وہ اسے آہستگی سے اپنے گلے میں پہنتی ہے جیسے یادوں کو قید کر رہی ہو۔

تمام تصاویر کے ساتھ وہ تصویر بھی...بریف کیس میں رکھ دیتی ہے۔

ڈارک روم کی گلابی روشنی اور دھول کا بھاری بوجھ...اب پہلے سے بھی زیادہ گہرا ہو چکا تھا۔

ہیر نے دروازہ بند کیا۔نہ کوئی آہٹ،نہ واویلا—بس ایک خاموش سکوت۔

"اک قیامت... جو دل پر گزری، وہ کون جانے۔۔۔؟"

.....

"I'll call you later...!"

سرد لہجے میں کہتے ہوئے کال کاٹ دیتا ہے۔

آہستگی سے فون کو سائیڈ پر رکھ کر گہرے سانس کے ساتھ بیڈ کی پشت سے ٹیک لگا لیتا ہے۔

بلیک تھری پیس کی شرٹ کی آستینیں تھوڑی سی فولڈ تھیں، کوٹ نہیں پہنا تھا، صرف ویسٹ کوٹ میں تھا—مگر انداز مکمل اور باوقار۔

ٹانگوں پر رکھا لیپ ٹاپ آن ہو چکا تھا۔ انگلیاں کی بورڈ پر متحرک ہوئیں اور اس نے آہستہ سے وہ نام دہرایا۔

"تبریز دلاور۔۔۔"

لفظ ہونٹوں سے نکلا۔انگلیاں مزید تیز ہوئیں۔

“Tabraiz Dilawar — Alive or Not?”

سکرین پر پلک جھپکتے ہی ایک خبر کھلتی ہے،انگلش میں چھپے الفاظ کا ہر جملہ جیسے اندر تک تیر بن کر اُترتا ہے

“A small family man… Tabraiz Dilawar, presumed dead. Just like Seventeen years ago, his wife Asmat and their two children — Furqan and Zareena — were lost in a tragic accident. Missing for a week,

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

Tabraiz reportedly drowned himself in the sea. He was unstable. Corrupt…"

لیپ ٹاپ اب اس کی گود سے پھسل کر بیڈ پر جا گرتا ہے۔ چہرے پر ایک سناٹا چھا جاتا ہے۔

وہ فوراً سیدھا ہوتا ہے۔ فون اٹھا کر ایک نمبر ڈائل کرتا ہے۔

"مکمل ڈیٹیل، ہر ریکارڈ۔۔۔۔۔ جلد از جلد۔"

حکم صادر کرتا ہے۔ اور کال بند۔

مٹھی بھینچ کر رخ موڑتا ہے۔

"زندگی آسان نہیں ہونی چاہیے…

مشکلوں میں جینے والے آسانیوں کے محتاج نہیں ہوتے…"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ بات وہ خود سے کہتا ہے، جیسے خود کو یاد دہانی کروا رہا ہو—

کہ وہ ان لوگوں میں سے نہیں جو ہار مان لیتے ہیں،

بلکہ ان میں سے ہے جو ہر چیخ، ہر زخم کو ایک نئے وار میں ڈھالتے ہیں۔

.....

گھڑی کی سوئیاں ٹھیک دو پر آ ٹھہری تھیں۔

کمرے میں خاموشی کسی راز کی چادر کی مانند تنی ہوئی تھی۔

بیڈ پر ابراہیم کالی بنیان میں ملبوس، سیدھا لیٹا، بے خبر نیند کی وادی میں کہیں دور تھا۔ اس کے چہرے پر خوابوں کی چھاؤں تھی، گھنی پلکوں کے پیچھے بند آنکھیں شاید اس دنیا سے کٹ چکی تھیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کھڑکی کے فریم سے ایک زنانہ ہاتھ نمودار ہوا پھر دوسرا۔ لمحہ بھر کو چاندنی نے اس ہاتھوں پر پڑی کالی انگلیوں کے نشان کو چُھو کر گواہی دی۔

پینٹ شرٹ میں ملبوس، چہرہ ماسک میں چھپائے وہ لڑکی آہستگی سے اندر داخل ہوئی۔ اس کی حرکتوں میں پیشہ ورانہ مہارت تھی۔ کمر بیلٹ کو آہستگی سے کھول کر کھڑکی کی طرف پلٹی، نیچے کھڑے پانچ سیاہ پوش نقاب پوشوں کی طرف دیکھا اور تھمبز اپ سے 'او-کے' کا سائن دیا۔

پھر اس نے چپ چاپ باتھ کی طرف قدم بڑھایا۔ ہر قدم بے صدا چاپ کی مانند تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نیچے کھڑے سائے، گارڈز کی مانند آنکھوں میں چوکسی لیے پہرا دے رہے تھے۔

چند لمحوں بعد وہ دوبارہ ظاہر ہوئی۔

ابراہیم دنیا کے شور و ہنگامے سے بے نیاز اپنے ہی خوابوں کی گہرائیوں میں تھا،اس سب سے بے خبر تھا۔اس کے چہرے پر سکون کی ایک ہلکی سی پرت تھی۔

لڑکی نے ایک آخری نظر اس پر ڈالی۔ نگاہ میں کوئی ہچکچاہٹ نہ تھی،صرف وہ تلخی تھی جو برسوں کی جمی ہوئی نفرت سے جنم لیتی ہے۔

"ابراہیم عبید... تم کبھی جان نہیں پاؤ گے۔۔۔۔جان لینے میں ایک لمحے کی تکلیف ہوتی ہے، اور جان ڈالنے میں ایک لمحے کی مہربانی سے پوری زندگی برباد ہو جاتی ہے۔"

Clubb of Quality Content

پھر موبائل چیک کرتے ہوئے وہ پلٹی۔

کھڑکی تک پہنچی،بیلٹ دوبارہ باندھے اور گہری سرد نگاہ دنیا سے بے خبر سوتے وجود پر ڈال کر نیچے اتر گئی۔

کمرہ پھر ویسا ہی ہو گیا—چاندنی اب بھی اندر آ رہی تھی مگر ہوا میں ایک نیا راز گھل چکا تھا۔

.....

ایک چھوٹا سا دو منزلہ گھر تھا جس میں تین کمرے، کچن اور نام کا بس ٹی وی لاونج تھا۔ اوپر کی جانب بس سیڑھیاں تھیں۔ ہشمت سرکاری ٹیچر تھی جس سے گھر چلتا تھا۔
وہ کمرے میں کھڑے تھے جس میں چھوٹی الماری، بیڈ اور کاوچ پڑا تھا۔

"تم میری بیٹیوں کی طرح ہو۔ یہاں اکیلے رہنا ٹھیک نہیں ہے۔ سامان پیک کرو، چلو ساتھ ہمارے۔"
ہشمت نے نرمی سے کہتے ہوئے ہیر کے گال پر محبت سے ہاتھ رکھا۔

اس کے لہجے میں ماں جیسی اپنائیت تھی، جیسے وہ ہیر کو ایک اور ویرانی سے بچا لینا چاہتی ہو۔

مگر ہیر کے چہرے پر نہ شکر گزاری تھی نہ کوئی خفگی—بس ایک خاموشی جو وقت کے بہت سے زخم سمیٹے ہوئے تھی۔

"نہیں... تائی جان۔"

وہ آہستہ سے بولی۔

"میں یہاں کچھ روز بابا جان کی یادوں میں رہنا چاہتی ہوں کچھ کام ہیں جو کرنے ضروری ہیں۔ آجاؤں گی بہت جلد...

پلیز! اس وقت مجھے وہ وقت جینے دیں جو گزر رہا ہے۔"

ہشمت نے اسے بغور دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہی ہیر تھی مگر اب کچھ ٹوٹا ٹوٹا سا تھا— جیسے خوشبو سے خالی کوئی گلاب۔

پھر فیصلہ کن انداز میں بولی۔

"تائی جان... زیان دوست ہے میرا، اور ہونے والا منگیتر بھی۔ ہماری منگنی طے ہے۔ اس وقت ان حالات میں ایسے جانا بالکل نامناسب ہے۔ میری طرف سے بے فکر رہیے گا۔ میں اپنے بابا کے فیصلوں کا احترام کرتی ہوں۔

میں ان کی عزت کرتی ہوں۔ لیکن مجھے اپنے گھر والے اس وقت زیادہ اہم ہیں... اور وہ رشتے۔۔۔۔

(دل میں کوئی کرچی چبھتی ہے۔)

جنہوں نے میری ماں، بہن، اور بھائی کے حادثے کے بعد...

بس اپنی نظریں پھیر لیں۔

کبھی نہ حال پوچھا، نہ دروازہ کھٹکھٹایا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

باباجان نے دنیا کی نظروں سے دور میرا ہاتھ تھاما۔

اور میں نے بھی اس چھوٹی سی چھت تلے اپنی ایک الگ دنیا بسالی۔

خاموش، چھوٹی مگر سچی۔"

ہشمت کے لبوں پر کوئی جواب نہ آیا۔

دل چاہا کہ کچھ کہے پر الفاظ گلے میں اٹک گئے۔

(زیان تائی ہشمت کا ایک ہی بیٹا ہے۔ جو ہیر سے پیار کرتا ہے۔ وہ کسی مشن کے پیچھے ہے۔ دو بہنیں ہیں۔ جن کی شادی ہونے والی ہے۔ ہشمت کے شوہر رحمان دلاور گھر چھوڑ کر کسی دوسری عورت کے ساتھ گھر بسا چکے ہیں۔ ہشمت کا چھوٹا سا گھرانہ پیار محبت سے بھرا ہوا ہے۔ جس میں غموں کی مدت نہیں اور خوشیاں ہر وقت آسمان سے ٹپکتی ہیں۔)

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس نے بس سر ہلایا۔

"ٹھیک ہے بیٹا... جب آپ کہو، جتنا آپ کہو۔"

کہہ کر وہ پلٹ گئی۔

کامدار سوٹ میں لپٹی، دوپٹہ گردن سے نیچے ڈھلا ہوا۔

"جی... تائی جان!"

دروازے کے پار ہیر کی مدھم آواز ابھری۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہشمت نے ایک لمحے کو رک کر دروازے کے کونے پر ہاتھ رکھا—اور دل میں ایک دعا دہرائی۔

کمرے میں دوبارہ خاموشی چھا گئی، مگر وہ خاموشی ایک فیصلے کی چپ تھی۔ ایک لڑکی کی خاموش بغاوت۔۔۔۔

جو بکھرے رشتوں کی چھاؤں سے نکل کر اپنا آسمان خود چن چکی تھی۔

.....

"ہمارے پاس ایسا کچھ نہیں ہے... جس سے ہم ابراہیم عبید کو بلیک میل کر سکیں۔"

لہجہ غیر معمولی تھا۔

کمرہ، جو 'ریسرچ لیب' کہلاتا تھا، کسی جدید سازش گاہ کا منظر پیش کر رہا تھا۔ دائیں بائیں دو مضبوط میزیں، بے ڈھنگے انداز سے پڑی کرسیاں اور میز پر بکھری خفیہ فائلز—لیپ ٹاپ کی نیلی روشنیوں میں چھ چہرے دکھائی دے رہے تھے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میڈم۔۔۔ جو مواد آپ لائی ہیں، اس میں کچھ بھی نہیں ہے۔"

ارحام کی نظریں سکرین پر جمی تھیں، انگلیاں کی بورڈ پر برق رفتاری سے دوڑ رہی تھیں۔

"تو پھر یہ سب کچھ ہمیں کیوں ملا؟"

ایک خاموش حیرانی اس کے لہجے سے چھن کر فضا میں تحلیل ہو گئی۔

"مطلب یہ کہ ہمیں موقع دیا گیا۔۔۔"

زوبید کی آنکھیں تیز ہو گئیں۔

سامنے ایک لڑکی کھڑی تھی—ریڈ ہڈی گاؤن کے نیچے سلیقے سے پہنی گئی پینٹ شرٹ، ماسک میں چھپے چہرے پر ایک چمکدار مگر چٹخ لہجہ لیے غرور۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ٹریپ، سازش اور موقع۔۔۔یہ تینوں چیزیں بظاہر الگ لگتی ہیں، مگر جب کوئی انہیں ایک ہی وقت میں دے دے تو سمجھ لو کھیل کسی اور سطح پر کھیلا جا رہا ہے۔"

"جب کوئی تمہیں موقع دے، سازش سُنے، اور پھر خود معصوم بن جائے — تو جان لو تم اس کے کھیل کا مہرہ بن چکے ہو۔"

داؤد جو ہمیشہ کم بولتا ہے مگر ہر لفظ میں دانائی کا زہر گھول دیتا تھا، پُرسکون لہجے میں گویا ہوا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ فون سے لیپ ٹاپ کنیکٹ کر رہا تھا مگر اس کی نظریں پروجیکٹر کی طرف جا چکی تھیں۔

اچانک دیوار پر پروجیکٹر آن ہوا۔

ایک آواز گونجی — آہستہ اور طنز سے بھری ہوئی۔

"مقابلہ کرنا ہے تو سامنے آ کر کرو۔ میں بزدلوں کو چانس صرف ان کی پہنچ دیکھنے کے لیے دیتا ہوں۔۔۔۔۔۔

ابراہیم عبید دنیا کا وہ لفظ ہے، جس کا مطلب ہوتا ہے...ناممکن۔"

کمرے میں ایک لمحے کو خاموشی چھا گئی۔ کسی نے چونکنے کی زحمت نہیں کی جیسے وہ پہلے ہی جانتے ہوں یہ سب ہو گا۔

"میں نے تو پہلے ہی کہا تھا، ابراہیم ایک نمبر کا کمینہ انسان ہے۔ دیکھا کیسے بول رہا ہے؟ جیسے ہم سب اس کی شطرنج کے مہرے ہوں!"

دحدہ ہنسا— جس میں دلچسپی چھپی تھی۔ وہ کسی بھی موقع پر اپنا موڈ ضائع کرنا پسند نہیں کرتا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ارحام نے اس کی طرف دیکھا، ہنسی پر غصہ تھا مگر وہ خود بھی مسکرا دیا۔

"کمال ہے... ہمارا پلان خاک میں ملا، اور تمہیں ہنسی آ رہی ہے!"

مگر اس وقت جیسے دھوکہ بھی ایک دلچسپ کھیل بن چکا تھا۔ سب کے چہرے ایک عجیب سی تسکین سے بھرے ہوئے تھے، جیسے اب وہ واضح دشمن کو دیکھ چکے ہوں۔ اب لڑائی دھوکے کی نہیں، حکمت کی تھی۔

ریسرچ لیب میں اب صرف فائلز اور لیپ ٹاپ نہیں تھے... بلکہ چھ ایسے ذہن موجود تھے جنہیں اب کسی سچ کی نہیں، صرف ابراہیم عبید کی کمزوری کی تلاش تھی۔

.....

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نومبر کی ابتدائی صبح دھوپ کے لبادے میں لپٹی ایک غیر مرئی سی اداسی اپنے اندر سمیٹے سڑکوں پر پھیلی ہوئی تھی۔

سورج اپنی مخصوص خنک روشنی سے لوگوں کو گھروں سے نکالنے کی ہر ممکن کوشش میں لگا تھا— جیسے نرم دھوپ ہاتھ تھامے کھینچ رہی ہو۔

پھیکی سنہری دھوپ، آسمان پر ہلکی ہلکی روئی جیسے بادل اور سڑک کنارے پڑے خشک پتوں کی سرسراہٹ... گویا ہر منظر بے آواز ہو کر کچھ کہہ رہا تھا۔

اور اس منظر کے بیچ... وہ چل رہی تھی۔

میک اپ سے پاک شفاف رنگ، اون کے خندق نما سیاہ کوٹ میں لپٹی، گلابی ہیلز پہنے، لمبی ٹیل پونی کندھوں پر ہلکورے لے رہی تھی۔

اچانک بائیں جانب سے گاڑی کی کھڑکی کھلی— اور آواز آئی۔

"ہائے۔۔۔۔ ہیر!"

ہیر کے چہرے پر چھائی سنجیدگی میں ہلکی سی نرمی آئی۔ وہ رک کر دیکھتی ہے...

"ہیلو... زیان!

آجاؤ، انجوائے کرتے ہیں، موسم خاصا شاعرانہ ہو رہا ہے۔"

ہیر نے کہا اور سڑک کے کنارے کھڑی دھوپ کے ایک ٹکڑے میں کھو گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زیان نے بغیر کسی بحث کے گاڑی سائیڈ میں لگائی، جیسے اسے ہیر کی کسی بات سے انکار کی عادت نہ ہو۔

(ایک عام سا چھبیس سالہ مرد، قد درمیانہ، جسم متناسب، سانولی رنگت پر کشش نقوش، گھنے سیاہ بال، ہلکی سی داڑھی، لباس سادہ مگر صاف اور انداز میں ایک خاموش سا وقار۔)

اب دونوں سڑک کے بیچوں بیچ چل رہے تھے۔

آس پاس کہیں کہیں ناشتے کے ٹھیلوں سے دھواں اٹھ رہا تھا، کہیں چائے کے کپ سے بھاپ نکلتی دھند بن کر فضا میں تحلیل ہو رہی تھی۔

ہیر کے گھنگریالے بال ٹیل پونی میں کندھوں پر ہلکورے لیتے ہوا کے ہلکے جھونکوں میں ناچ رہے تھے، آنکھوں میں نمی نہیں، ایک مکمل شام سوگوار تھی۔

Clubb of Quality Content

"میں چاہتی ہوں کہ منگنی جلد از جلد ہو جائے۔"

اچانک، بے ربط، بے ترتیب، بغیر کسی تمہید کے—

ہیر نے ایک ایسا جملہ کہہ دیا جو فضا کی خاموشی کو چیر گیا۔

زیان نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد بس اتنا کہا۔

"یہ کوئی جزباتی فیصلہ ہے یا بھاگنے کی کوشش؟"

"میں بس رات کو سونا چاہتی ہوں۔ خیالات کا شور ختم کرنا ہے۔ منگنی میرے لیے جذبات نہیں، سکون کا معاہدہ ہو سکتی ہے۔ ترکی میرا خواب نہیں، میرا فرار ہے۔"

"میں تمہاری فرار کا ذریعہ نہیں بن سکتا ہیر۔ میں وہ انسان ہوں جو سکون چاہتا ہے، صرف اچھی شادی اور اچھی زندگی چاہتا ہے۔ منگنی تب، جب تم خوشی سے کہو، زبردستی نہیں۔ ویسے بھی ہم کوشش کر رہے ہیں کچھ جلدی ہو گا انشاءاللہ"

ہیر نے نظر موڑ لی۔

"لیکن اس سے پہلے مُجھے وہ کام کرنا ہے جو میں چاہتی ہوں۔ (اف بچپن کے ٹراماز۔۔۔۔)

میں جذباتی نہیں ہوں زیان! یہ بات پہلے بھی کہی ہے۔ مجھے یادوں کا بوجھ اتارنا ہے، نہ کہ جذبوں کو پالنا۔"

زیان کے اندر کچھ جیسے کٹ کر گر گیا۔

اسے وہ ہیر یاد آئی جو کبھی لمحہ بھر کو چپ رہتی تھی، اب لفظوں سے وار کر رہی تھی۔

چلتے چلتے وہ ڈی ایچ اے فیز 3 میں واقع 'Café Amavi' پہنچ چکے تھے—

ایک جدید، سرمئی اینٹوں سے بنی دو منزلہ عمارت، جس کے سامنے لگے درختوں پر خزاں کی چھوٹی پتیاں جھول رہی تھیں۔

کیفے کا شیشے سے مزین اگلا حصہ دھوپ کو اندر آنے کی اجازت دے رہا تھا اور اندر بیٹھے چند لوگ، خاموشی میں گم، اپنے کپ میں چھپی گرمی سے دل کو تھپکیاں دے رہے تھے۔

ویٹر انتہائی نفاست سے آیا—

"سر؟"

زیان نے بغیر مینیو دیکھے کہا۔

"Two cappuccino..."

ویٹر ہیر کو دیکھ کر پل بھر کو رکا کچھ کہا نہیں، مگر آنکھوں میں سوال سا تھا۔

ہیر الجھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کچھ دیر بعد، جب زیان کاؤنٹر کی طرف گیا، وہی ویٹر آ کر ٹیبل پر ایک سفید لفافہ رکھتا ہے۔

"میم! یہ آپ کے لیے۔"

بس اتنا کہہ کر وہ پیچھے ہٹتا ہے اور لمحے بھر میں نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے۔

ہیر کے ماتھے پر خفیف سی شکن ابھری لیکن وہ لفافہ اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھ لیتی ہے—

زیان واپس آیا تو ہیر کے چہرے پر وہی پرانی خاموشی لوٹ آئی تھی۔

"چلیں؟"

زیان نے نرمی سے کہا۔

ہیر نے ایک بے رنگ سی مسکراہٹ دی— مسکراہٹ جو کبھی سچ بولتی ہے تو کبھی سب چھپا لیتی ہے۔

اور کیفے کے دروازے سے باہر نکلتے ہی—

ہوا میں ایک انجان سی سرگوشی گونجی...

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاید وہ لفافہ کچھ ایسا راز رکھتا تھا جو اگلی صبح بدلنے والا تھا۔

.....

"یس"

اس کے لبوں سے سرسراتی ہوئی سی آواز نکلی۔

فون کی اسکرین پر انگلی ہلکی سی حرکت میں آئی، "کنیکٹڈ پیئر" پر ٹچ کرتے ہوئے وہ جیسے کسی اور ہی دنیا میں داخل ہو گیا تھا۔

کمرہ چھوٹا تھا۔ لیکن روشنی...

Clubb of Quality Content

لال روشنی میں ڈوبا، گہرے رازوں اور ماضی کے بوجھ سے لبریز۔ دیواروں سے جڑے کیبنٹس شیشے کی تہوں میں قید فائلوں کے انبار سنبھالے کھڑے تھے۔ گو کہ سامان آرائش نہ تھا لیکن نفاست ہر شے سے جھلک رہی تھی۔

ریوالونگ چیئر پر نیم دراز، لیپ ٹاپ گود میں رکھے، اس کی آنکھوں میں پرانی چمک لوٹ آئی تھی۔

"یس؟"

وہ 'ایس' پر زور دیتا ہے۔

"باس! تبریز دلاور کی ایک بیٹی ہے جو زندہ ہے جہاں وہ تھے وہ ٹھکانہ مل چکا ہے۔۔۔

ہیر تبریز دلاور۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس کی شادی اسکے تایا زاد کزن سے کر دیں گے۔ زیان کی دو بہنیں ہیں—عرسہ اور مرسہ۔ شادی کی تیاریاں مکمل ہیں۔ پندرہ دن بعد بارات ہے۔"

وہ خاموشی سے سنتا ہے، ایک لفظ بھی ادا نہیں کرتا بس آخری جملے کے بعد فون کاٹ دیتا ہے۔

"انٹرسٹنگ!!! آخر وہ مل ہی گئی۔۔۔۔۔"

ہونٹوں کے کنارے ہلکے سے اوپر اٹھتے ہیں۔

ابرو ایک مخصوص انداز میں تن جاتا ہے۔

"زبردست۔۔۔!!!"

وہ ہولے سے مسکرایا جیسے کوئی دعا قبول ہو گئی ہو۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"مسز ہیر۔۔۔۔"

وہ زیرِ لب مسکرا کر دہراتا ہے۔

"اف۔۔۔ آف۔۔۔۔اف"

سانس کھینچ کر ایک راحت محسوس کرتا ہے۔

"ہیر ابراہیم عبید!"

اس کی آواز میں زہر نہیں تھا۔ مگر وہ لفظ کسی پرفیوم کی خوشبو کی طرح مہک رہے تھے۔

لیپ ٹاپ پر اس کی انگلیاں تیزی سے دوڑتی ہیں۔
کچھ سرچ کرتا ہے۔ اسکرین پر ابھرنے والی معلومات کو دیکھ کر ایک نئی لہر ابھرتی ہے۔

"زبردست۔۔۔!واہ!"

مسکراہٹ اس کے چہرے پر جم گئی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کمرے میں ایک دم سکوت چھا گیا۔

ماحول پہلے جیسا تاریک نہ تھا مگر پراسرار تھا— جیسے ہوا میں کسی طوفان کی آمد کی چاپ تھی۔

شاید وہ نہیں جانتا تھا کیا ہونے والا ہے۔

شاید... کچھ بھی نہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

.....

وہ اپنے چھوٹے بیڈ پر معمولی سے کمرے میں بیٹھی تھی۔

"تم زیان سے شادی نہیں کر سکتی۔"

لفظ کسی خنجر کی طرح اس کے دل میں پیوست ہوتے ہیں۔

"وہ اس قابل نہیں ہے۔۔۔

اور تم—تم تو پہلے ہی اتنا کچھ کھو چکی ہو۔۔۔

اگر اسے زندہ دیکھنا ہے، تو اسے جینے دو۔۔۔"

ہیر کے ہاتھ لرزتے ہیں، وقت کا پہیہ اچانک الٹا گھومنے لگا۔

وہ لفافہ، ایک سادہ سا کاغذ تھا مگر اس کے اندر وہ بوجھ چھپا تھا۔ جس سے سانس گھٹنے لگے۔

خط کو پڑھتے ہوئے اس کے ہاتھوں سے پھسلتی نمی—آنکھ سے گری یا روح سے، کچھ واضح نہ تھا۔

الفاظ کاغذ پر لکھے نہیں تھے جیسے کسی اذیت کی صورت میں چھل کے بنے ہوں۔

.....

شادی کی تیاریاں اپنے نقطۂ عروج پر تھیں۔

ڈبل اسٹوری عمارت پر لگی روشنیاں، جیسے ستاروں کو زمین پر اتار لائی ہوں۔ ہر کونے میں زندگی دوڑتی محسوس ہو رہی تھی۔ مہندی کی رات تھی اور رنگ، روشنی، خوشبو، قہقہے — سب ایک مکمل تصویر کی مانند تھے، جس میں کوئی بھی کونا ادھورا نہ تھا۔

Clubb of Quality Content

لان کے بیچوں بیچ شاندار سٹیج جگمگا رہا تھا۔ اطراف میں لگے گلابی و سنہری پردے، دیے گئے خوابوں جیسے لگ رہے تھے۔ ڈی جے اپنی مرضی سے تیز دھنیں بکھیر رہا تھا اور ہر عمر کا فرد کسی نہ کسی انداز میں اس دھیمی شور میں شامل تھا۔

ہشمت تائی، ہلکا گلابی کا مدار لباس پہنے میں ملبوس۔ ہر فن میں ماہر تھیں، اس وقت بھی ایک ہاتھ میں دوپٹہ سنبھالے اور دوسرے میں فون، کچھ نہ کچھ طے کرتی چلی جا رہی تھیں۔ ان کی لپ اسٹک کی چمک اور باتوں کی رفتار، دونوں ایک جیسی تیز تھیں۔

تبریز دلاور اور رحمان دلاور کا خاندان مختصر سہی، مگر وقار اور رتبے میں بے مثال۔

یہ مہندی رحمان دلاور کی بیٹیوں، عرسہ اور مرسہ کی تھی۔

اور ہیر — جیسے وہ مہندی کی رات کی رانی ہو۔

پنک کرتی، سبز غرارہ، نازک بریسلٹس، سروں جیسی انگلیوں میں نگینوں جیسی رنگز۔ ہلکی گلابی لپ اسٹک اور آنکھوں میں نفاست سے کی گئی سموکی شیڈز۔

(باپ لاپتہ ہے۔ اور میڈم کے چونچلے۔۔۔۔ ہونہہ)

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عرسہ اور مرسہ،دونوں ہیر کی کزنز،خود بھی کسی شہزادی سے کم نہ لگ رہیں تھیں۔

"ہیر!تم تو آج سچ میں قیامت ڈھا رہی ہو۔"

عرسہ نے شوخی سے کہا۔

ہیر نے اک لمحہ آنکھیں موندیں پھر ہونٹوں پر اک خفیف سا تبسم ابھرا۔

"یس۔۔۔آئی ایم."

اپنی گردن قدرے اکڑاتے ہوئے بولی۔

"ہونی بھی چاہیے،خوبصورت... آخر کار ہونے والی بھابھی ہے۔"

مرسہ نے تائید چاہی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تبھی پیچھے سے اک مردانہ آواز فضا کو نرم سا لرزا دیتی ہے۔

"آفٹر آل، شی از گوئینگ ٹو بی مائی وائف۔"

زیان (نیوی بلیو کُرتے کے اوپر ہلکی ساٹن کی سفید واسکٹ، کلائی پر سادہ سا بلیک واچ اور پاؤں میں ہمیشہ کی طرح ونٹڈ کلوگز—) آ کر عرسہ اور مرسہ کے درمیان کھڑا ہو جاتا ہے۔

اس کی آنکھوں میں ایک خاص چمک تھی—فتح کی، محبت کی یا شاید کسی اور جذبے کی جو لفظوں سے بالاتر تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہیر کا موبائل وائبریٹ ہوتا ہے۔

خوشگوار لمحے میں یہ آواز اجنبی لگتی ہے۔

"ایکسکیوز می!"

وہ کہتے ہوئے سیڑھیوں کی جانب بڑھتی ہے۔

اندھیری رات میں جلتی روشنیوں کے درمیان سیڑھیوں پر کھڑی ہیر نے فون کی اسکرین دیکھی،

"پرائیویٹ نمبر"

سوائپ کیا... کال جڑ گئی۔

"میں نے کہا تھا شادی نہیں کرنی۔ لیکن تم نے میری بات کو مذاق سمجھا۔"

ایک گہری سرد اور بے رحم آواز اس کے کانوں سے ٹکرا کر روح تک اتر گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہیر پلک جھپکنا بھول گئی۔

"کون؟"

خاموشی کا وقفہ...

پھر اگلے جملے نے فضا میں سنّاٹا بھر دیا۔

"کل بارات کے تحفے میں دو لاشیں ملیں گی۔ عرسہ اور مرسہ کی۔

اور ان کی ذمہ دار... تم ہو۔۔۔ ہیر تبریز دلاور!"

فون کٹ چکا تھا۔

چاندنی اب کچھ مدھم لگ رہی تھی۔

ہیر کی آنکھوں میں خوف نہیں تھا، بس ایک سوال چھپا ہوا تھا۔

"کون تھا؟ اور... وہ جانتا کیا ہے؟"

لیکن کسی کو کچھ نہ کہا۔ جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مہندی کا فنکشن اپنے شباب پر پہنچا۔ ساز و آواز نے خطرے کی گونج کو پسِ منظر میں دھکیل دیا۔

اور رات... وہ مسکراہٹوں میں ڈھل گئی... لیکن ہیر کے دل میں ایک سناٹا جاگ چکا تھا۔

11:15 AM

دو منزلہ گھر شاندار سا سجایا گیا، جیسے فنِ تعمیر کا شاہکار ہو، لال گلابوں، سنہری گجروں اور نرم خوشبو والے لوبان سے مہکتی ہوئی... دلہنوں کی مسکراہٹوں جیسی روشنی سے جگمگا رہی تھی۔

رات کی محفل کا شور و غل اب ایک خاموش اداسی میں ڈھل چکا تھا۔ وقت جیسے آہستہ آہستہ سانس لے رہا ہو... بارہ بجے بارات آنی تھی اور ہر پل کی ٹک ٹک سروں پر دستک دے رہی تھی۔

دو لال جوڑوں میں ملبوس حسینائیں، نگاہیں بے چین تھیں... دل بے قرار۔

ہشمت کی آنکھوں میں فخر اور نم کی ملی جلی جھلک تھی، ہر بار نظر پڑتی، وہ صدقے جاتیں، دعائیں دیتیں۔

زیان کالی شیروانی میں ملبوس، ہر انداز سے پر کشش۔
چہرے پر ہلکی مگر مانوس مسکراہٹ تھی۔

اور ہیر...
لمبی مہرون قمیض، جس کے کناروں پر آف وائٹ دھاگے سے فنکارانہ کام ہوا تھا، کھلے پائنچوں والا ٹراؤزر، کھلی آستینوں پر وہی پیچیدہ کارخانۂ ہنر اور آف وائٹ دوپٹہ گردن کے گرد یوں لپٹا تھا جیسے کوئی نظرِ بد روکنے والا طلسم ہو۔
گہری نیلی آنکھوں کے گرد گہرا کاجل، ہونٹوں پر ہلکی مہرون لپسٹک، آدھے کھلے بالوں سے ڈھلکتے ہوئے چند آوارہ گھنگریالی لٹیں، جو چہرے کو مزید نمایاں کرتے تھے۔
وہ خوبصورتی نہیں، جیسے ایک خاموش شاعری تھی۔

(یہ نہیں تھا کہ بابا کی یاد نہیں آئی تھی، صبح سے بار بار یاد آ رہی تھی۔ بیٹھی رہتی تو یادیں اور زیادہ گہری ہو جاتی، مگر وہ رونے دھونے والی لڑکیوں میں سے نہیں تھی۔ کسی فنکشن کے مطابق تیاری کرنا اس کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔ خود کو مصروف رکھنے کا بہانہ مل گیا۔

ہشمت کی بھی ہیر سے بات ہوئی تھی اور وہ تبریز کے لیے واقعی دل سے فکر مند تھی مگر یہ یقین نہیں تھا کہ وہ دنیا چھوڑ چکے ہیں۔ اس کے بارے میں کچھ دعائیہ الفاظ ادا کیے اور ہیر کو حوصلہ دیا۔ پھر ہیر کے کہنے پر وہ دوبارہ معمول پر آئی اور پھر کاموں میں مصروف ہو گئی۔)

اسی لمحے... زیان کی نظریں اس پر جم گئیں... دل جیسے ایک پل کو رک گیا۔

قریب آیا اور دھیرے سے بولا۔

•"تیری آنکھوں کے سوا دنیا میں رکھا کیا ہے..."

وہ جیسے ہیر کے کانوں میں رس گھول گیا ہو۔

•"کچھ لوگ واجب المحبت ہوتے ہیں...

ان سے فرض ہوتا ہے محبت کرنا۔"

"بڑے موڈ میں لگ رہے ہو..."

ہیر مسکرا کر کہتی ہے۔

"لوگ اپنی بہنوں کے پاس رخصتی تک نہیں اٹھتے اور تم شاعری جھاڑ رہے ہو؟"

زیان بے ساختہ ہنستا ہے۔

•"ہم نے جانا کہ تغافل نہ کرو گے، لیکن..."

زیان کا جملہ ابھی ادھورا تھا کہ ہیر نے ہاتھ اٹھا کر اسے روک دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ایک انجانی الجھن اس کی آنکھوں میں تیر گئی۔

وہ لفظ سے شدید ڈسٹرب نظر آئی۔

محفل اپنے عروج پر تھی۔ رنگ، خوشبو اور قہقہوں کی ایک لہر تھی جو ہر طرف دوڑ رہی تھی۔ مگر ہیر کا دل... بے چین تھا۔

فون کی اسکرین پر "پرائیویٹ نمبر" جگمگایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہیلو۔۔۔؟"

"حادثے وقت نہیں دیکھتے...

کہیں پر بھی کسی طرح بھی ہو سکتے ہیں خوشی میں جیسے مرنے والے کو دو چار آنسوؤں کے ساتھ یاد کیا جاتا ہے، اسی طرح خوشی میں مر جانے والے لوگ بھی ہماری زندگی سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چلے جاتے ہیں۔

1:15 پر تم دوبارہ اسی نمبر پر کال سنو گی..."

آواز میں ٹھہراؤ اور عجب طمانیت تھی۔

"آپ کون ہیں؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"12:59 پر اگر تمہارا میسج نہ آیا...

'شادی سے انکار' کے متعلق...

تو 1:15 پر... ایک نہیں۔۔۔ دو لاشیں۔"

اور فون بند ہو گیا۔

12:50 PM

فون کی اسکرین ساکت تھی، لیکن ہیر کا دل دھڑک رہا تھا... تیز، بے ربط، بے چین۔

چہرے پر رنگوں کی جگہ خوف اور ہاتھوں میں کپکپاہٹ تھی...

محفل وہی تھی... قہقہے وہی تھے... مگر ہیر کے لیے وقت رک چکا تھا۔

اور غلطی کی گنجائش نہیں تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

.....

سفید کمرہ — جس کی دیواریں نہیں تھیں، صرف قد آور شیشے کی کھڑکیاں تھیں جو باہر کی روشنی کو اس انداز میں اندر پھینک رہی تھیں جیسے کمرے نے سورج کو قید کر رکھا ہو۔

خاموشی کے اس منظر میں صرف ہوا کے دوش پر جھولتے سفید پردے تھے جو کسی انجانے اضطراب کا استعارہ بنے بار بار کانپ رہے تھے۔

کمرہ بہت بڑا نہیں تھا لیکن اس کی وسعت میں عجیب سا سکوت چھپا تھا۔ جدید طرز کا فرنیچر، جس میں گنتی کے صوفے، دو شیشے کی میزیں اور چند کرسیاں۔

دائیں جانب ایک شاہانہ کرسی اپنی تمام تر وجاہت سمیت یوں ایستادہ تھی گویا ہر شے سے برتر، گردن فخر سے بلند، اور شانِ بے نیازی سے لبریز۔ اس کے سامنے ایک خوبصورت سفید میز تھی جس پر لائٹر، سلگار، اور ایک ایش ٹرے رکھی ہوئی تھی۔

بائیں طرف ایک جدید ریوالونگ چیئر رکھی ہوئی تھی، اس کے ساتھ ایک چھوٹی سفید سائیڈ ٹیبل تھی، جس پر ایک کرسٹل واز میں چنبیلی کے پھول تھے، جو منظر میں سکون اور شان کا امتزاج پیدا کر رہے تھے۔

ایک لمبا سایہ سفید جھولتے پردوں پر سے گزرتا ہے۔

پھر... دروازہ چرچراہٹ کے ساتھ کھلتا ہے۔

ایک شخص اندر داخل ہوتا ہے—

چھ فٹ تین انچ کی بلند قامت کا حامل، سرخ و سفید رنگت،

حسن میں وہ بے مثال تھا، جیسے علاقے کا سب سے حسین مرد۔

گہری مہرون شرٹ اور چینوز خاکی پینٹ، ہاتھ میں سلگار جس کی راکھ وقت کی مانند ٹپکنے کو تھی۔

دروازہ اس کے پیچھے از خود بند ہو جاتا ہے جیسے کمرہ بھی اس کی مرضی سے سانس لیتا ہو۔

دائیں طرف رکھی شاہانہ کرسی پر آہستگی سے بیٹھتا ہے—

کچھ لمحوں بعد کمرے میں تین آدمی داخل ہوتے ہیں۔

وہ ان میں سے ایک کو گھورتا ہے پھر سرسری انداز میں سوال کرتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کام ہوا یا نہیں؟"

الفاظ نرم تھے مگر لہجے میں ایسا ٹھہراؤ جیسے وہ "نہیں" سننے کا عادی نہیں۔

درمیان میں کھڑے شخص نے آہستہ آواز میں لب کھولے۔

"یرمان صاحب... وقت دیا ہے... لیکن وہ لڑکی... اس پر اثر نہیں ہوا۔"

ابھی جملہ مکمل بھی نہ ہوا تھا کہ کرسی پر بیٹھا

یرمان کریم—ایک جھٹکے سے اٹھتا ہے اور اگلے لمحے ایک زناٹے دار تھپڑ ہوا کا سینہ چیرتا اس کے گال پر جا برستا ہے۔

"ایثار! میں نے ہاں یا ناں پوچھا ہے، وضاحت نہیں۔"

وہ پھنکارا۔

"یرمان صاحب...وہ لڑکی بہت ڈھیٹ ہے...اور—"

"پھر...ایک بار پھر!!!!"

یرمان کی آنکھوں کا رنگ بدلتا ہے۔

"بی۔ان۔یور۔لیمٹس."

لہجے میں انکار برداشت نہ کرنے کا جنون تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ایثار ہونٹوں سے بس اتنا نکال سکا۔

"سوری۔۔۔۔"

آواز میں شرمندگی نہیں—خوف تھا۔

یرمان کی مٹھیاں بھنچ چکی تھیں۔

سلگار اس کی انگلیوں سے چھوٹ کر میز پر گرا، لڑھکتا ہوا زمین تک جا پہنچا۔

"ڈیمن اٹ!!!!! جسٹ گیٹ لوسٹ!"

ماتھے پر ہاتھ پھیرتا ہے پھر ایک قدم پیچھے ہوتا ہے۔

"ایک کام بھی نہیں ہوتا—پیسے تمہاری فضول بکواسیں سننے کے لیے نہیں دیتا!"

آخری جملے کے ساتھ ہی ایش ٹرے اس کے ہاتھوں میں آتی ہے اور لمحوں میں فرش پر بکھرتی جاتی ہے۔

"شوٹ کرو یا کچھ بھی... لیکن—خالی ہاتھ مت آنا!"

دھاڑتے ہوئے روانہ کر دیا۔

کمرہ پھر ویسا ہی خاموش ہو جاتا ہے۔

پردے اب بھی جھول رہے تھے۔

.....

گھر شادی والا تھا—روشنیوں سے دمکتا، خوشبوؤں سے مہکتا۔ صحن میں گلاب کی پتیاں بکھری تھیں، جن پر ابھی کچھ لمحے پہلے ہنسی گونجی تھی۔ قہقہے، تالیوں کی گونج، ڈھولک کی تھاپ... سب وقت کی ایک چال میں گم ہو چکے تھے۔

کچھ ایسا ہوا جس نے لمحوں میں ہنسیوں کو چیخوں میں بدلا، اور چہروں پر بکھری خوشی کو خوف میں بدل دیا۔ در و دیوار لرز گئے۔ لائٹیں بجھ گئیں اور پردے خون کے جیسے لال رنگ نظر آئے۔

لوگ سمٹنے لگے۔ کچھ کے لب تھر تھرا رہے تھے، کچھ کی نظریں بے یقینی میں جم گئیں۔ وہ مقام جو ابھی دو دلہنوں کی ہنسی سے روشن تھا، اب دو جنازوں کا سایہ بن چکا تھا۔

عرسہ اور مرسہ — دونوں لال جوڑے پہنے، سرخ گلابوں کے گہنے سجائے، بے جان وجودوں میں بدل چکی تھیں۔ وہی جو ابھی کچھ لمحے پہلے برقرای سے اپنے دلہوں کا انتظار کر رہی تھیں، اب سٹریچر پر پڑی تھیں۔ پولیس انہیں پوسٹ مارٹم کے لیے لے جانے کو تیار کھڑی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کوئی نہ لے کر جائے میری بچیوں کو... وہ دلہنیں ہیں... ان کی شادی ہے آج... میری بیٹیاں ہیں وہ!"

ہشمت کا بین گھر میں گونج رہا تھا

ان کے گلے سے آواز مشکل سے نکل رہی تھی۔ آنکھیں سرخ، چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا اور ہاتھ دعاؤں میں اٹھے تھے جو قبول نہ ہو سکیں۔

زمار اور بلال—دونوں سفید شیروانی میں اپنی دلہنوں کے بغیر زمین پر بیٹھے آنکھوں میں شکست لیے ہشمت کو تھامنے کی کوشش کر رہے تھے۔ ان کی آنکھوں کا سرخ پن صرف آنسوؤں کا نہیں، اندر کی ایک ایسی ٹوٹ پھوٹ کا تھا جس کا علاج شاید وقت کے پاس بھی نہ ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسی ہجوم میں ہیر۔۔۔۔۔

ہاتھ میں موبائل پکڑے کھڑی تھی۔ جس کی سکرین بار بار جگمگا رہی تھی مگر انگلیاں بے حرکت تھیں۔ ہیر کے چہرے سے رنگت نچڑ چکی تھی، پیشانی پر پسینہ واضح تھا۔

فون کان سے لگایا ایک سناٹا بول اٹھا۔

"میں نے دو موقعے دیے تھے..."

پھر ایک قہقہہ گونجا—سرد، سنسنان، اور بے رحم۔

"تمہاری ضد نے چار زندگیاں برباد کر دیں... چار قبریں کھودی گئیں... اور تم سمجھتی رہی، تم جیت گئی؟"

ہیر کی آنکھوں میں کچھ نہیں تھا—نہ آنسو، نہ سوال۔ بس وہ سن رہی تھی، دل رک رک کر چل رہا تھا۔

فون بند ہو چکا تھا۔ اور وہ سناٹا، اب ہیر کی آنکھوں میں منتقل ہو چکا تھا—زیان "دلہن کے جوڑے میں ملبوس دو میتوں کے ساتھ۔۔۔" پولیس کے پاس کھڑا تھا، دماغ کچھ بھی سمجھنے سے عاری تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہیر کو دیکھ رہا تھا جیسے سمجھنے کی آخری کوشش کر رہا ہو کہ یہ سب خواب ہے۔

ہیر نے آہستہ سے سر اٹھایا۔

"کہتے ہیں... حادثے جان لینے آتے تو لے لیتے...

مگر جب کسی ایک کی خود غرضی، سب کی سانسیں روک دے...

تو پھر حادثہ نہیں، جرم ہوتا ہے۔"

زیر لب بڑبڑائی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پولیس پوسٹ مارٹم کے لیے سٹریچر پر مردہ جسموں کو لے جانے کے لیے تیار تھی، جو دلہنوں کے تھے۔

"میری بیٹیوں کو کوئی نہ لے کر جائے، ان کی شادی ہے! وہ میری بیٹیاں ہیں!"

حشمت بے حال ہو کر چیخ چیخ کر رو رہی تھی، گلا خشک ہو چکا تھا۔

"آنٹی! اب کچھ نہیں ہو سکتا، خود کو سنبھالیں۔ اللہ کے فیصلے پر صبر کریں، یہی وقت ہے، اللہ سے مدد کی دعا کریں۔"

زمار اور بلال زمین پر ان کے گرد دو زانوں بل بیٹھے، غمگین دلوں کے ساتھ ہشمت کو تسلی دے رہے تھے۔۔۔

مگر انھیں تسلی دے کون۔۔۔؟ کیوں۔۔؟ الفاظ زخموں کا مرہم بن سکتے تھے؟ زندگی قابلِ اعتبار رہی تھی؟

لیکن وہ وقت ہی ایسا تھا جب الفاظ بھی زائل ہوتے محسوس ہوئے۔

ایمبولینس آگے بڑھ چکی تھی۔ جنازے لے جا چکے تھے...

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

گھر میں خاموشی کا ایک گہرا سایہ پھیل چکا تھا۔جہاں کبھی خوشیاں اور رنگینیاں تھیں،اب وہاں سناٹا تھا۔

ہشمت کا جسم بے جان پڑا تھا اور اس کی آنکھوں میں بے بسی کے سوا کچھ نہ تھا۔

زمار اور بلال دونوں کی زبانیں جیسے گم ہو چکی تھیں،دل میں گہرا درد تھا مگر لفظ کہیں نہیں تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہی کمرہ،وہی دیواریں،مگر اب سب کچھ مختلف تھا۔

یادیں!جو کبھی دلوں کو خوشی دیتی تھیں،اب دل میں درد کے کانٹے بن کر چبھ رہی تھیں۔

لہروں کے دوش پہ چل،

جہاں صدا صرف خاموشی کی ہو...

فاصلے لمحوں میں قید کر،

اور وقت کی پشت پر زخم رکھ دے...

پھر پلٹ کے دیکھ—

ایک سفید کمرہ تمہیں چونکا دے گا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نہ وہاں زندگی کی آہٹ ہو گی،

نہ موت کا یقین۔

بس ایک سناٹا ہو گا،

جو تمہاری ہڈیوں میں اترے گا،

اور ایک سایہ...

جو تمہارے نام سے واقف ہو گا۔

وہ کمرہ جو باہر سے معصوم لگتا ہے،

مگر اندر—

ہر دیوار گواہ ہے

ایک ایسے کھیل کی

جہاں چالیں خون میں بھیگی جاتی ہیں۔

اور اگر تم نے سانس لی،

تو وہ سانس تمہاری آخری ہو سکتی ہے۔

سفید کمرہ—نہایت خاموش، نہایت صاف مگر وہ خاموشی گواہ تھی ایک سیاہ جرم کی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ریوالونگ چیئر آہستہ سے گھومی—اور یرمان سامنے آ کھڑا ہوا۔

بیضوی چہرہ،صاف پیشانی، گہری سیاہ آنکھیں،سیدھی'متناسب ناک،کلیئر'متوازن جلد،سرخ وسفید رنگت،ہلکی گہری شیو، حسین مسکراہٹ،بال گہرے سیاہ اور معتدل لمبائی کے تھے۔

یہ چہرہ حسن کی وہ شکل تھا،جو دلکشی سے زیادہ اثر رکھتا تھا—

تباہ شدہ مگر اب بھی ناقابلِ فراموش۔

سفید جینوز پینٹ کے ساتھ ہم رنگ ڈریس شرٹ، چمکتا چہرہ، آنکھوں میں انتقام کی سلگتی لو...

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس کے سامنے ایثار،عادی،اور رندھاوا—تینوں قہقہے دبائے بیٹھے تھے۔ان کے چہروں پر وہ مکروہ سکون تھا،جو صرف کامیاب سازش کے بعد ملتا ہے۔

(ایثار بھاری بھر کم وجود اور بھدی رنگت کا، رندھاوا نارمل قد، عمر، جسامت اور رنگت کا جبکہ عادی چھبیس سالہ ہینڈسم نوجوان خوبصورت اور پرکشش نقوش، مناسب جسامت اور قد کا ہے۔ آوارہ ٹائپ حلیہ گویا لاپرواہ اور ہنسی مذاق کا فل پیکج۔)

یرمان کے لبوں پر ہلکی مسکراہٹ تھی۔ ایک ایسا شخص جس نے کھیل کی ہر چال خود ترتیب دی اور اب تاش کے تمام پتے اس کے ہاتھ میں تھے۔

"آخری کام... اس لڑکی سے ملنا ہے۔ ہیر سے..."

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس نے نرمی سے کہا جیسے کسی محبوبہ کا نام لے رہا ہو، نہ کہ کسی ٹوٹی ہوئی لڑکی کا۔

"ہیر..."

اس نے زیرِ لب دہرایا۔

"میری ہیر..."

دروازہ دھیرے سے بند ہوا۔ چرچراہٹ ایک خاموش ساز جیسی لگی۔

اب کمرے میں صرف خاموشی باقی تھی—ایسی خاموشی جس میں گناہ چیخ رہے تھے۔

کمرے کی سفیدی پر وہ سیاہی چھپی نہ رہی جو دو جنازوں سے زیادہ خطرناک تھی—ایک ایسی سازش، جس نے صرف جسم نہیں، زندگیاں دفن کر دیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور وہ سب... صرف "جنون" کے نام پر ہوا تھا۔

.....

"میں نفرت کرتی ہوں خود سے۔ میری وجہ سے اب لوگ مرنے لگے ہیں۔ میرے اپنے، وہ بھی مجھ سے دور چلے گئے ہیں۔ میں زندہ نہیں رہنا چاہتی۔ میری وجہ سے کسی اور کی جان گئی۔

اللہ۔۔۔ میں۔۔۔ میں کیا کروں؟"

ان الفاظ میں چھپی بے بسی، غم اور اذیت کی شدت حد سے تجاوز کر چکی تھی۔ وہ شاید اپنا آپ ہمیشہ کے لیے کھو چکی تھی۔

سب کچھ۔۔۔

اور وہ اس دنیا میں اکیلی رہ گئی تھی۔

جو ایک کندھا میسر تھا آخر کب تک میسر رہے گا۔ کون اپنے کاندھوں پر دوسروں کے گناہوں کا بوجھ لادے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ حادثہ، جس نے اس کے اندر تک ہلچل مچادی تھی، وہ ہر پل اسے گہرا زخم دے رہا تھا۔

ہیر نے نہ جانے کتنے سالوں بعد، ایسے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر رویا تھا۔

ثانیہ چھوٹے بیڈ پر بیٹھ کر اسے اپنے سینے سے لگا کر سنبھال رہی تھی۔

"ہیر! سنبھالو خود کو۔ تمہاری وجہ سے کچھ نہیں ہوا۔ ان کی زندگی اتنی ہی تھی۔"

ثانیہ کی آواز لرز رہی تھی لیکن اس کی باتیں جھوٹ تھیں۔ کیونکہ وہ جانتی تھی، یہ سب ہیر کی وجہ سے ہوا تھا۔

ہیر کا غم اور بھی گہرا ہوتا گیا، اس کا جسم لرز رہا تھا، وہ چیخ رہی تھی اور آج وہ اپنی برداشت کا سارا صبر کھو چکی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اسے آج اس حالت میں سمجھنے والا کوئی نہیں تھا۔بابا کبھی ساتھ نہیں رہے تھے ان کے اپنے کام تھے مگر تھے یہ بات کافی تھی۔کاش وہ ہوتے۔مگر اب کوئی نہیں۔وہ زیان کا سامنا کیسے کرے گی۔خود کا سامنا کیسے؟؟؟؟۔۔۔کوئی نہیں تھا کوئی بھی نہیں۔

اگر وہ انکار کر دیتی تو ایسا نہ ہوتا۔۔۔کاش۔

ثانیہ بے بسی سے اسے بس دیکھ رہی تھی۔ہیر نے سب کچھ اپنی وجہ سے کھو دیا تھا۔

کسی پر یہ قیامت نہیں ٹوٹی تھی جو ہیر کے کمزور وجود پر ٹوٹی تھی۔(اگر کوئی اور ہوتا تو شاید مر چکا ہوتا یا۔۔۔خودکشی کر چکا ہوتا۔)

•"یہ زندگی ہے،یہاں مرنا آسان،اور جینا مشکل ہوتا ہے۔"

ہیر مسلسل رو رہی تھی،اس کا دل ٹوٹ رہا تھا،اس کے جسم میں رگوں میں خون نہیں،صرف درد کی لکیریں دوڑ رہی تھیں۔

•"مرنا تو اس جہاں میں کوئی حادثہ نہیں،

اس دور ناگوار میں جینا کمال ہے۔"

ہیر کی آنکھوں میں آنسو ٹوٹ کر گر گئے اور اس کی موجودگی میں ایک ایسا سناٹا چھا گیا،جو شاید کبھی ختم نہ ہو۔

(مسلسل رونے کی وجہ سے اس کا چہرہ اور ناک سرخ ہو چکی تھی۔چیخنے کی وجہ سے گلا درد کر رہا تھا۔وہ ان لوگوں میں سے تھی جو زیادہ اونچا نہیں بول سکتے اور نہ ہی چیخ پاتے ہیں۔لیکن جذباتی کیفیت میں ایسا ہو جانا کوئی سنجیدہ مسئلہ نہیں تھا،بس ایک وقتی اثر تھا۔)

وہ سوچ رہی تھی، زندگی کا کیا مقصد جب انسان خود کو اتنی گہرائی میں ڈوبتا دیکھے؟

یہ ایک ایسی گہری مایوسی تھی، جس میں غم اور حسرت کی کشمکش ایک دوسرے سے جڑی ہوئی تھی، اور یہ تمام سوالات جو اس کے دل میں اٹھ رہے تھے، ان کا کوئی جواب نہیں تھا۔

•"بعض اوقات نفرتوں سے زیادہ تکلیفیں محبتیں دیتی ہیں..."

•••••

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نومبر کے اختتامی دنوں میں لاہور کی صبح کچھ اور ہی کہانی سناتی ہے۔ رات کی خاموشی اب تک فضا میں تحلیل تھی لیکن جیسے ہی سورج کی پہلی کرن نے چھتوں کو چھوا، ٹھنڈی نمی بھری ہوا نے نرمی سے شہر کا مزاج بدل دیا۔ یوں لگا جیسے فضا نے ایک سرد آہ بھری ہو۔

درجہ حرارت اچانک نیچے آ گرا، جیسے موسم نے چپکے سے کروٹ لی ہو۔ کچھ ہی دیر میں افق پر سیاہ بادلوں نے ہلکی سرگوشی کی اور ایک مانوس، بھیگی مٹی جیسی خوشبو نے فضاؤں میں اپنا پہلا حرف لکھا۔ یہ خاموش ہوا، وہ پہلا اشارہ تھی—ایک متوقع، گرجدار بارش کی نوید کا۔ لاہور کی یہ صبح محض روشنی کا آغاز نہ تھی، یہ ایک تازہ سانس تھی... جیسے رات نے دل کھول کر کسی راز کی چادر اتاری ہو۔

موسم کے قصوں کو فی الحال کے لیے ملتوی کرتے ہوئے ہم اپنے قدم ڈی ایچ اے لاہور میں مقیم "راج محل" کی طرف بڑھاتے ہیں۔ چپ چاپ، خاموشی میں محو، باسی صبح کا منظر تمہارے ارد گرد گھومتا رنگ بکھیرتا ہوا محسوس ہو گا۔ جیسے ہر رنگ بکھر رہا ہو، ہر لمحہ نیا روپ لے رہا ہو۔ تم اس شاہکار میں گم ہو رہے ہو، جہاں سائے ایک لامتناہی رقص میں حرکت کر رہے ہیں، اور منظر نے ایک جیتے جاگتے خواب کی طرح تمہیں گھیر لیا ہو۔

"صاحب! گاڑی تیار ہے۔"

بختو کی آواز میں ایک عجیب سا ادب تھا، گویا وہ کسی عظیم ہستی کی خدمت میں کھڑا ہو۔

سامنے سیڑھیوں سے آتا ابراہیم عبید ایک الگ ہی جاہ و جلال میں ڈوبا ہوا تھا۔ ایک ہاتھ سے چشمہ لگا رہا تھا، دوسرا ہاتھ کوٹ سے ہوتا ہوا جیب میں تھا۔۔

بختو فوراً ٹیونر کا بیک ڈور کھول کر کھڑا تھا۔

ابراہیم عبید نے بڑی اکڑ سے بلیک تھری پیس سوٹ میں خود کو سنبھالا اور اس میں تنک کر بیٹھا۔

عظیم وقاص فرنٹ پاسینجر سیٹ پر بیٹھتا ہے۔ اس کے آگے پیچھے دو گاڑیاں، جو اس کے محافظوں سے بھری ہوئی ہیں۔

گاڑیوں کا قافلہ دھول اڑاتا، سڑک پر تیز رفتاری سے دوڑ رہا تھا۔ آسمان پر گرج دار آوازیں اپنا دبدبہ بٹھانے کی کوشش میں تھیں۔ فضا میں نمی تیر رہی تھی۔ ہوا میں ایسی ٹھنڈک تھی جیسے بارش ہونے کو بے تاب ہو۔ موسم ابھی آیا نہیں تھا، مگر اس کی آمد کی چاپ واضح تھی۔ شاید کوئی زبردست طریقے سے ٹوٹا تھا۔

سڑک پر صرف ابراہیم عبید کی گاڑیاں رواں تھیں، سیاہ دھار کی مانند، جیسے سرد، ننگے درختوں کو پیچھے دھکیلتی جا رہی ہوں۔ خزاں رسیدہ شاخیں ہوا کے تیز تھپیڑوں سے لرز رہی تھیں اور فضا میں ایک خاموش سی گونج پھیلی تھی۔

.....

دلاور ہاؤس کے دروازے سے دو بوجھل اور بے آواز قدم باہر نکلتے ہیں۔ اینکل بوٹس، چارکول گرے ہائی نیک ساتھ ہم رنگ پینٹ ٹراؤزر، گھٹنوں تک آتا چوکلیٹ رنگ کوٹ پہنے، سرخ آنکھوں کے ساتھ وہ کسی انجانے راستے کی طرف بڑھ رہی ہوتی ہے۔

(یہ بات ہے کہ وہ قابلِ ستائش ہے۔ اسے اپنی خوبصورتی پر غرور ہے یا کیا لیکن ہمیشہ تیار شدہ ملتی۔ حالات چاہے جیسے بھی ہوں۔۔ خود پہ نو کمپرومائز۔۔۔۔ ہونہہ)

اس کے چہرے پر نہ دکھائی دینے والا ایک سناٹا چھایا ہوا تھا، جیسے وہ اپنی زندگی کے تمام رشتہ داروں کو کسی گہرے غم میں ترک کر چکی ہو اور آج، وہ خود سے اتنی بیزار ہو چکی تھی کہ کوئی فکر، کوئی رشتہ، کوئی تعلق اس کے دل میں نہیں بچا تھا۔ بس وہ بے فکر قدم اٹھاتی جا رہی تھی۔

چلتے چلتے وہ ایک اجنبی سڑک پر پہنچ چکی تھی۔ بادلوں کی گرج دھیمی ہو رہی تھی۔ سرد ہوا کی تیزی، جیسے ایک خالی دل کی تیز دھڑکن ہو، اس کی جلد کو چھوتی تھی اور موسم کو مزید ٹھنڈا کر دیتی تھی۔ لیکن وہ بے پرواہ تھی۔ ہاتھ جیب میں ڈالے، گھنگریالے بالوں کو پیچھے جھڑک کر آگے بڑھتی جا رہی تھی۔

اور پھر سامنے سے تین گاڑیاں آتی دکھائی دیتی ہیں۔ جو اس کا دھیان نہیں کھینچ پاتیں۔

(ان میں سے ایک گاڑی درمیان میں تھی—ابراہیم کی گاڑی۔)

اس نے نہیں سنا تھا وہ ہارن جو سامنے سے آتی گاڑی سے آ رہا تھا۔ اس کی نظریں دور کہیں سڑک پر گم تھیں، اس کے جسم کی حرکتیں سست اور بیزار ہو چکیں تھیں۔

اور نہ ہی وہ یہ سمجھ پائی کہ اس کے پیچھے بھی دو گاڑیاں برق رفتاری سے آ رہی ہیں۔ یکدم! وہ گاڑیاں اس کے سامنے آ کر رکتی ہیں۔

.....

آئندہ انشاءاللہ!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عشقِ کامل

از قلم مہوش اسلم

قسط2:

دروازے کھلتے ہیں،دو لمبے چوڑے،طاقتور لڑکے باہر نکلتے ہیں اور وہ اسے جھپٹ کر اپنی گرفت میں لے لیتے ہیں۔

ان کے چہرے چھپے ہوئے نہیں تھے۔ گھٹی گھٹی سی آواز نکلتی ہے۔ جیسے ہیر پر گنودگی طاری ہو رہی ہو۔ وہ خود کو چھڑانے کی کوشش کرتی ہے۔اس کی کوشش بے سود ثابت ہوتی ہے،ایک لمحہ ہی کافی تھا اور وہ بے ہوش ہو جاتی ہے۔اس لمحے میں جیسے وقت تھم کر رہ جاتا ہے۔

اور وہ کار جنونی طوفان کی طرح سڑک پر غائب ہو گئی۔ بارش کے قطرے اس کی خاموشی کی گونج میں ٹوٹ کر زمین پر گرتے ہیں، اس کی تکلیف، لمحات اور سڑک پر چھوڑا ہوا ہر قدم ایک بھولی ہوئی داستان بن چکا تھا۔

ابراہیم کے ڈرائیور کے آنے تک سب کچھ ہو چکا تھا۔ سامنے سے آتی لڑکی غائب تھی۔ بارش اب تیز ہو رہی تھی اور کڈ نیپرز کی گاڑی بجلی کی سی رفتار سے گم ہو چکی تھی۔ ڈرائیور کے جسم پر بارش کی بوندیں چمک رہی تھیں، مایوس ہو کر واپس لوٹ آیا۔ لمحے کا کوئی سراغ نہیں تھا اور کوئی نہیں جانتا تھا کہ کیا ہوا تھا۔

"سر! سامنے سے لڑکی آ رہی تھی اور اب وہ غائب ہے۔"

ڈرائیور ایسے بولا جیسے کوئی مہان کام ہو چکا ہو۔ پھر اشارہ پا کر چلا جاتا ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ابراہیم نے سر اٹھایا، چہرے پر سرد تاثر تھا۔

"غائب؟"

اس کی بھنویں اوپر اٹھیں۔

"عظیم وقاص۔۔۔۔"

"یس باس!" عظیم الرٹ ہوا۔

"سامنے گاڑی آئی۔۔۔رکی!!!۔۔۔۔۔۔۔۔اور لڑکی غائب؟"

"یس۔۔۔باس!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"پتہ کرواؤ، سب کچھ۔"

وہ بغیر کسی اضافی تاثر کے مختصر اور واضح انداز میں حکم دیتا ہے۔

سڑک خالی ہو چکی تھی۔ بادل اپنا آدھا ادھورا فرض پورا کر کے خاموشی سے واپس لوٹ رہے تھے۔

.....

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ریسرچ لیب میں اس وقت تین لوگ موجود ہیں۔

داؤد چھ فٹ قد، جینز کے ساتھ کسی بھی رنگ کا کرتا، گلاسز ہر وقت آنکھوں پر سجے رہتے ہیں۔ دودھیا رنگت، ہلکی مونچھ و داڑھی۔ بظاہر لاپرواہ اور کم گو مگر اندر سے گہری اور سنجیدہ شخصیت کا مالک ہے۔

زوبید گندمی رنگت، مناسب نقوش، درمیانہ قد اور سادہ حلیہ گویا وہ ہر ماحول میں خود کو ڈھالنے کا فن جانتا ہے۔

ارحام صاف شرٹس کے ساتھ وائٹ یا آف وائٹ جینز، کلائی پر گھڑی، سرخ و سفید رنگت، کنچی آنکھیں اور گھنگریلے بال جو وہ چوٹی پر باندھتا ہے۔ صاف گو اور ہلکے پھلکے مزاج کا مالک ہے، محبت پر یقین رکھتا ہے اور اس کی زندگی کا حصہ بھی ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پروجیکٹر پر چلتی ابراہیم کی آڈیو سنتے ہوئے،ایک جیسے سنجیدہ،ایک جیسے چمکتے ہوئے اور ایک جیسے مدھم لہجے میں بات کر رہے تھے۔

"ہمیں پھر سے کچھ نیا پلان کرنا ہو گا...ابراہیم عبید کو یوں چھٹا مجرم بن کے گھومنے نہیں دیں گے۔"

"کل تک کچھ ہاتھ آجائے گا...میری ایک دوست ہے،وہ بھی ابراہیم کی دشمن ہے۔" زوبید ہولے سے گویا ہوا۔

"دشمنی..."ارحام کھل کر ہنسا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"یار زوبید... یہ دشمنی بڑی کتی شے ہے۔ جو کبھی کسی کو تلخ نہ بولے، وہ بھی اس لیپیٹ میں آ کر جان لے لیتا ہے۔"

داؤد کے چہرے پر خفیف سی مسکراہٹ نمودار ہوئی، مگر جلد ہی چہرے پر سنجیدگی کا سایہ چھا گیا۔

"تم لوگ بھی تو کچھ بولو ابراہیم ہے کیا چیز! کتنے دشمن ہیں اس کے؟ پھر بھی بددعا کا اثر ہوا نہ کسی کی گولی کا نشانہ بنا۔ انسان ہے یا تقدیر کا ایک دھوکا؟ اوپر سے میڈم بھی لاپتا ہیں..."

"ابھی ہم کامیابی کی دہلیز پر بھی نہیں پہنچے اور وہ جانے کن گلیوں میں کھو چکی ہوں گی۔"

داؤد اپنی ازلی سنجیدگی سے گویا ہوا۔

زوبید نے گردن موڑ کر دیکھا۔

"یار! یہ ابراہیم پیدا ہی کیوں ہوا؟ مصیبتِ مجسم... ہر کسی کو سولی پر لٹکا رکھا ہے۔"

داؤد رخ موڑ جاتا ہے۔

"میرے خواب میں آتا ہے، ہنستا ہے اور کہتا ہے۔ 'پکڑ کے دکھاؤ ابراہیم کو!' قسم سے، ایک دن مجھے پاگل کر دے گا۔"

ارحام ہنستے ہوئے اپنے جبڑے تک دکھا رہا تھا۔ گویا صاحب اچھے موڈ میں تھے۔

زوبید میز پر بیٹھا ہوا تھا، اس کی ہنسی تھمنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

لیب کی فضا میں ایک مزاحیہ لہر دوڑ رہی تھی۔

(اور داؤد صدا کی ناشکری عورت۔۔۔۔۔ ہونہہ)

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

.....

"کہتے ہیں دماغ بڑی بری چیز ہے۔اس کا غلط استعمال انسان کو دنیا کا بڑا کمینہ انسان بنا دیتا ہے۔تو کہیں یہ دماغ صرف عام سی زندگی گزار کے موت کے منہ تک پہنچا دیتا ہے۔لیکن مزہ صرف ایڈونچر میں ہی آتا ہے۔

ایڈونچر از مائی لائف سٹائل!"

سفید پردوں والے کمرے میں ٹہلتا ہوا ایرمان بڑے فخر سے کہتا ہے۔

کمرے کو نہایت نفاست سے بنایا گیا تھا۔کمرہ بہت زیادہ بڑا نہیں تھا۔لیکن لمبائی میں تھا۔ہر چیز سفید تھی۔سفید پردے ہمیشہ کی طرح ہوا میں جھول رہے تھے۔

دائیں طرف ایک شاہانہ کرسی تھی۔ جو صرف یرمان کریم کے لیے مخصوص تھی۔ اور کسی کو بیٹھنے کی اجازت نہ تھی۔

دروازے کے بالکل سامنے کی دیوار میں ایک اور دروازہ نصب تھا جسے پردوں سے چھپا رکھا تھا۔

شاہانہ کرسی کے سامنے پڑی میز پر اس وقت ایش ٹرے، سلگار، یرمان کا موبائل۔ وائلٹ اور چابیاں پڑی تھیں۔ اور ہمیشہ کمرے سے ایک ہی خوشبو آتی ہے اور وہ(Roja Parfums)

پرفیوم جو صرف یرمان کریم کے استعمال میں ہوتا ہے۔

لیکن کمرے کے سفید ہونے کے باوجود اس میں بہت سے کالے کارنامے انجام دیے جاتے ہیں۔ اور آج ایسے ہی کالے کارنامے پر اس کمرے کی فضا میں قہقہے شامل تھے۔

تین اشخاص بڑے اکڑ کر اپنے کیے ہوئے کام پر خوشی محسوس کر رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یرمان صاحب!وہ لڑکی ابھی تک ہوش میں نہیں آئی۔"

ایثار'عادی کی طرف ہنستا ہوا دیکھ کر کہتا ہے۔

"تم لوگوں نے جو کام کیا۔اس کا انعام بھی بڑا ہو گا۔لیکن اس سے پہلے اس تبریز دلاور کے گھر سے یا جہاں جہاں بھی وہ جاتا تھا۔ایک لوکٹ ہے۔

اور یجنل ہیومن ہارٹ والا بلیک کلر کا اسے ڈھونڈنا ہو گا۔"

یرمان کہتے ہوئے عادی اور ایثار کے سامنے آجاتا ہے۔

بلیک جینوز پینٹ کے ساتھ ہم رنگ ہائی نیک،

(جس سے اس کا کسرتی جسم چھلک رہا تھا۔) بلیک ڈریس کوٹ خوشبوؤں میں رچا بسا ہمیشہ کی طرح وجیہہ بے حد ہینڈسم لگ رہا تھا۔کمینہ۔۔۔۔

(اس سے کوئی نفرت کرے تو ہو بھی کیسے۔۔۔؟؟)

سفید پردے کالے کاموں کو ڈھانپے ہوئے اندر سے اٹھنے والی مسکراہٹ باہر کھڑکی کے ذریعے پھینک رہے تھے۔

اب وہ تینوں کچھ رازداری سے بات کر رہے تھے۔ جس پر وہ لوگ بڑے خوش دکھائی دے رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کمرہ خاموش تھا لیکن اس کی دیواریں گویا گواہ بن چکی تھیں۔ آج وہ سرگوشیوں میں نہیں، سناٹوں میں بول رہی تھیں۔

"یہاں سب کچھ سفید ہے... بس نیتیں سیاہ ہیں!"

.....

واٹ دا ہیل۔۔۔۔۔!!!"

وہ کہتے جھیل کنارے کھڑی گاڑی کے ٹائر پر ٹھوکر مارتا ہے۔

جھیل کنارے سرد ہوا مسلسل چل رہی تھی۔سیاہ شرٹ اور پینٹ پر پہنا گھٹنوں تک آتا لمبا کوٹ ہوا کے دوش پر لہرا رہا تھا۔

سامنے کھڑا اعظیم وقاص—ابراہیم عبید کا بااعتماد اور کم گو اسسٹنٹ—کچھ کہہ رہا تھا لیکن آواز میں سکون ایسا جیسے وہ کسی موت کی خبر نہ دے رہا ہو بلکہ محض موسم کی اطلاع دے رہا ہو۔

(بتیس سال کا مرد، مگر دیکھنے میں شاید ستائیس اٹھائیس کا لگتا۔

چہرہ عام سا، رنگ سانولا، قد مناسب، ہمیشہ سفید لباس پہنے رکھتا، جیسے سادگی اس کی پہچان ہو۔

لیکن ایک چیز ایسی تھی جو نظر کو روک لیتی—

اس کی آنکھیں... گہری، خاموش اور عجیب سی کشش لیے ہوئے ہیں۔)

"باس۔۔۔!!!!زیان رحمان کی فیملی پر ٹوٹنے والی مصیبت... مصیبت نہیں تھی، ایک مکمل سازش تھی اس سے پہلے کہ ہم پہنچتے وہ کام کر گئے۔"

وہ رکا، ابراہیم کے چہرے کے تاثرات کو پرکھتے ہوئے دوبارہ گویا ہوا۔

"پوسٹ مارٹم رپورٹ میں دونوں بہنوں کی موت کی اصل وجہ سامنے آئی ہے۔ زہر...؟یا خودکشی تھی؟یا پھر قتل؟ابھی اندازہ لگایا جا رہا ہے۔ لیکن ایک بات یقینی ہے... زیان کی فیملی نے حقیقت کو دبایا۔ بدنامی کا خوف...

مگر کوئی تو تھا جس نے سچ کو زبان دی۔ پولیس کو اطلاع ملی مگر۔۔۔ کارروائی روک دی گئی!"

ابراہیم کی ہلکی سبز آنکھیں ایک لمحے کے لیے ساکت ہوئیں۔

"یہ صرف اتفاق نہیں۔ واقعے کے تین دن بعد ہیر غائب ہوئی۔ اور اب تک لاپتہ ہے۔"

"ہیر۔۔ تبریز دلاور کی بیٹی ہے۔ یعنی براہ راست اس کہانی سے جڑی ہوئی۔ زیان کی فیملی پر جو کچھ گزرا، اس کی خبر ہیر کے پاس ہو سکتی ہے۔ شاید..."

ابراہیم سرد آنکھوں سے جھیل کو دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔

وہ حقیقت کے قریب تھا... یا شاید... وہی حقیقت بول رہا تھا!

لفظ جیسے خود بھی بھیگے ہوئے تھے۔ ہوا مزید تیز ہو چکی تھی۔ سردی اب کھال میں نہیں، روح میں اتر رہی تھی۔

"عظیم وقاص...!وہ لڑکی، جو غائب ہوئی تھی۔ ہیر تبریز دلاور ہی ہے...اس کی تصدیق کرو۔ اور یہ بھی معلوم کرو کہ پولیس نے کارروائی کیوں روکی؟ کس کے کہنے پر؟ وجہ...؟"

عظیم نے نظریں جھکا لیں۔

"باس! ہو سکتا ہے وہ لڑکی کوئی اور ہو اور تبریز دلاور کا اس معاملے سے کوئی تعلق نہ ہو۔ شاید زیان کی فیملی کا نقصان ایک الگ سانحہ ہو۔"

ابراہیم نے اس کی طرف رخ کیا اور ایک ایک لفظ پختہ لہجے میں ادا کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مجھے 'غلط' ہونا نہیں آتا، عظیم وقاص۔ حقیقت وہی ہے... جو میں نے بیان کی ہے۔ اس پر کام کرو جو کہا ہے نہ کہ بحث!"

لفظوں کا وزن، ہوا کا زور اور لہروں کا شور — سب خاموش ہو گئے تھے۔

ابراہیم مڑ کر گاڑی کی طرف بڑھ چکا تھا۔ قدموں کی چاپ ہوا میں مدھم ہو رہی تھی۔ کوٹ ہوا میں لہرا رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

.....

ڈی ایچ اے لاہور میں واقع برگنڈی رنگ کی عمارت، جس کی شان و شوکت اور طرزِ تعمیر کسی بھی نظارے کو حیرت میں ڈال دے، اس پر کشادہ کر کے "ابراہیر" کنندہ ہے۔ آٹھ فلورز پر مشتمل ہے۔ فرسٹ فلور اوپن ہے جبکہ باقی فلورز مکمل طور پر بند ہیں۔ یہ عمارت ہر

زاویے سے اپنی حیثیت ظاہر کرتی ہے،جہاں لمبی اور کشادہ شیشے کی کھڑکیاں اسے چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں۔دائیں طرف آٹھویں فلور تک پہنچنے والی سیڑھیاں اور بائیں طرف لفٹ کی موجودگی،عمارت کے جدید اور تیز رفتار طرزِ تعمیر کو اجاگر کرتی ہے۔

عمارت کے رنگوں کا امتزاج بے حد جاذبِ نظر ہے۔باہر سے دیکھیں تو براؤن رنگ کی یہ عمارت چمکدار اور پالش کی ہوئی لگتی ہے،جو سورج کی روشنی میں آنکھوں کو چندھیا دینے کی صلاحیت رکھتی ہے۔اندر کا ماحول نہایت خوبصورت ہے،جہاں سلور اور پیچ کلر کی دھندلی جھر میں لکڑی کا کام،عمارت کے ہر کمرے میں ایک الگ ہی شان و وقار پیدا کرتا ہے۔

ابراہیم عبید کا آفس روم(وہ بھی سیاہ۔۔۔ہونہہ)ففتھ فلور پر واقع ہے۔جس میں ایک پرسنل روم بھی شامل ہے جو آفس کے پیچھے چھپا ہوا ہے۔اس کمرے کا رنگ سیاہ ہے اور اس کے دروازے پر فنگر پرنٹ سے کھلنے والا سسٹم ہے۔یہ ابراہیم کا رازدار کمرہ ہے،

جس میں وہ صرف عظیم وقاص کو جانے کی اجازت ہے۔اس کمرے میں ایک سیکرٹ لوکر بھی موجود ہے، جس میں ابراہیم کی انتہائی اہم فائلز اور آفس کا حساس ڈیٹا محفوظ رکھا جاتا ہے۔

یہ عمارت اور اس کے جدید انٹیریئرز اور انتہائی جدید طرزِ تعمیر کے ساتھ، نہ صرف کاروباری دنیا میں ایک نمائندہ مقام رکھتی ہے، بلکہ باہر سے دیکھنے والوں کے لیے کشش کا مرکز بھی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دستک ہوتی ہے۔

"مے۔۔۔آئی کم ان۔۔۔سر؟"

فل وائٹ پینٹ شرٹ میں ملبوس، ٹیل پونی کیے ہوئے، سفید جوگرز پہنے، لمبی مینیکیورڈ انگلیوں میں رنگز پہنے اور ہاتھ میں دو فائلز پکڑے کھڑی تھی۔

"یس!!!!"

مدھم سی آواز میں جواب آیا۔

"سر۔۔۔!!! فورٹ منرو میں ہونے والی واردات میں آپ ملوث ہیں۔ یہ بات ابھی کسی انجان شخص نے فون کال پر بتائی ہے۔"

وہ کہتی ہوئی ایک فائل ابراہیم کی جانب بڑھاتی ہے۔ ہاتھ بڑھا ہوا نہ پا کر وہ شرمندہ ہو کر فائل ٹیبل پر رکھ دیتی ہے، جہاں ایک لیپ ٹاپ، دو موبائل اور چار فائلیں پڑی ہوئی تھیں۔ آفس میں ہر چیز اپنی جگہ پر تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سلگار کا دھواں اڑاتے ہوئے وہ چیئر سے اٹھتا ہے،ایک ہاتھ پاکٹ میں ہوتا ہے۔ کھڑکی کے پار دیکھتا ہے۔

"آپ کا بے تکلف ہونا مجھے پسند نہیں آیا۔وضاحت نہیں!

آئی ہیڈ لائیک ٹو سی پروف نیکسٹ ٹائم."

کھڑکی سے باہر آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"سر!نئی ہوں...اس لیے خیال نہیں آیا۔آئندہ احتیاط کروں گی۔"

"وڈیو اور سیل نمبر؟"

مختصر جواب دیتے ہوئے پوچھتا ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"سر ایک ویڈیو ہے جو آڈیو ہے۔ اور ایک صرف ویڈیو آڈیو نہیں ہے۔ آواز نہیں ہے اس کی۔"

وہ کہتے ہی پین ڈرائڈ کھڑکی کے پاس کھڑے ابراہیم کی طرف کرتی ہے۔ ابراہیم پھر ہاتھ نہیں بڑھاتا۔ وہ مڑتے ہوئے ٹیبل کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

"سر!۔۔۔۔۔پاسورڈ؟"

پین ڈرائڈ لگاتے ہوئے پوچھتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ نے دو دفعہ میری طرف چیز بڑھائی، فائل اور ڈرائڈ۔ دونوں بار غلطی کی۔ میں غلط بندے کو اس دنیا میں رکھنے کا قائل نہیں تو آپ کو بار بار موقع نہیں دوں گا۔"

وہ چیئر کی طرف آتے ہوئے بڑے تحمل سے کہتا ہے۔

"سوری سر!"وہ بات نہیں کاٹتا۔

"پلے اٹ۔"

آنکھوں سے آن ہونے والا لیپ ٹاپ تھا۔

"(ASUS Spatial Vision)"

جو ابراہیم کے دیکھنے پر آن ہو گیا۔وہ کافی تزلزل کے بعد ہاتھ مارتے ہوئے اینڈرائڈ کے آئی کن پر کلک کرتی ہے۔

"پہلے ویڈیو پلے ہوتی ہے۔ فورٹ منرو کے ایک چیئر پر بیٹھا ہوا تھا، جس کا ہلتا ہوا پاؤں نظر آ رہا تھا۔ایک آدمی ساتھ کھڑا تھا۔سامنے برف کے اوپر ایک انسان بندھا ہوا تھا، جس کے دونوں ہاتھ دائیں اور بائیں طرف دو درختوں کے ساتھ بندھے ہوئے تھے۔اور سر لٹک رہا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تھا۔ واپس گاڑی تک آتے، دو انسان نظر آتے، جن میں ابراہیم صاف دکھ رہا تھا۔ ایک پسٹل ہاتھ میں تھی۔ ساتھ انجانا چہرہ تھا..."

چرچر کی آواز سے ویڈیو بند ہو جاتی ہے۔

ایک حیرانی تھی جو اس کے چہرے پر ابھری تھی۔ وہ بیٹھے ہوئے کن کھیوں سے دیکھ رہا تھا۔ دائیں طرف زہرا گل کھڑی تھی۔

"سر اگلی آڈیو ہے..."

وہ ڈرتے ہوئے پوچھتی ہے۔

وہ اثبات میں سر ہلاتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تبریز دلاور کے قاتل میرے پاس ثبوت ہے۔ فورٹ منرو آجاؤ۔ گارڈز کے بغیر۔ کل دس بجے... ابراہیم عبید..."

وہ آخری لفظ چبا چبا کر کہتا ہے۔ ریکارڈنگ بند ہوتی ہے۔

"آپ کے پاس جس نمبر سے ڈیٹا آیا، پتہ کرواؤ۔"

وہ محفوظ سا بولتا ہے۔

دروازہ بند ہوتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سلگار بجھ رہا تھا۔ اب وہ پی نہیں رہا تھا، گہری سوچ میں گم، بند آڈیو کلپ دیکھ رہا تھا۔ ماحول خاموش تھا...

.....

اوں۔۔۔اوں۔۔۔اوں۔۔۔

ہیر ایک بار پھر کرسی سے بندھی ہوئی تھی۔ جب وہ لوگ کسی کام سے باہر جاتے تو اسے احتیاطاً باندھ دیا جاتا۔ اب بھی وہ جکڑی ہوئی تھی—ہاتھ رسیوں میں جکڑے ہوئے تھے اور منہ پر ٹیپ لگی تھی۔ وہ ہر لمحہ، ہر کوشش میں، خود کو اس قید سے آزاد کرنے کی بے تاب تگ و دو میں لگی تھی۔ خاموشی میں اس کی سانسیں تھرتھرا رہی تھیں۔ وہ فضول کی تگ و دو میں اپنی توانائی ضائع کر رہی تھی۔

سامنے ٹوٹی ہوئی کھڑکی سے چاندنی کی ہلکی سی کرنیں اندر آ رہی تھیں اور اس کے چہرے کو ایک پراسرار روشنی میں ڈبو رہی تھیں۔ وہ کھڑکی کے پار دیکھ رہی تھی۔ جیسے وہاں کوئی چھپ کر اس کی مدد کرنے والا ہو مگر کوئی بھی نہیں تھا۔

"گھر سے نکلتے وقت مجھے یہ نہیں پتا تھا کہ میں کہاں جا رہی ہوں۔ میری حالت غیر ضروری تھی لیکن مجھے یہاں کیوں لایا گیا؟ کیا وجہ رہی ہو گی؟ کون ایسا کر سکتا ہے؟ آخر میں کیوں؟ ایسا کیا ہے جو میں نہیں جانتی؟"

پچھلے دو دنوں سے اس کے دماغ میں بے شمار سوالات گونج رہے تھے مگر کوئی بھی جواب اس کے ذہن میں ٹھہر نہ سکا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

.....

سفید کمرہ گہری خاموشی میں ڈوبا ہوا تھا۔

یرمان ریوالونگ چیئر پر بیٹھا سلگار کی ہلکی ہلکی کشیں لے رہا تھا۔ ہوا کے زیرِ اثر سفید پردے نرمی سے جھول رہے تھے، جیسے خاموشی کو بے صدا گفتگو میں توڑنے کی کوشش کر رہے ہوں۔

آج وہ معمول سے ذرا مختلف تھا۔

نیوی بلو ٹریک پینٹ ساتھ ہم رنگ پاکٹ زیپر جیکٹ اور سفید ڈرائی فٹ شرٹ، کلائی پر میٹ بلیک اسمارٹ واچ تھی، جس کے ہندسے وقت کا تعاقب کرتے نظر آ رہے تھے۔

وہ جم سے سیدھا یہاں آیا تھا، جسم تھکا ہوا تھا، لیکن بدلنے کا کوئی ارادہ نہ تھا۔ ریوالونگ چیئر پر بیٹھتے ہی اس کے سامنے چائے کا کپ رکھا گیا تھا، جو ابھی ابھی اس کی خفّت میں پیش کی گئی تھی۔ مگر صاحب نے ہاتھ تک نہ لگایا۔ گہری سانس لیتے ہوئے، وہ لمحے میں گم ہو گیا، جیسے کچھ پل اور اسی حالت میں رہنا چاہتا ہو۔

Clubb of Quality Content

خوبصورت رنگوں کے سائے میں ڈھلی اس کی شخصیت، آج جیسے کسی اَن کہے راز کا لباس پہنے بیٹھی ہو۔

خاموشی میں ایک لمحے کو ہلچل سی ہوئی۔

دروازے پر ایک ہلکی سی دستک ہوئی۔

یرمان نے سلگار سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر خود کو سنبھالا اور گمبھیر لہجے میں کہا۔

"کم ان۔"

ایثار دروازہ کھول کر داخل ہوا۔ اس کی آنکھوں میں الجھن اور لبوں پر سنجیدگی تھی۔ کسی تمہید کے بغیر وہ مدعا بیان کرتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یرمان صاحب!اس لڑکی کے گھر سے کچھ بھی بر آمد نہیں ہوا۔ آپ کی ہدایت پر مکمل تلاشی لی گئی۔ چھتوں سے لے کر زمین کے نیچے تک، ہر اینٹ پلٹ دی گئی لیکن نہ کوئی سراغ، نہ کوئی نشان۔"

یرمان کی نظریں پلکوں کے نیچے جمی ہوئی تھیں۔ وہ بظاہر پر سکون تھا، مگر اندر ہی اندر جیسے کوئی زلزلہ خاموشی سے برپا ہو رہا تھا۔

دو قدم آگے بڑھا۔

"یہ کیسے ممکن ہے؟ ہیر تو ہمارے قبضے میں ہے۔"

اس کی آواز میں بے یقینی تھی۔

ایک لمحے کو ٹھہرا پھر جیسے کوئی کڑی جوڑ لی ہو۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تبریز دلاور کے دشمن صرف ہم ہی نہیں؟

اب مزید تاخیر خطرناک ہوگی۔ ثبوت غائب ہو چکے ہیں، اگلی بار شاید... ہیر غائب ہو۔"

اس کے الفاظ تیزی سے کمرے میں گونجے۔

ایک دم جیسے خوفناک خاموشی ٹوٹ گئی۔

ایثار نے سنجیدگی سے سر ہلایا اور آہستگی سے دروازے کی جانب بڑھ گیا۔

یرمان تنہا رہ گیا مگر اس کے خیالات کی گونج دیواروں سے ٹکرا رہی تھی۔

"کون ہو سکتا ہے؟ جس نے لاکٹ چرایا۔ جو تبریز کو جانتا ہے۔ دشمن... یا چھپا ہوا دوست؟

وہ خود سے مخاطب تھا، جیسے اپنے ہی سوالوں کی دھند میں گم۔

(کمبخت کو کیا خبر... جسے اغوا کر رکھا ہے اور ملاقات کے سیشن کا لمحہ اب تک لٹکا ہوا ہے ۔۔۔۔۔کچھ دیر ہی سہی،سامنا ہو جائے... لیکن نہیں ہوا۔)

ٹیبل سے سلگار اٹھایا، کرسی پر بیٹھتے ہی دوبارہ پیچھے کی سمت جھک گیا۔

"طوفان سمندر میں اترنے کو ہے... لہروں میں بہنے سے پہلے نکلنا ہو گا..."

باہر کی سرد ہوا اندر جھانک رہی تھی اور پردے،ویسے ہی خاموشی میں رقص کر رہے تھے۔

ریوالونگ چیئر کی ہلکی سی گردش کے ساتھ یرمان کی آنکھیں ایک بار پھر ماضی کے سائے ٹٹولنے لگیں۔

.....

تخیل کی آنکھ سے دیکھیے لاہور کے قلب میں ڈی ایچ اے کے ایک پر سکون نخلستان میں، رایا گالف ریزورٹ کے جوار میں، ایک ایسا ریستوران ایستادہ ہے جو مشرقی روایات اور جدید جمالیات کا حسین امتزاج ہے۔ یہ ہے "ایشیئن ورک رایا ریسٹورنٹ"—ایک ایسی پناہ گاہ جہاں ہر ذائقہ ایک کہانی سناتا ہے اور ہر منظر ایک شاعرانہ کیفیت طاری کرتا ہے۔ اس کے وسیع و عریض شیشے کے در گویا ایک طلسماتی دنیا کا دروازہ ہیں۔ اندر قدم رکھتے ہی مدھم اور ریشمی روشنیوں کا ایک دلنشیں رقص آپ کا استقبال کرتا ہے، جو فضا کو ایک خوابناک رومانس میں ڈبو دیتا ہے۔ مخملی نشستیں جو آرام اور نفاست کا استعارہ ہیں، اور دیواروں پر سجے ہوئے ایشیائی فن کے نایاب شاہکار ہر نگاہ کو مسحور کر دیتے ہیں۔ میزوں پر براجمان آبدار چینی کے برتن اور نفیس نقوش والے مینو کارڈز، اس بات کی خاموش گواہی دیتے ہیں کہ یہاں جزئیات پر بھی کتنی توجہ دی جاتی ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ایک مخصوص گوشے میں جہاں سے کھڑکی کے باہر کی دھیمی روشنی اندر کی پرسکون فضا کو مزید گہرا کرتی ہے۔

دو شخص کسی گہری گفتگو میں محو ہیں۔ایک ہمیشہ کی طرح بلیک تھری پیس ہم رنگ لونگ کوٹ میں—وہ جس کی آنکھیں ہلکی سبز ہیں۔ سرد، بے حس مگر ذہن مکمل بیدار۔ دوسرا— سفید پینٹ شرٹ کے ساتھ ہم رنگ ڈریس کوٹ میں، پرکشش آنکھیں اور انداز جیسے ہر وقت چوکنا رہتا ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"عظیم وقاص! میں جاؤں گا۔ لیکن ساتھ کوئی نہیں جائے گا۔"

ابراہیم عبید نے نگاہ کھڑکی کے پار اندھیرے آسمان میں جمائی۔

عظیم وقاص تھوڑا آگے جھک کر بولا۔

"باس! خطرہ ہے... جس میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ حملہ نہیں کرے گا۔"

ابراہیم کی نظریں اب سامنے عظیم کے چہرے پر تھیں۔

"نہیں۔۔۔"

وہ لفظ کو کھینچ کر ادا کرتا ہے۔

"خطرہ ہو گا۔ حملہ بھی ہو گا۔ لیکن... جان نہیں جائے گی۔"

اس کے لہجے میں ایک بے رحم یقین تھا۔

"ان لوگوں کو مجھ سے بہت سے کام ہو سکتے ہیں۔ اگر ان کے پاس دلاور کے خلاف میرے ثبوت ہیں... تو دلاور کے خلاف اور بھی کچھ ہو گا اور اسکی بیٹی کے حوالے سے بھی۔"

وہ تنفر سے لبوں کو سختی سے بند کرتا ہے۔ پھر کافی کا کپ اٹھا کر بغیر آواز کے ایک سپ لیتا ہے۔

عظیم چند لمحے خاموش رہ کر کہتا ہے۔

"باس! یہ میں نہیں سوچ سکا... جو آپ نے پلان کا حصہ بھی بنالیا۔"

"میرے ساتھ بیٹھنے والا شخص مجھ سے کم نہیں ہونا چاہیے۔ جب بات ایک بار میں سمجھ نہ آئے تو اصرار مت کیا کرو۔ جو خود سے سمجھ جائے، وہ مکاری کے جال میں نہیں پھنس سکتا۔ لوگ سمجھاتے نہیں اپنے مطابق کر لیتے ہیں۔"

اسی لمحے ایک ویٹر صاف یونیفارم پہنے، دونوں ہاتھ باندھے ادب سے قریب آتا ہے۔

"سر! کیا خدمت کر سکتا ہوں آپ کی؟"

ابراہیم نظریں تک نہیں اٹھاتا۔

"نتھنگ۔"

ویٹر خاموشی سے پلٹ جاتا ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"باس!زیان رحمان کی فیملی...حادثے کے بعد کینیڈا جا چکی ہے۔یہ جانتے ہوئے کہ ہیر غائب ہے...ہیر کے گھر کسی نے تلاشی لی ہے۔

وہاں کی حالت...دیکھنے لائق ہے۔شاید کچھ ڈھونڈا گیا ہے۔"

عظیم قدرے دبی آواز میں بولتا ہے۔

ابراہیم کی نگاہ اب میز پر تھی لیکن ذہن کہیں اور۔

"زیان رحمان کی فیملی انوالو نہیں ہو سکتی۔

جس نے ہیر کو کڈنیپ کیا۔۔۔وہ تبریز ہاؤس کی تلاشی لے چکا ہے۔"

ویٹر دوبارہ آتا ہے،شاید بل تھمانے یا تعارف کروانے...

لیکن ابراہیم کی آواز بلند اور واضح تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کامیابی مقدر نہیں۔ لیکن! ہیر تبریز کو ڈھونڈنا ہو گا۔"

ویٹر اب بھی میز کے قریب کھڑا تھا شاید اگلی ہدایت کے انتظار میں۔

"سر! آج رات پارٹی ہے اپ کو انا ہو گا" ایشیئن ورک رایا ریسٹورنٹ" کی بڑھتی ہوئی ترقی کی وجہ سے آنر نے سب کو مدعو کیا ہے۔"

ابراہیم ویٹر کو کن اکھیوں سے دیکھ بھنوئیں اچکاتا ہے۔

"اونہوں...
آپ جاسکتے ہو۔" لہجہ سخت تھا۔

ویٹر جھک کر سر ہلاتا ہے اور نرمی سے پلٹ جاتا ہے۔

عظیم نے بس خاموشی سے اسے دیکھا۔ اس کے چہرے پر فکر تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

لیکن ابراہیم کے چہرے پر صرف ایک بات لکھی تھی۔

"رازوں کو ڈھونڈنے والے، خود راز ہو جاتے ہیں۔"

.....

دھڑام کی آواز آتی ہے۔

سفید پوش کمرے کی پراسرار خاموشی یکایک چٹخ گئی تھی۔

ایک ثانیے بعد ایثار نے رندھاوا کو یرمان کریم کے قدموں میں لا کر دے مارا۔ جیسے کوئی بیکار، بے قیمت چیز ہو۔

"یرمان صاحب! نگرانی اس کی تھی... اور اب لڑکی غائب ہے۔"

آواز میں نہ شرمندگی تھی، نہ مروت۔ بس ایک خشک، کڑوا سا اعلان تھا۔

یہ جملہ یرمان کریم کے وجود میں ایک چنگاری بن کر اترا۔

"واٹ ربش۔۔۔۔؟؟"

وہ دہاڑا،اس کی آواز کمرے کی خاموشی کو ریزہ ریزہ کر گئی۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھا، آنکھوں میں خون اتر آیا۔

رندھاوا نے لب سختی سے بھینچے، آنکھیں ماتھے پر چڑھیں۔

"یرمان صاحب! میں اور عادی ہیکنگ کے کام سے گئے تھے... ڈیوٹی ایثار کی تھی۔ اور وہ لڑکی... صرف اسی کے پاس تھی۔"

"میں وہاں تھا۔۔۔ لیکن! میری موجودگی میں وہ لڑکی غائب نہیں ہوئی۔"

ایثار نے جیسے پتھر چاٹ لیے ہوں۔

"ایثار،اپنی بے معنی باتیں بند کرو!"

رندھاوا نے دانت پیسے۔

"میری اطلاعات کے مطابق نکلنے سے ٹھیک پہلے،میں نے اپنی آنکھوں سے اسے بندھا ہوا دیکھا تھا۔۔۔

لیکن!اب وہ کہاں ہے،اور کیسے غائب ہوئی؟

مجھے کچھ نہیں پتا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم دونوں اپنی بکواسیں بند کرو!

وہ میری ان گنت کوششوں کا ثمر تھی۔"

اس نے ایک ایک لفظ چبایا۔

"ہمیں اسے فوراً ڈھونڈنا ہو گا۔ ویسے بھی... وہ زیادہ دور نہیں گئی ہو گی۔"

اس کی نظریں کسی نادیدہ نقشِ قدم کو پڑھنے لگیں۔

کمرے کی سفید دیواریں اب بھی خاموش تھیں لیکن پردے ہمیشہ کی طرح ہوا میں لرز رہے تھے۔

تینوں کے جاتے ہی دروازہ جیسے خود تھک کر بند ہوا—

چررررر۔۔۔

ایک آخری چیخ سی آواز، جو بتا گئی کہ کوئی پردہ ابھی مکمل نہیں گرا۔

چھوٹا سا کمرہ۔۔۔ جہاں دیواروں پر وقت کے ناخنوں نے خراشیں ڈال رکھی تھیں۔

کرسی کمرے کے بیچوں بیچ یوں تنہا کھڑی تھی، جیسے کسی خاموش گواہ کی طرح سب کچھ دیکھ چکی ہو۔۔۔ مگر کچھ کہنے سے قاصر ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اب وہ کرسی خالی تھی۔۔۔پر اس کی خاموشی میں ایک قید کی باز گشت گونج رہی تھی۔

ٹوٹی ہوئی کھڑکی سے شام کے ڈھلتے سورج کی کرنیں فرش پر الجھی ہوئی روشنی کا جال بن رہی تھیں۔

دروازہ چرچرایا۔۔۔

اور چار سایے یکے بعد دیگرے اندر داخل ہوئے۔

کمرے کی حالت ویسے کی ویسی تھی۔۔۔مگر کچھ باقیات خاموشی سے چغلی کھا رہی تھیں۔

کچھ رسیوں کے کٹے ہوئے ٹکڑے،

چند بکھرے کانچ کے ذرے۔۔۔

جو صرف اس کرسی کے پاس پڑے تھے جیسے گواہ ہوں کسی خاموش رہائی کے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

یرمان نے ایک لمحے کو آنکھیں بند کیں پھر چیئر کی طرف قدم بڑھایا۔

"یہ ٹیپ، رسیاں، اور یہ کانچ کے ٹکڑے۔۔۔

ہاؤاٹ از پوسیبل!؟"

ایک جھٹکے سے کرسی کو ٹھوکر ماری، جو گھومتی ہوئی دیوار سے جا ٹکرائی۔

"اس کی مدد کی گئی ہے یہاں کانچ پورے کمرے میں نہیں ہے۔ صرف چیئر کے پاس ہے۔"

چنگھاڑتا ہوا ایک دم پلٹا اور رندھاوا کو گریبان سے پکڑ کر ٹوٹی کھڑکی کے پار جھکا دیا۔

کھڑکی کے نوکیلے کانچ سے رندھاوا کی کمر چھلنے لگی۔۔۔ مگر وہ خاموشی سے ضبط کرتا رہا۔

"کس کے لیے کی تو نے یہ کمینی حرکت؟

کس کے پیسے میں بِک گیا؟

کہاں سے آئی غداری کی خُو؟

کون ہے وہ؟ بتاؤ رندھاوا۔۔۔!!"

یرمان کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔ آنکھوں میں وہ وحشت تھی جو بغاوت میں چھپی ہوتی ہے۔

رندھاوا کی کمر لہو رنگ ہوئی جا رہی تھی۔

"یرمان صاحب۔۔۔

میں بکاؤ نہیں ہوں۔ اپنی وفاداری پر شک برداشت نہیں کر سکتا۔

میرے خون میں بغاوت شامل نہیں۔ جان لینی ہے تو لے لو مگر مجھ پر الزام نہیں لگائیں۔

میں وہ نہیں ہوں جسے تم غدار سمجھو۔۔۔

تم میرے لیے بھائی جیسے ہو۔۔۔ حق ہے تمہارا غصہ کرنا۔۔۔

لیکن۔۔۔۔ مجھے غدار مت کہو۔۔۔!"

رندھاوا بڑے احترام اور محبت جتانے والے انداز میں کہہ رہا تھا۔ لیکن اس کی آواز میں ایک زخمی پن تھا۔

یرمان نے ایک جھٹکے سے اسے چھوڑ دیا۔

رندھاوا بمشکل اپنے قدموں پر سنبھلا۔

یرمان کی نظریں اب تینوں پر تھیں۔۔۔

رندھاوا، عادی اور ایثار۔

"تم تینوں۔۔۔

میرے دوست نہیں، میرے عزم کی آزمائش ہو۔

میری دشمنی بھی ایسی ہے کہ وفا کی حد پر کھڑی ہے۔

مگر اگر تم میں سے کوئی ملوث پایا گیا۔۔۔

تو گولی چلاتے وقت میرے ہاتھ نہیں کانپیں گے۔۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس کی انگلی تینوں کی طرف اٹھی۔۔۔اور ایک لمحے کے لیے فضا میں موت کی چاپ محسوس ہوئی۔

خاموشی نے کمرے کو قید کر لیا۔

صرف کھڑکی کے باہر جاتی ہوا۔۔۔اور کانچ پر رگڑ کھاتی وفاداری کی چپ گونج رہی تھی۔

یرمان اب ساکت کھڑا تھا۔۔۔

آنکھیں کمرے کی دیواروں کو اس طرح ٹٹول رہی تھیں جیسے سازش پلستر کے نیچے سانس لے رہی ہو۔۔۔

اور وہ۔۔۔ہوا میں رچی سچائی کی خوشبو کو سونگھ رہا ہو۔

.....

"کہاں جا رہے ہو اتنی صبح صبح؟"

رخشندہ بیگم کی آواز سیڑھیوں سے اترتے ابراہیم کے قدموں سے آٹکرائی۔ جس میں صرف نام کی اپنائیت تھی۔

ابراہیم سیاہ رنگ کا تھری پیس، جس پر ہم رنگ لمبا کوٹ تہہ در تہہ لپٹا تھا پہنے ہوئے تھا— کوٹ کی شفاف سلائی، تھری پیس کی مکمل تراش خراش کے ساتھ جچ رہی تھی، کلائی پر قیمتی ریسٹ واچ سجائے، دایاں ہاتھ کوٹ کی جیب میں ڈالے اور آنکھوں میں وہی مستقل سرد مہری۔

"آپ سے مطلب؟"

آواز میں ٹھہراؤ تھا مگر لہجہ ہمیشہ کی طرح سرد۔

رخشندہ ایک پل کو ٹھٹھکی پھر ہونٹوں پر زبردستی کی مسکراہٹ سجاتے ہوئے بولی۔

"ایم یور مدر...!"

ابراہیم نے جیسے کسی بوسیدہ، بے معنی لفظ کو سنا ہو۔ بے تاثر چہرہ لیے ڈائننگ ٹیبل کی سربراہی کرسی کی طرف بڑھا، کرسی کھینچی اور بغیر نظر ملائے بیٹھ گیا۔

"نیور۔۔۔۔یو آر نٹ!!

یو آر جسٹ مائی فادرز سیکنڈ وائف!!"

جسٹ اور سیکنڈ پر زور دیتے ہوئے بولا۔

رخشندہ اب آہستہ قدموں سے اس کے قریب والی کرسی پر آ بیٹھی۔ چہرے پر چھائی نمی، نگاہوں میں گہری تھکن اور آواز میں اپنائیت سب مصنوعی تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"محبت کسی کی پرواہ یا لاپرواہی میں دکھائی دیتی ہے، ابراہیم۔ اگر مجھے تمہاری پرواہ نہ ہوتی تو تمہیں اپنا بیٹا کبھی نہ کہتی۔"

ابراہیم نے ایک طنزیہ مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائی۔

کافی کے کپ کے کناروں پر وہ آہستگی سے انگلی پھیرتے ہوئے بولا۔۔۔

"آپ نے محبت نہیں کی، سازش کی تھی۔ میری ماں کے جاتے ہی آپ اس گھر کی مالکن بن گئیں۔ ڈیڈ لے آئے آپ کو۔۔۔ وہ یہ برداشت کرنے کی کھلی صلاحیت رکھتے تھے۔ حد ہے۔ کیونکہ۔۔ آپ نے۔۔ مسز عبید!

میرے ڈیڈ کو جانے کونسے جھانسے دیئے۔ دولت آپ کا پہلا ٹارگٹ تھی۔ جو آپ نے فرض سمجھ کر بخوبی نبھایا اور آج یہاں موجود ہیں۔"

وہ تازہ کافی کا گھونٹ لیتا، کروسان کے نوالے چباتے ہوئے اتنے سکون سے کہہ رہا تھا جیسے کسی اجنبی کی بات ہو۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

رخشندہ کی آنکھیں لرزیں۔

"تمہارے والد مجھ سے محبت کرتے تھے۔۔۔

تمہاری ماں خود یہ گھر چھوڑ کر چلی گئی یا شاید وہ یہاں رہنا ہی نہیں چاہتی تھی۔"

ابراہیم نے ٹرے اپنے سامنے سے پرے سرکاتے ہوئے سر اٹھایا۔اس کے اطمینان میں ذرہ برابر بھی فرق نہیں آیا تھا۔

"ماں کا لفظ۔۔۔

آپ جیسی عورت کے منہ سے سننا، میرے لیے گستاخی ہے۔

اور جہاں تک بات ہے ڈیڈ کی!!! تو میں ان کی عزت کرتا ہوں، محبت نہیں۔

آپ ان کا دل تو بہلا سکیں، مگر وفا کا مفہوم نہ سیکھ سکیں، اسی لیے وہ بھی آج یہاں موجود نہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ کہہ کر وہ کرسی پیچھے دھکیلتا اٹھ گیا۔

(آج کے لیے اتنا بہت۔)

ناشتہ ایک بار پھر ادھورا رہ گیا۔۔۔ایسے اس گھر میں اکثر ہوتا ہے۔ کھانے۔۔۔۔

ادھورے رہ جاتے ہیں اور شاید یہ اس گھر کا رواج بن چکا تھا۔

بختو۔۔ جو دروازے کے قریب تھا۔ابراہیم کے قدموں کی چاپ پر فوراً پیچھے ہو لیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رخشندہ وہیں بیٹھی رہ گئی۔۔۔۔جسے ابراہیم کے لفظوں کے تیروں نے پانی پانی کر دیا۔

گھڑی کی ٹک ٹک، برتنوں کی مدھم جھنکار اور خاموشی۔۔۔

وہ سب مل کر جیسے اس پر ہنس رہے تھے۔

اور وہ بس ایک منظر تھی—اس گھر کے درد کا ایک مستقل حصہ۔

یہ گھر...جہاں دیواریں سنتی تھیں، مگر بولتی نہ تھیں۔

سالوں سے...

بس یونہی چل رہا تھا۔

ادھورے ناشتوں، ادھورے رشتوں اور ادھورے لفظوں کا سفر۔

.....

ریسرچ لیب میں اس وقت چار چہرے نمایاں ہیں— سردی سے بچاؤ کے اپنے اپنے انداز، کوئی جیکٹ میں گم، تو کوئی مفرل لپیٹے بے نیازی سے کھڑا۔ ماحول سنجیدہ بھی ہے اور دوستانہ بھی— جیسے اہم کام کے بیچ ہنسی کے وقفے رکھے گئے ہوں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چار لوگوں میں دحدہ نمایاں ہے۔ آئیے! دحدہ کی ذات کے رنگ، رخ اور رموز کو قریب سے جاننے کی کوشش کرتے ہیں...

دحدہ—ایک ہنستا کھیلتا، خوش مزاج اور سمجھدار 27 سالہ نوجوان، ہر لمحے کو بھرپور انداز میں انجوائے کرتا ہے۔ دراز قد، سرخ و سفید رنگت، خوبصورت نقوش اور کلین شیو کے ساتھ دھیرے سے ڈھلتا ہوا سادہ مگر نفیس بالوں کا اسٹائل—کالی یا سفید ٹی شرٹ پر رنگین پھولوں والی کھلی شرٹس، اوپری تین بٹن کھلے، ڈھیلی جینز، ایک بالی، گلے میں زنجیریں، کلائیوں پر گھڑی اور بریسلیٹس، پاؤں میں چیلسیا بوٹس۔ گویا چلتا پھرتا فیشن۔

"ہمیں جو چاہیے تھا مل گیا ہے۔ اس پین ڈرائنڈ میں ابراہیم کا ڈیٹا ہے۔"

زوبید کے ہاتھ میں پین ڈرائنڈ تھی۔ جو وہ لیپ ٹاپ پر لگانے کے بعد سامنے پروجیکٹر کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"ارحام،داؤد اور دحدہ۔۔۔۔

دیکھو وہاں!!!"

(انگلی سے اشارہ کرتا ہے۔)

"یہ تو تبریز دلاور ہے اور ساتھ کوئی عورت ہے۔"

دحدہ کہتا ہے۔

"پوز۔۔۔"ارحام کہتا ہے۔

"ابراہیم ہے اور ساتھ یہ لیڈی کون ہے؟"

تصویریں زوبید چلا رہا تھا۔

"یہ سب الگ الگ ہیں۔کوئی عورت بھی دیکھی ہوئی نہیں لگ رہی۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

(دو بچے۔ جن کے ساتھ ایک عورت ساڑھی میں ملبوس تھی۔ چہرہ نظر نہیں آرہا تھا۔)

"ہاں! ہمارا دشمن یا جس کے ہم دشمن۔ تصویر میں بڑا ہینڈسم لگ رہا ہے۔ کمبخت۔۔۔۔"

دحدہ ہنستے ہوئے کہتا ہے۔

"یار! اگر میں لڑکی ہوتا۔ سوری۔۔۔۔۔ ہوتی تو اس کے مجرم ہونے کو چھوڑ کر شادی کر لیتی۔"

دحدہ مزید جبڑے دکھائے ہنس رہا تھا۔ ماحول میں خوشگواریت پھیل چکی تھی۔

"مجرم کے ساتھ شادی نہیں کرنی چاہیے۔ محبت ہو جائے تو بہت سے بے گناہ تڑپتے رہ جاتے ہیں۔ پھر آہ یا بددعا مظلوم کی مجرم کو کچھ ہونے نہیں دیتی۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پیچھے سے ریڈ ہڈی گاؤن پہنے ایک سایہ چل کر آتا ہے۔اب وہ دحدہ کے سامنے آ کھڑی ہوئی تھی۔

"جیسی بھی لڑکی چاہیے۔میں لادوں گی۔پیک کر کے لیکن!اس ہینڈسم پر اچھی نظر نہ ڈالنا۔"

دحدہ کے ساتھ ارحام بھی ٹانگ کھینچنے پر ہنس رہا تھا۔

"کیا میڈم!میری کون سایہ محبوبہ ہے۔ایک بندہ ہی تو ہے۔لیکن ہے بڑا کمال کا۔دشمن ہے ہمارا یہ اور ہم ان کے۔پھر بھی رشک ہے مجھے اس پر۔"

دحدہ کہتے ہی پیچھے پروجیکٹر کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

(جہاں ایک تصویر میں بلیک ٹی شرٹ اور بلیک ٹراؤزر پہنے ابراہیم کھڑا تھا۔رف سے حلیے میں۔)

"ماں قسم!اس کی گرل فرینڈ دیکھنا چاہوں گا۔ جو بہت جلد بیوہ ہو جائے گی۔"

ارحام کرسی سے اٹھتا ہوا کھل کھلا کر کہتا ہے۔

داؤد اس ساری کارکردگی کو صرف دیکھتا ہے۔ کوئی بھی اچھا یا برا تاثر نہیں دیتا۔

اتنے میں ریسرچ لیب میں ریان داخل ہوا اور اس کے پیچھے ایک اور ریڈ ہڈی میں لپٹا وجود

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میڈم کام آسان نہیں ہے۔ لیکن میں کر رہی ہوں۔"

وہ دحدہ کی طرف ہنستے ہوئے چلی جاتی ہے۔

ریان ڈرائنڈ نکال کر ٹیبل پر رکھ چکا تھا۔

(ریان اکثر پردے کے پیچھے رہتا ہے—دیہاتی مرد، کم گو، مدھم رنگت، مناسب قد، ہلکی شرٹ ساتھ بے رنگی پینٹ، پاؤں میں چپل، گردن کے گرد مفلر اور رنگ برنگا اونی سویٹر پہنے رہتا ہے۔)

کمرے میں اس وقت سات لوگ موجود تھے، ہر کوئی کسی نئی گتھی کو سلجھانے کے لیے تیار۔ لیپ ٹاپ کھلے تھے، فائلز بکھری ہوئی تھیں، کچھ چہرے سنجیدہ اور کچھ پر شریر ہنسی چھپی ہوئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

منظر کسی آنے والے طوفان سے پہلے کا تھا۔۔۔

پر دلکش تھا، دلچسپ تھا اور خطرناک حد تک زندہ۔

.....

کہانی کا ایک ادھورا صفحہ۔۔۔ جو ہر بار نئے خون سے رنگا جاتا ہے۔

آج پھر وہی جگہ منتخب کی گئی۔ درختوں کی شاخوں پر جمی برف کسی پرانی خاموش موت کی گواہی دے رہی تھی۔ وہ برف... جس میں ایک وقت کا خون، اب صرف یاد کا داغ بن چکا تھا— مگر سچ تو یہ ہے کہ کچھ داغ کبھی مٹتے ہی نہیں۔

یہ صرف ایک ویران جنگل نہ تھا بلکہ ایک قتل گاہ، جہاں سازشوں کے جال بُنے گئے، جہاں سچ کو جھوٹ میں لپیٹ کر دفن کر دیا گیا، جہاں کردار کو آزمائش کے دائرے سے گزارا گیا... اور آخر میں بچا تھا صرف ایک خالی سکوت... اور وہ ٹیبل۔

برف سے ڈھکے درختوں کے بیچ وہ جگہ فورٹ منرو ہی تھی مگر اس کے معنی ابراہیم کے لیے کچھ اور تھے۔

اس کا دل گواہی دیتا تھا—یہاں جو کچھ بھی ہوا، اچھا نہیں ہوا۔

ٹیبل پر ایک بریف کیس کھلا پڑا تھا۔ دونوں اطراف دو کرسیاں، جیسے دو فریق... جیسے دو سچ... اور ایک خاموش عدالت۔

ماحول بے رحم ہوا سے بوجھل تھا، درختوں نے دھوپ کو اندر آنے سے روک رکھا تھا اور پرندوں کی چیخیں جیسے کسی پرانی چیخ کا تسلسل تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ابراہیم گاڑی سے اترا۔
بلیک تھری پیس ساتھ ہم رنگ لونگ کوٹ کا درمیانی بٹن کھولتے ہوئے اس کے قدم برف پر ٹھہرے۔

بال جیل سے پیچھے کیے گئے تھے، آنکھوں کی سبز جھلک میں سردی بھی تھی اور لاتعلقی بھی۔

ناک سرخ ہو رہی تھی، سانسیں بھاپ بن کر نکل رہی تھیں اور بھینچے ہوئے ہونٹ اس کے چہرے کی سختی کو اور نمایاں کر رہے تھے۔

اس کی نگاہیں فوراً بریف کیس پر جم گئیں۔

وہ تصاویر اٹھاتا ہے—ایک، دو، تین... دس تصویریں۔

ہر تصویر ایک راز... ہر راز ایک زخم۔

مگر اس کی آنکھیں... خالی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آخر آ ہی گئے تم!" آواز پیچھے سے آئی۔

وہ مڑا—

"یہاں نہیں، وہاں ہوں..." آواز دائیں جانب سے آئی۔

ابراہیم نے رخ بدلا۔

"او نو! یہاں ہوں..." اس بار سامنے سے آواز آئی۔

اور ابراہیم نے نگاہ سیدھی کی۔

ایک سایہ سامنے کھڑا تھا— چہرے پر مکمل ماسک،
ہاتھ میں ایک چھوٹی پسٹل تھی... مکمل خاموشی سے لبریز۔

Clubb of Quality Content

ابراہیم چند لمحے ساکت رہا... پھر کرسی کھینچی، ٹانگ پہ ٹانگ رکھی...

غرور اور بے خوفی کی مکمل تصویر۔

"ہمت ہے تو سامنے آ، ادھر اُدھر کے جھانسے کیوں دے رہا ہے؟"

فورٹ منرو کی برف آج پھر کسی خون کی بو سونگھنے کو تیار تھی۔

وہ ہنستا ہے۔

"ابراہیم عبید! تمہیں کیا لگا؟

تبریز دلاور کا قاتل میں ڈھونڈ نہیں پاؤں گا؟ بس ایک کلک کی بات ہے... اور تم... جیل کی سلاخوں کے پیچھے... پھر وہی پھانسی کا پھندا...

اور تمہاری یہ غرور بھری گردن جھولتی ہوئی..."

وہ ہڈی پہنے وجود اب ابراہیم کے سامنے کرسی پر بیٹھا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ابراہیم نے پلک جھپکائے بغیر سنا... پھر آہستہ سے بولا۔

"غلط فہمیوں سے بہتر ہے بندہ کتا پال لے...

اوہ نہیں... غلط کہا میں نے...

کتے کو کتا کیسے پال سکتا ہے؟

افسوس! تم یا تو بہت سوتے ہو... یا بس خواب ہی دیکھتے ہو... ورنہ یہ خوشخط خواب جو مجھے سلاخوں میں بھیجنے کے ہیں نہیں آتے۔"

یہ کہہ کر وہ دونوں پاؤں ٹیبل پر قینچی کی صورت میں رکھتا ہے۔

اب اس کی نظریں سامنے بیٹھے شخص کو پاؤں کے درمیان سے تاک رہی تھیں—

آواز میں وہی پرکشش زہر، جو صرف ابراہیم بول سکتا تھا۔

"ابراہیم عبید! خود کو بچانے کا سوچو، تصویریں جو تم نے دیکھی ہیں، وہ تمہارے لیے کافی ہیں..."

تن پر لگی بھڑکتی آگ سے ہڈی والا دبا دبا کر لفظ بول رہا تھا۔

ابراہیم نے خفگی سے گردن موڑی۔

"تصاویر؟ ان میں ایسا کچھ نہیں ہے۔ جس سے میں ڈرنے کی ناکام کوشش کروں۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پھر اس نے میز پر بکھری تصاویر اٹھائیں اور اگلے ہی لمحے سامنے والے کے چہرے پر دے ماریں۔

کچھ تصاویر فضا میں اڑیں، کچھ میز پر گر گئیں۔

"ایسا نہیں ہو سکتا..."

ہڈی والا لرز گیا۔

نگاہیں فرش پر گرے خالی کاغذوں میں الجھ گئیں۔

مگر اگلے ہی لمحے وہ چونک کر پسٹل تان لیتا ہے—

"کوئی بھی غلطی مت کرنا...

ورنہ جان سے ہاتھ دھو بیٹھو گے۔۔۔"

ابراہیم نے بڑی خاموشی سے پاؤں نیچے رکھے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اب دونوں چہرہ در چہرہ تھے۔

"میرے جتنے دشمن مرے، کسی نے اتنی بزدلی نہیں دکھائی، جتنی تم نے۔"

پھر جھک کر سرگوشی کے انداز میں بولا—

"پہلے اپنی ٹیم کے لوگوں کو وفاداری سکھاؤ،

پھر کسی کا نام لینا... یا پسٹل اٹھانا سیکھو..."

کہتے ہوئے مڑ چکا تھا۔ اس کے الفاظ ہوا میں تحلیل بھی نہ ہوئے تھے کہ ایک گولی کی آواز پورے جنگل کو چیر گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پرندے شور مچاتے فضا میں اڑ گئے۔

درخت لرز گئے۔ پتوں کی آواز مسلسل تھی— مگر ایک سانس غائب تھی۔

ٹیبل... چیئرز... بریف کیس... سب کچھ ویسا کا ویسا تھا— بس نہیں تھی تو ایک سانس،

جو پلٹنے سے پہلے چلی گئی تھی۔

نیچے کچھ گرا تھا—پانی جیسا نہیں تھا،

کچھ اور تھا...

ماحول اب شور بھرا تھا... مگر سننے والا کوئی نہ تھا۔

دور پیچھے آواز پیدا ہوئی اور اس سے بھی پیچھے ایک اور آواز۔

.....

"دکھ بھولنے کے لیے ایک رات کافی نہیں ہوتی... بلکہ بے شمار راتیں بنائی جاتی ہیں صرف ایک دکھ جھیلنے کے لیے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سرد خنکی کی لپیٹ میں لپٹے کنارے پر، شہر کی سڑکیں تھکن سے چور تھیں اور ٹریفک—

ایک پاگل ہجوم کی صورت—ہر سمت چیخ رہا تھا۔

گاڑیوں کے ہارن، بے ہنگم رفتار اور زہریلے دھوئیں کے درمیان وہ دو قدم کسی مقصد کی نہیں،

بلکہ کسی صدمے کی سمت بھاگ رہے تھے۔

ہیر۔۔۔ کمر سے نیچے تک بکھرے، الجھے ہوئے گھنگریالے بال، خلافِ معمول، پرانے کپڑے۔۔۔ جیسے کوئی نہتا جنگجو ہو مگر اندر سے پوری طرح چکنا چور۔

آنسو مسلسل رواں تھے، مگر چہرے پر کوئی تاثر نہیں۔ وہ گاڑیوں کو چیرتی ہوئی سڑک پر یوں دوڑ رہی تھی جیسے کسی قیامت خیز دھماکے کی طرف بڑھ رہی ہو۔ یا شاید...

اسی دھماکے سے خود کو بچانے کی آخری کوشش ہو۔

پیچھے سے گزرتی گاڑیوں کے شیشے ایک لمحے کو اس کے عکس سے لبریز ہوئے پھر اگلے لمحے وہ عکس دھندلا ہو کر کہیں پیچھے رہ گیا۔

وہ رکی نہیں۔ کیونکہ اس کی زندگی میں شاید

رکنے کی کوئی جگہ نہیں بچی تھی—

بس دوڑ تھی، شور تھا اور ایک دکھ...

جو راتوں سے الجھتا جا رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

.....

ایک زوردار جھٹکے کے ساتھ درخت سے ایک بڑا سا شاخ بے آواز گرتا ہے۔اس کے نیچے گرتے ساتھ ہی ایک گولی کی گونج سنائی دیتی ہے،وہ گولی شاخ کے بیچ سے گزر جاتی ہے اور وہ ہڈی والے شخص کے اوپر آن گرتا ہے۔وہ بلبلا اٹھتا ہے۔

تیزاب گرتے ہی اس کے جسم نے جھرجھری لی۔

وہ مائع۔۔۔جو دکھنے میں بے ضرر تھا۔

جہاں جہاں راستہ ملا وہاں وہاں جلد پر پنجے گاڑ لیے

ہاتھ تو جلنا یقینی تھا... مگر چہرہ ہڈی کے پیچھے... تیزاب نے وہاں بھی راستہ بنا لیا۔

کپڑے لڑے، مگر ہار گئے...

پلک جھپکتے میں اس کی جلد کو چیرتا، گلاتا اور پگھلاتا چلا گیا۔

دھوئیں کی پتلی سی لکیر اس کے جلے ہوئے گوشت سے اٹھتی، فضا میں زہر کی مانند پھیل رہی تھی۔۔۔

ابراہیم ایک پل کے لیے بھی نہ مڑا اور بنا کسی تاثر کے آہستہ سے واپس چل پڑا۔ اس کی نظروں میں وہ وحشیانہ سکون تھا جیسے سب کچھ اس کے قابو میں ہو۔ پھر اس کا وجود فوریٹونز میں بیٹھتا دکھائی دیتا ہے۔ پھر اگلے لمحے میں وہ بھی غائب۔۔۔۔

.....

"باس! ہیر تبریز لاپتہ ہو کر واپس منظر پر آچکی ہے۔ پولیس اپنا منہ رشوت لے کر کھولے گی۔ اور ایسا کالا کام ہم نے کبھی کیا نہیں۔"

"عظیم وقاص! ہم نے بے شک برے کام نہیں کیے۔ لیکن اچھے کام کے لیے برا بننے میں کوئی حرج نہیں۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

گاڑی سڑک پر رواں تھی کہ ابراہیم نے یکدم کہا۔

"بختو! بریک لگاؤ۔۔"

(جو اپنے خیالوں میں گم تھا۔ اچانک سے بریک لگاتا ہے۔)

مین روڈ پر گاڑیوں کا ایک اژدھام اپنی اپنی منزل کی جانب سرپٹ دوڑ رہا تھا۔ اسی ہجوم میں سامنے سے دوڈتی، گرتی پڑتی آتی ہیر اچانک سے ابراہیم کی گاڑی سے ایک جھٹکے سے ٹکرا کر زمین پر جا گری۔

سڑک پر اس کے گھنگریالے بال بکھر گئے، اور چہرہ، جہاں سے خون رس رہا تھا، بالوں کی الجھن میں چھپ گیا۔ وہ گاڑی کے عین سامنے بے سدھ پڑی تھی۔

"اوہ۔۔۔۔ شٹ!!!!"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

عظیم جو فرسٹ پیسنجر سیٹ پر بیٹھا تھا،بے اختیار بول اٹھا۔دونوں نے فوراً گاڑی سے چھلانگ لگائی۔

"شٹ۔۔۔شٹ۔۔۔شٹ!!!یار!"

ابراہیم دیوانہ وار اس زخمی وجود کی طرف لپکتا ہے۔

لوگوں کی بھیڑ آہستہ آہستہ جمع ہونے لگی۔

"کون ہے یہ لڑکی؟"

"امیر زادوں نے پھر کسی کی جان لے لی۔"

"پولیس۔۔۔کوئی تو بلائے پولیس۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"پولیس بکاؤ ہے کچھ نہیں کرے گی۔"

اور بھی بہت سی آوازوں کے ساتھ چہ مگوئیاں ہو رہی تھیں۔ لوگ مدد کی بجائے تماشائی بنے کھڑے تھے۔ کچھ نے جلدی جلدی موبائل نکالے۔

"عظیم! پانی لاؤ۔"

"ہیلو! دیکھیں! آپ آنکھیں بند نہ کریں۔ ہم آپ کو ہسپتال لے جا رہے ہیں۔"

ابراہیم نے خون آلود چہرے پر پانی کے چھینٹے ڈالتے ہوئے کہا۔

"عظیم! ایمبولینس کو دیر لگے گی۔ ہمیں یہاں سے نکلنا ہو گا۔"

"باس! آپ لڑکی کو اٹھائیں۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اپنی آنکھیں کھلی رکھیں۔"

ابراہیم دوزانو زمین پر بیٹھ گیا اور اپنی جیب سے ایک سیاہ رومال نکال کر لڑکی کے سر پر رکھا اور پھر اسے اٹھالیا۔

"باس! میں گاڑی چلاتا ہوں۔"

"ٹھیک ہے... عظیم... جلدی کرو!"

چہرے پر جمے خون کی لکیریں اب ایک عارضی نقاب کی طرح اس کے چہرے پر ساکت ہو چکی تھیں۔

سب سلو موشن میں ہو رہا تھا۔

گاڑیاں بختو پیچھے کروا کر راستہ بنوا رہا تھا۔

جمع شدہ لوگ جا رہے تھے۔ چند ہاتھ بڑھا بڑھا کر باتیں کر رہے تھے۔ بڑے لوگوں کی شان میں بہت کچھ کہہ رہے تھے۔

سیٹ پر پڑے بلیک کشن پر ہیر کا سر اور اکٹھی کی گئی ٹانگیں' پاؤں ابراہیم کی ٹانگوں سے مس ہو رہے تھے۔

"باس! میڈیا آ گئی!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم چلو! ان کو بعد میں دیکھ لیں گے۔"

ابراہیم نے اپنا ہاتھ بڑھا کر ہیر کے سر پر رکھے رومال کو دبایا، اس کی نظریں اس بے تاثر، خون آلود چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔

گاڑی بھاگتی ہوئی ہسپتال کے باہر جا رکی۔

"سٹریچر!سٹریچر!پلیز جلدی لائیں۔"

ہسپتال میں داخل ہوتے ہی عظیم پریشانی کے عالم میں بلند آواز سے کہتا ہوا آگے بڑھا۔

ابراہیم ہیر کو اٹھائے ہوئے تھا،بال اور ہاتھ بے جان لٹک رہے تھے۔اب وہ اسے سٹریچر پر لٹا رہا تھا۔

"باس!میڈیا آگئی ہے،ہسپتال تک۔آپ یہیں رکیں،میں ان کو سنبھالتا ہوں۔"

ہسپتال میں دواؤں کی مخصوص بو پھیلی ہوئی تھی۔نرس سٹریچر کو بڑی مہارت سے دھکیل رہی تھی۔آس پاس زیادہ رش نہیں تھا۔ہسپتال صاف ستھرا اور نظم و ضبط کا مرقع تھا۔

سٹریچر ایمرجنسی وارڈ میں داخل ہوا۔

ابراہیم نے اپنی خون آلود ہتھیلیوں کو دیکھا۔

"دیکھیے! یہاں ایمرجنسی ہے۔ یہ محض ایک حادثہ ہے اور کچھ نہیں۔"
عظیم نے میڈیا کو ہاتھ کے اشارے سے روکتے ہوئے کہا۔

"سر! کیا آپ اسے محض ایک حادثہ قرار دے سکتے ہیں؟"

"سر۔۔۔اس کو حادثہ کا نام نہ دیں؟"

"کیا ابراہیم عبید اب سڑکوں پر حادثات کرنے اور جان لینے کا اختیار بھی رکھتا ہے؟"
میڈیا والے یکے بعد دیگرے عظیم پر سوالات کی بوچھاڑ کر رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"دیکھیں!اس میں کوئی سازش نہیں ہے۔میں آپ کو بتا رہا ہوں۔یہ ایک حادثہ ہے۔"

"سر! آپ ہم سے کچھ چھپا رہے ہیں۔یہ ایک لڑکی کی زندگی کا سوال ہے۔"

"اور سر... کیا وہ بچ جائے گی یا آپ لوگوں کی امیریت کی بھینٹ چڑھ جائے گی؟"

سوال پر سوال کرتی میڈیا اب حد سے تجاوز کر رہی تھی۔

عظیم باری باری سب کو جواب دے رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

.....

ریسرچ لیب کے اس مبہم ماحول میں جاسوسی کھوج کی سرسراہٹ ہوا میں رچی بسی تھی،

تین وجود محو تھے۔

دحدہ—سیاہ ٹی شرٹ کی اوپر بٹن شرٹ پر قرمزی پھولوں کی قبا،ڈھیلی ڈھالی جینز،گلے میں دھاتی زنجیروں کا رقص اور کان میں ایک چمکتی ہوئی بالی۔

دوسرا ارحام—آف وائٹ جینز کے ساتھ گہرے سلیٹی رنگ کی بٹنوں والی شرٹ اور اس کے گھنگریالے بال ایک منظم پونی ٹیل میں قید۔

اور تیسری ایک پر سرار ہستی جو ریڈ ہڈی گاؤن میں کھڑی تھی۔

اس ساکت منظر کو اس ہڈی پوش نے اپنی آواز کی لہر سے توڑا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہمارے پاس ابراہیم کی دو ویڈیوز ہیں۔"

پھر ایک ناگہانی انکشاف ہوا۔

"ویڈیو کرپٹ ہے۔ نہیں!معاف کیجیے...وہ فائل ہی کرپٹ ہے،چل نہیں رہی۔"

دحدہ لیپ ٹاپ کی سکرین پر اپنی نظریں جمائے ہوئے تھا،یکدم بول اٹھا۔

"یہ ناممکن ہے۔میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھی تھیں۔دو تھیں اور میں خود انہیں لے کر آئی تھی۔اس معاملے میں مذاق کا کوئی شائبہ تک نہیں ہے۔

دحدہ تمہارا دماغ ٹھیک ہے؟"

ہڈی پوش لڑکی نے کہا،اس کی لہجے میں حیرت نمایاں تھی۔

"میں نے خود آتے ہوئے ان ویڈیوز کی تصدیق کی تھی۔"

"تم دونوں لڑنا بند کرو!کیا تم راستے میں کہیں رکی تھی یا کہیں اپنا بیگ رکھا تھا؟"

ارحام نے اب مداخلت کی،اس کا جسم دحدہ کی طرف جھکا ہوا تھا۔

"نہیں!میں سیدھی آفس سے یہاں آئی ہوں۔"

"پین ڈرائیو لانے سے پہلے بیگ کہاں تھا؟"

ارحام نے دوبارہ سوال داغا۔

"میز پر۔"

گویا ایک لفظ میں کہانی ختم کر دی۔

اب وہ ارحام اور دحدہ کے قریب آئی۔

"اسی لمحے وہ غائب ہوئی ہے۔اس کا کیا مطلب ہوا؟"

"کسی نے اس ڈرائیو کو آفس کی کوئی خفیہ چیز سمجھ کر چرا لیا ہے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تمہیں واپس آفس جانا ہو گا اور بغیر کسی کو بتائے وہ پین ڈرائیو ڈھونڈنی ہو گی۔"

دحدہ نے خالی پین ڈرائیو اس کی طرف بڑھاتے ہوئے حکم دیا۔

اور پھر اس جدید دور کی تجربہ گاہ میں ایک گہری خاموشی چھا گئی جو اس غائب شدہ پین ڈرائیو کے گرد لپٹے ہوئے اسرار کی عکاس تھی۔ تینوں وجود ساکت تھے۔ ان کے ذہنوں میں سوالات گھوم رہے تھے۔ جن کے جوابات ابھی پردے کے پیچھے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

.....

"ہیر کے گھر سے ایک چٹھی آئی ہے... شاید ہمارے لیے چھوڑی گئی ہے۔"

سفید ریشمی پردوں کی ہلکی ہلکی لہروں کے درمیان، سلگار کے دھویں میں لپٹے کمرے کی فضا میں ایثار کی آواز مدھم سرگوشی کی طرح پھیلی۔

یرمان نے سلگتے ہوئے سلگار کا ایک گہرا کش لیا اور دھویں کے مرغولوں میں کھویا ہوا چہرہ ایثار کی طرف موڑا۔

"دکھاؤ! بلکہ پڑھ کر سناؤ... کیا لکھا ہے؟"

ایثار نے قدرے ہچکچاتے ہوئے کاغذ کھولا، آنکھوں میں الجھن تھی۔

"میں سب کچھ لے کر اس دنیا سے جا رہی ہوں۔ ڈھونڈنا بے کار ہے۔ میں نے سب کچھ جلا دیا ہے۔ میرا اس دنیا میں کچھ بھی نہیں بچا۔ میں مزید زندہ نہیں رہنا چاہتی۔ جو لوگ بھی کھوج میں ہیں، وہ اپنا وقت ضائع نہ کریں۔

[ہیر تبریز دلاور]"

کمرے میں ایک گہرا سکوت طاری ہو گیا۔ سلگار کی راکھ ایک بے حس قطرے کی طرح فرش پر گری۔

"کیا؟"

یرمان کی آنکھوں میں زخمی پن ابھرا۔

"وہ ہمیں نہیں جانتی تو یہ چھٹی کس لیے چھوڑی ہے۔"

"شاید اسکا تعاقب کار کوئی اور ہو۔ اور یہ ہمارے ہاتھ لگ گئی یرمان صاحب... ہیر لاپتا ہے۔ میں نے ہر گوشہ چھان مارا ہے۔ ہمارا پریشان ہونا یا نہ ہونا، اب ایک جیسا ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ اب کرنا کیا ہے؟"

ایثار نے آہستگی سے جواب دیا۔

یرمان نے چند لمحے خاموشی اختیار کی۔ پھر سر جھٹکا اور سرد لہجے میں بولا۔

"مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا... تم جاؤ! مزید کھوج لگاؤ... اور جب تک میں نہ بلاؤں۔۔۔ مجھے کوئی ڈسٹرب نہ کرے۔"

یہ کہہ کر وہ آہستہ سے ایک سفید پردہ سرکاتا ہے۔ پردے کے پیچھے ایک قدیم طرز کا دراڑوں سے کراہتا ہوا دروازہ تھا۔ یرمان دروازہ کھولتا ہے اور خاموشی سے ایک اور وسیع و عریض کمرے میں داخل ہو جاتا ہے۔

دروازہ پیچھے سے آہستہ سے چرچراتا ہے۔

ایثار خط میز پر رکھ کر جا چکا تھا۔

کمرے میں موجود اشیاء — گھڑی، چنبیلی کے پھول، پردے، دھواں — سب جیسے اس لمحے کو اپنی آنکھوں میں قید کر چکے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

.....

ایمرجنسی وارڈ کے دوہرے دروازوں سے دو قدم باہر نکلے۔

نہ صرف قدم بھاری تھے بلکہ ان سے نکلنے والی چاپ میں اضطراب کی جھلک تھی۔

ایک بھدی سی، پستہ قد خاتون—ڈاکٹر کوٹ میں لپٹی، چہرے پر جھوٹی مصروفیت سجا کر کھڑی تھی—نگاہ باری باری ابراہیم اور عظیم پر ڈالی۔

"ڈاکٹر! پلیز بتائیں، پیشنٹ کیسی ہے؟ کوئی خطرہ تو نہیں؟"

عظیم ہولے سے بولا جبکہ ابراہیم کی نگاہوں کا وزن پہلے ہی ڈاکٹر کے چہرے پر جم چکا تھا۔

"سوری"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ڈاکٹر کی آواز کسی پتھریلی راہ سے گزرتی سیدھی دل میں لگی۔

"وہ اپنی یاداشت کھو چکی ہیں۔"

ابراہیم کا ہاتھ بے ساختہ جیل لگے بالوں پر پھسلا۔ وہ ایک قدم پیچھے ہٹا۔

"جی... ابراہیم صاحب۔ چوٹ گہری تھی، دماغ پر جھٹکا شدید آیا ہے۔ تھوڑا ریسٹ کرے گی، ہوش میں آجائے گی۔ ڈسچارج ممکن ہے مگر..."

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس نے رک کر ایک نگاہ پھر پیچھے کی طرف پھینکی۔

"ایم آر آئی۔۔۔۔ کی رپورٹ شام سے پہلے ضروری ہے۔"

یہ کہتے ہی وہ تیز قدموں سے نکل گئی۔

"عظیم وقاص! یہ... یہ غلط ہوا ہے۔ فوراً کچھ کرو۔ پولیس، میڈیا، اشتہار — جس سے پتہ چلے کہ وہ کون ہے، کہاں سے ہے؟"

عظیم نے اثبات میں گردن ہلائی۔

"او-کے باس! تصویر لے کر فوری کام شروع کرتا ہوں۔"

"رکو...!"

ابراہیم نے کھڑکی کی طرف نظر دوڑائی۔

"میں خود دیکھتا ہوں اسے۔۔۔۔"

"او-کے باس!" عظیم ایک طرف ہٹ گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کمرے میں خالی پن تھا۔

صرف مشینوں کی "ٹک... ٹک... ٹک"

اور ڈرپ سے گرتے قطرے کی ہلکی سی "ٹپ... ٹپ"۔

بیڈ پر لیٹی وہ لڑکی... سفید چادر میں لپٹی، چہرہ سکون کی چادر میں ڈوبا ہوا۔ ڈرپ کا سرا اس کے نازک ہاتھ سے جڑا تھا جس پر ماضی کی گرفت ٹوٹی ہوئی محسوس ہوتی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ابراہیم نے دروازہ آہستہ سے کھولا، اندر قدم رکھا،
ایک نظر چاروں طرف ڈالی اور بیڈ کے پاس پڑی کرسی پر بیٹھ گیا۔
آنکھوں میں حیرت، الجھن اور کوئی ان کہی سی تڑپ تھی۔

ہیر کا چہرہ دائیں طرف مڑا تھا جہاں مشینیں دھڑکنوں کی نگرانی کر رہی تھیں۔

"آہ۔۔۔"

اچانک ایک ہلکی کراہ۔۔۔سے وہ ہاتھ ماتھے پر لے گئی،جہاں موٹی بینڈیج تھی۔پلکیں جیسے یادداشت کی تہہ میں کچھ ڈھونڈنے لگیں۔

آنکھیں نیم وا ہوئیں اور ابراہیم کی طرف ٹھہر گئیں۔

پل بھر کو وقت رک گیا۔ابراہیم کی نگاہوں اور اس کی انجان آنکھوں کے درمیان ایک انجانی خاموشی در آئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسی لمحے دروازہ دوبارہ کھلا۔

ڈاکٹر گل رانا اندر داخل ہوئی ایک نرس پیچھے پیچھے تھی۔

"سسٹر!برین مشین کی رپورٹ فوراً تیار کرو۔ایم آر آئی کا رزلٹ شام سے پہلے چاہیے۔میں ڈسچارج پیپر اسی کے ساتھ سبمٹ کروں گی۔"

نرس اثبات میں سر ہلاتی ہوئی فائل لے کر باہر نکل گئی۔

ابراہیم نے نظریں پلکوں کے اس پار مقید آنکھوں پر گاڑ دیں۔

وہ لڑکی... جو شاید اپنا نام بھی بھول چکی تھی۔

مگر ابراہیم اس پل سے اس نام کی تلاش میں تھا۔

"کیسا محسوس کر رہی ہیں آپ؟ کوئی درد، کوئی تکلیف جو بھی کہیں بھی محسوس کریں تو ابھی بتا دیں۔۔۔"

ڈاکٹر گل رانا رپورٹ اٹھائے بنا دیکھے بول رہی تھی۔

"آپ کون ہیں؟ اور میں یہاں کیسے؟"

ہیر جو اپنا دماغی توازن کھو بیٹھی تھی۔ دھیمے لہجے میں بولتی ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"آپ میرے ساتھ ہیں۔باقی باتیں گھر ہوں گی۔ آرام کریں۔"

ابراہیم کہتے ہی کھڑا ہو کر ڈاکٹر گل رانا کے مقابل آچکا تھا۔

"مسٹر ابراہیم! پندرہ منٹ تک آپ لے جاسکتے ہیں۔ میڈیسن آپ ٹائم پر دیتے رہیے گا۔ جلد بحال ہو جائیں گی۔"

ہیر اب دوسری طرف دیکھ رہی تھی۔

ابراہیم اور گل رانا جا چکے تھے۔

کمرہ پر سکون نہیں تھا۔ایک انجانہ سا ماحول تھا۔بے رونق سی آنکھیں نا آشنا سے چہرے

•••••

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ہاسپٹل کے سرد، بے جان کوریڈور میں فلور پر لگی سفید لائٹس ایسے جل رہی تھیں جیسے ہر بلب نے کسی راز کو دیکھا ہو—اور اب روشنی دے کر چھپانے کی کوشش کر رہا ہو۔

ابراہیم بلیک کوٹ کے کالر کو ہلکا سا اوپر کرتے ہوئے قدم بہ قدم کوریڈور کی سمت بڑھ رہا تھا۔ عقب سے عظیم تیز قدموں سے آتا نظر آیا—مگر چہرے پر بے چینی کے سائے نمایاں تھے۔

"باس..."

آواز دھیمی تھی۔

ابراہیم رکا مڑا نہیں، آنکھیں تھکن زدہ تھیں۔ عظیم فوراً آگے بڑھا اپنے مخصوص باادب انداز میں ہاتھ باندھے، جیسے اگلا جملہ عبادت کا ہو—مگر حقیقت، گناہ کا ایک حصہ تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"راستہ صاف ہے... میڈیا کو مین گیٹ پر الجھا دیا گیا ہے۔ ہم بیک ڈور سے نکل سکتے ہیں... کسی کو خبر نہیں ہوگی کہ آپ کسے ساتھ لے جا رہے ہیں۔"

اس کی ہلکی سبز آنکھوں میں چند لمحوں کے لیے گہرا دھند لاپن ابھرا۔

عظیم نے ایک لمحہ توقف کیا پھر وہ آہستہ سے بولا۔

"گھر میں کمرہ تیار کروا دیا ہے۔ رخشندہ میڈم کو شاید اعتراض ہو... لیکن سٹاف کو ہدایت دے دی گئی ہے— کہ یہ لڑکی لندن سے آئی ہے، ایکسیڈنٹ میں یادداشت کھو چکی ہے اور آپ..."

ابراہیم نے آئی برو اچکائی۔

عظیم نے پلکیں جھکائیں، ہونٹ سخت کیے اور بمشکل کہا۔

"... آپ ان کے منگیتر ہیں۔"

جملہ ہسپتال کی دیواروں سے ٹکرا کر جیسے واپس آیا ہو۔ ابراہیم نے گہرا سانس لیا، ایک لمحے کو خاموشی چھا گئی۔ پھر وہ آہستگی سے بولا—

"جب تک حقیقت کھل نہ جائے، دنیا کو یہی جاننے دو... کچھ سچ۔۔۔ وقتی جھوٹ کا سہارا لے کر ہی زندہ رہتے ہیں۔"

عظیم نے اثبات میں سر ہلایا۔ جیسے اس فلسفی مصلحت کو قبول کر رہا ہو۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ابراہیم ایک بار پھر چلنے لگا—ایک ہاتھ جیب میں،دوسرا ہوا میں ہلکے سے اٹھا کر ہیر کے کمرے کی طرف اشارہ کیا۔

"بس!یاد رکھو—وہ اب ہمارا راز ہے...اور راز یا تو دفن کیے جاتے ہیں...یا قتل کر دیے جاتے ہیں۔"

دیوار پر لگا دل کی دھڑکن کا مانیٹر "بیپ...بیپ..." کرتا رہا—جیسے ہر بیپ میں کوئی سرگوشی چھپی ہو۔

کسی ہیر کے ماضی کی۔

کسی ابراہیم کے گناہ کی۔

یا پھر شاید۔۔۔۔۔۔

.....

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لاہور کی شام کسی بوڑھی دادی اماں کی ادھ کھلی آنکھوں جیسی تھی جو ایک دردناک قصہ سنانے کو بے چین ہو۔

دور کسی بلڈنگ کے پیچھے سورج ایسے ڈوب رہا تھا جیسے کوئی بادشاہ ہار مان کر محل کے دریچوں میں چھپ گیا ہو۔ سڑک پر ٹریفک کا شور نہیں، فقط گاڑیوں کی آواز تھی۔

تین گاڑیاں دھول اڑاتی ماضی کے سائے پیچھے چھوڑتی تیز رفتاری سے شہر کی خاموش سڑک پر دوڑ رہی تھیں۔

درمیانی گاڑی میں...

ابراہیم! جو ہر بات پر خاموش رہ کر دشمن کو بے چین کر دیتا تھا۔

عظیم! ایک وفادار سائے کی طرح۔

اور... ہیر!

جو اس وقت لفظ "وجود" کی تعریف خود تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسپتال سے دو دن بعد وہ بالآخر ڈسچارج ہو گئی۔ چوٹوں کے اثرات کم ہو چکے تھے، بازوؤں پر رسیوں کے کچھ معمولی نشان باقی تھے جو کہ تقریباً چھپے ہوئے تھے۔ اسے آرام دہ لباس فراہم کیا گیا تھا۔

بلیک پینٹ، وائٹ کوٹ، سادہ سی خاموشی اور آنکھوں میں ایک خلا...

"مہیزہ کو اندر لے آؤ۔۔۔"

(دو دن کے بعد مہیزہ کا لقب دے دیا۔ ہونہہ)

"او-کے باس۔۔۔!"

گھوڑے کے جیسے شور کرتی گاڑیاں اب پورچ میں ترتیب سے رک گئی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ابراہیم بغیر کسی طرف دیکھے گاڑی سے اترا اور بائیں ہاتھ سے کوٹ کے کالر کو درست کرتا ہوا اندر کی جانب بڑھ گیا۔

"Madam Mahiza!

آپ اس طرف سے آئیں۔"

عظیم نے دروازہ کھولا جیسے کوئی بہت قیمتی چیز لے کر آرہا ہو۔

وہ لڑکی جس کے اڑتے ہوئے گھنگریالے بال، ماضی کی ادھوری کہانی سنا رہے تھے...
جو گرز پہنے، وجود میں تھکن لیے، قدموں کی رفتار میں ہچکچاہٹ اور نظر میں انجان دنیا کا عکس لیے آہستہ آہستہ سیڑھیاں چڑھ رہی تھی۔

"آئیے۔۔۔ آئیے۔۔۔"

عظیم نے خوش اخلاقی کا لبادہ اوڑھ رکھا تھا۔

مگر جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئی فضا کا رنگ بدل گیا۔ سامنے ہال میں مخملی صوفے پر رخشندہ بیٹھی تھی۔ سرخ ساڑی، کانوں میں ریڈ تھریڈ جھمکے، گلے میں گولڈ پینڈنٹ اور ہاتھوں میں پتھر جڑی انگوٹھیاں—بال لمبے، سلیقے سے سنوارے ہوئے۔ چہرے پر وہی اعتماد جو آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر آتا ہے۔

رخشندہ نے ہلکی سی نظر دوڑائی اور اپنے خوبصورت ابرو تن کر بولی۔

"عظیم یہ کون محترمہ ہیں؟

جو یونہی میرے گھر میں چلی آئیں؟"

"میڈم! یہ باس کی منگیتر ہیں۔

حادثے کے بعد یادداشت کھو چکی ہے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

عظیم نے آداب کے ساتھ جواب دیا۔

رخشندہ کی بھنویں مزید چڑھ گئیں، گویا دل کی کسی رگ پر طنز کی انگلی رکھ دی ہو۔

"یہ کب ہوا؟ فیانسی یا صرف گرل فرینڈ؟"

"میڈم... جو میں نے بتایا، وہی سچ ہے۔"

"او-کے... نو پرابلم!"

رخشندہ نے طنزیہ مسکرا کر جواب دیا۔

"میڈم مہیزہ! آپ میرے ساتھ چلیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مہیزہ نے دونوں کو ایک نظر دیکھا—خالی آنکھوں سے جیسے وہ کوئی مجسمہ ہو جسے دیکھنے والے خود اس کے ہونے سے بیزار ہوں۔

اوپر والا کمرہ... کچھ خاص تھا۔

بلیک تھیم مگر بیڈ شیٹ سرخ،ڈریسنگ ٹیبل بھی سرخ—جیسے کسی نے جان بوجھ کر وہاں شدت بھر دی ہو۔

"یہ آپ کا کمرہ ہے۔ ہر چیز موجود ہے۔
بیل سائیڈ پر ہے، کچھ چاہیے تو بس ایک کلک۔"

عظیم نے مختصر الفاظ میں ہدایت دی۔

اور پھر دروازہ بند ہو گیا۔

مگر ہوا میں جو باقی رہ گیا... وہ تھا خاموشی کا شور، حسد کی بو اور آنے والے طوفان کی چاپ۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دیواریں ایسی جیسے کسی نے رات کو قید کر لیا ہو۔

فرش پر بچھا قالین خون کی بوندوں جیسا سرخ۔

کمرے میں گنتی کی چیزیں تھیں—اور وہ بھی سرخ وسیاہ جیسے کسی نے موت کی خوشبو کو رنگ میں بدل دیا ہو۔

اور اس سیاہی کے بیچ ایک وجود تھا—معصوم، بے خبر اور حیرت زدہ۔

وہ لڑکی جو اب "مہیزہ" کہلاتی ہے، خود کو آئینے میں دیکھتی ہے جیسے آئینہ بھی یہ جاننے کی کوشش کر رہا ہو کہ—یہ کون ہے؟

یادداشت؟

ری سیٹ۔

نام؟

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کٹی ہوئی فلم۔

فیملی؟

تصور سے بھی باہر۔

اس کا دماغ خالی کاغذ تھا۔

آنکھیں...

ہر شے کو یوں دیکھ رہی تھیں۔ جیسے کوئی نوزائیدہ بچہ رنگوں کو پہلی بار دیکھتا ہے۔

لیکن یہاں رنگ نہیں تھے—صرف سرخ،سیاہ اور خاموشی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کھڑکی کے باہر چاند اپنی روشنی بادلوں کو چیر کر بھیج رہا تھا۔

جہاں وہ کھڑی تھی،چاندی کی مورتی بنے جیسے کسی دوسری صدی کی عورت۔

"پتہ نہیں، حقیقت میں میں کہاں ہوں..."

وہ خود سے کہتی ہے۔

کمرے میں موجود سرد ہوا، دسمبر کی کاٹتی ہوئی ٹھنڈ اس کی جلد کو چھونے کی کوشش کرتی ہے۔

یہ راج محل، یہ بیڈ روم اور پر سکون سی تباہی سب کسی ایسے راز کو چھپا رہے تھے جو مہیزہ سے جڑا تھا۔ مگر وہ خود ہی اس سے ناواقف تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

.....

دسمبر کے دن چھوٹے ہو چلے تھے اور راتیں طویل۔۔۔ تلخ، سرد اور سوچوں سے لبریز۔

ٹھنڈی ہوائیں گواہ تھیں کہ خاموشی کبھی کبھی چیخوں سے زیادہ شور مچاتی ہے۔ دھند میں لپٹا ہر منظر بے آواز سسکی جیسا تھا۔ دسمبر صرف موسم نہیں، ایک کیفیت ہے... اور کیفیتیں کبھی کیلنڈر نہیں دیکھتیں۔

شاعری، چائے، جدائی، ہرجائی اور نامکمل محبتیں... سب اپنے حصے کی سنجیدگی لیے سڑکوں پر بکھری تھیں۔ کچھ لوگ زندگی کی ٹھوکر سے ہوش میں آئے، کچھ نے اب بھی اپنی غلطیوں کو "قسمت" کہہ کر معاف کر رکھا تھا۔ اور باقی؟ باقی وہ تھے جو محبت کو "حادثہ" اور جدائی کو "تحریر" مان چکے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ڈی ایچ اے کی وہ پرشکوہ سڑک... جہاں رات کے سناٹے میں کچھ گاڑیاں یوں گزرتی تھیں جیسے اپنے راز سنبھالے ہوئے ہوں۔ اور سڑک کے کنارے پر تھا وہ گھر۔۔۔

نہیں۔۔۔!"راج محل" اپنی مکمل ہیبت اور پرشکوہ جاہ و جلال کے ساتھ کھڑا تھا۔

سیاہ، مکمل سیاہ عمارت۔۔۔دو کنال کا وہ راج محل جو روشنیوں کے باوجود اپنی تاریکی سے چمکتا تھا۔

مارکوئینا بلیک ماربل پر پڑتی لائٹس یوں جھلملاتی تھیں جیسے کسی بہت ہی خاموش احتجاج کی چمک ہو۔

دروازہ کھولنے سے پہلے ہی محسوس ہو جاتا کہ یہ عام جگہ نہیں۔۔۔یہ ابراہیم کی دنیا ہے۔

جہاں ہر اینٹ، ہر پردہ، ہر در و دیوار کا ایک الگ مزاج ہے اور سب ابراہیم کے زیرِ فرمان۔

پورچ میں کھڑی گاڑیاں اس کے ذوق کی عکاسی ہیں۔

گھاس ایسی کہ قدم رکھتے ہوئے گناہ کا سا احساس ہو۔

"اس گھر میں تین چیزیں ہمیشہ قیمتی رہی ہیں۔ سکون، سچائی۔۔۔اور ابراہیم۔"

(اگرچہ ان تینوں میں سے دوسری دو چیزیں یہاں اکثر گم ہی رہتی تھیں۔)

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مرکزی دروازہ دائیں طرف ہے۔ گھر کے اندر داخل ہوں تو سامنے ہال نما لاؤنج—شان سے جڑا اسکوت اور سکوت میں لپٹی دیواریں جو قیمتی پینٹنگز سے سوال پوچھتی ہیں؛"زندگی اتنی خوبصورت کیوں دکھتی ہے، جب اندر ویرانی ہو؟"

رخشندہ کا کمرہ بائیں جانب تھا—جہاں دیواروں نے سب کچھ سنا، مگر زبان کبھی نہ کھولی۔

ساتھ گیسٹ روم۔

دائیں طرف کچن ساتھ ایک اور بند کمرہ۔

سیڑھیاں گولائی میں ہیں—

دوسری منزل پر چار کمرے ہیں دو دائیں دو بائیں جیسے فرسٹ فلور میں بھی چار، دو دائیں دو بائیں۔

تین اکثر بند رہتے ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دوسری منزل کے وسط سے سیڑھیاں تیسری منزل کو جاتی ہیں۔

اس میں دو بڑے بڑے کمرے ہیں۔ایک ڈارک روم (ریڈ روم) جو صرف ابراہیم کا ہے اور ابراہیم کے علاوہ صرف عظیم وقاص کو اندر جانے کی اجازت ہے۔

دوسری طرف ایک سٹڈی روم ہے۔جس میں بہت سی کتابیں ریکس میں،ریکس دیواروں میں نصب ہیں۔درمیان میں ایک ٹیبل'ٹیبل کے سامنے آفس چیئر اور پیچھے دو ریلیکسنگ صوفے پڑے ہیں۔کمرے میں جامنی رنگ کی روشنی ہوتی ہے۔

دوسری منزل کا دائیں طرف کا دوسرا کمرہ۔۔۔جہاں ابراہیم رہتا ہے۔وہ مرد جو سائے کی طرح ہے۔خاموش،مگر مکمل۔شاید۔۔۔پرسکون،شاید نہیں۔

پردے آدھے کھلے ہیں چاند کی روشنی اندر جھانکنے کی جسارت کر رہی ہے۔

ابراہیم کھڑکی کے قریب کھڑا تھا،جیب میں ہاتھ،نگاہیں آسمان کی سمت اور زبان خاموش۔

پیچھے کھڑا عظیم وہ واحد انسان جسے اس خاموشی کی زبان سمجھنے کا فن آتا ہے۔

"باس... رخشندہ میڈم شاید کچھ کھوجنے کی کوشش کر رہی ہیں۔"

"انہیں صرف وہی کچھ ملے گا، جو میں چاہوں گا۔
باقی سب پرانے رازوں کی طرح دفن ہیں۔۔۔اور دفن رہیں گے۔"

"باس! بھابھی۔۔۔یعنی ہیر میم غائب ہیں۔بار بار اور یہ عام بات نہیں۔"

ابراہیم کی مسکراہٹ میں ایک تلخی در آئی جیسے کسی نے پرانے زخم کو ہولے سے چھیڑ دیا ہو۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہیر جب بھی جاتی ہے۔۔۔ کچھ لے کر آتی ہے۔
لیکن کبھی کبھی وہ خود بھی کچھ کھو آتی ہے۔"

عظیم کو حوصلہ ملا۔۔۔ چلو اب موقع پہ چھکا۔

"باس ایک اور بات ہے۔۔۔ فورٹ منرو پر جب حادثہ ہوا، آپ مسکرا رہے تھے اور ہم نے ایسا کچھ کیا ہی نہیں تو۔۔۔"

اب کی بار ابراہیم نے نظریں ہٹائیں اور پوری سنجیدگی سے عظیم کی جانب مڑا۔
"حادثے... وہی کرتے ہیں جو پیچھے ہٹنے کا فن نہیں جانتے۔
میں پیچھے نہیں ہٹتا عظیم۔۔۔ میں پار کر جاتا ہوں۔"

"لیکن تبریز دلاور کے قتل کے وقت؟ باس۔۔۔ آپ نے میری بات ان سنی کر دی۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"جب تم بول رہے تھے، تب میں سن رہا تھا۔۔۔

لیکن وہاں صرف ہم دونوں نہیں تھے۔ وہاں کوئی اور بھی تھا جو آواز سے پہلے پہنچ چکا تھا۔"

عظیم کی گردن جھک گئی لیکن ابراہیم کی بات ختم نہیں ہوئی تھی۔

"ذہن نشین کر لو عظیم وقاص!

تم جو دیکھتے ہو، وہ تمہاری آنکھیں دکھاتی ہیں۔

میں جو دیکھتا ہوں۔۔۔ وہ میری خاموشی دکھاتی ہے۔"

سیاہ کمرے میں وہ دونوں خاموش کھڑے تھے۔

ایک وہ جو سب کچھ جانتا تھا۔۔۔

اور دوسرا وہ جو سب کچھ جاننے کا حوصلہ رکھتا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"مجھے کچھ نظر نہیں آیا،باس..."

"جو تم نہیں دیکھ سکتے... میں دیکھ لیتا ہوں۔ جو تم محسوس نہیں کر سکتے،میں ان کے بیچ سے گزر جاتا ہوں۔"

کمرے میں گھڑی کی ٹک ٹک کے سوا کچھ نہ تھا۔

یہ صرف منظر نہیں... یہ ایک دروازہ ہے۔

ایسا دروازہ جو ایک بار کھل جائے تو بند کرنے کے لیے پورا دل جلا دینا پڑتا ہے۔

.....

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

دسمبر کی ہلکی دھوپ برگنڈی رنگ کی اس آٹھ منزلہ عمارت کی کھڑکیوں پر پڑ رہی تھی جیسے کوئی نرم ہاتھ کسی ضدی بچے کو سہلا رہا ہو۔

عمارت، ہمیشہ کی طرح اپنے وقار اور خاموش طاقت کے ساتھ شہر کی مصروف فضا میں الگ سی چمک رکھتی تھی۔ نیچے کیبنز میں بیٹھے لوگ، زندگی کے حساب کتاب میں جھکے، کاغذوں کے پیچھے اپنے خواب دفنا رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سیاہ دروازے پر دھیرے سے دستک ہوئی—

"مے آئی کم ان سر!"

دروازے میں کھڑی لڑکی سفید پینٹ شرٹ میں ملبوس تھی۔ مناسب قد، سادہ سا حلیہ اور لہجے میں وہی پرانی جھجک۔

ابراہیم نے گردن موڑ کر اسے ایک نظر دیکھا۔

لمبی قامت والا،سیاہ بالوں والا ہینڈسم تیار شدہ بندہ اور چہرے پر پرکشش سختی جس میں رحم کی گنجائش نکالنا کسی ماؤنٹ ایورسٹ پر سلائی کرنے جیسا ہوتا۔

"یس!!!"

زہرا اندر داخل ہوئی۔ قدم چھوٹے مگر ارادے بڑے تھے۔

"سر!وہ...میں..."وہ کہتی رک گئی۔

"اگر بولنا نہیں آتا تو پہلے سیکھو،نوکری بعد میں مانگنا!"

ابراہیم نے کرسی سے ہلکا سا جھٹکا لیتے ہوئے جواب دیا اور میز پر رکھا لیپ ٹاپ بیگ اٹھا لیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

زہرا نے ہولے ہاتھوں سے فائل میز پر رکھی۔

"سر! مجھے اس نوکری کی اشد ضرورت ہے۔ آپ نے فائر کیا تھا۔ لیکن میں واپس آنا چاہتی ہوں۔ پلیز..."

"زہرا گل... میں نے آپ کو فائر کیا تھا۔ یاد ہے ناں اور اب یہاں دوبارہ دیکھ رہا ہوں۔ دنیا میں سہی، میرے آفس میں تو نہ دکھتیں۔"

صدا کا کھڑوس۔۔۔ ہونہہ!

زہرا نے ایک لمحے کو خاموشی اختیار کی پھر بے اختیار اس کے ہاتھ میں موجود لیپ ٹاپ پر نظر پڑی۔ اور پھر دوسرے پر۔

"سر! آپ کے پاس ایک آئی ٹریکنگ لیپ ٹاپ ہے... تو یہ دوسرا کہاں سے آیا؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ابراہیم کے لبوں پر ایک خفیف سا تبسم ابھرا جو بظاہر نرم تھا۔

"انٹرسنگ! مس زہرا گل۔۔۔ سپرب!"

وہ کرسی سے اٹھا، میز کے پاس آ کر کھڑا ہوا۔ ایک ہاتھ میز پر، دوسرا جیب میں۔

"ابھی آپ کو نوکری چاہیے تھی... اور اب اچانک تجسس جاگ گیا؟ یعنی غلطی بھی آپ کی، معصومیت بھی آپ کی اور سوال بھی آپ کا؟"

زہرا نے خود کو سنبھالا، انداز میں ہلکی سی بے چینی شامل ہو چکی تھی۔

"سر! میرا مطلب ہے کہ آپ دو لیپ ٹاپ کیوں استعمال کرتے ہیں؟"

ابراہیم نے سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھا پھر جیسے طنز کا تڑکا لگاتے ہوئے بولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جی! آپ کی طرح ہر جگہ ڈبل ڈیوٹی دے سکتا ہوں۔ آپ گھر اور آفس میں بیک وقت فری، میں گھر اور آفس میں بیک وقت بزی۔ جیسے آپ کا دل دو طرف، ویسے میرا کام دو طرف۔"

زہرا نے بے ساختہ لب کاٹے۔ لمحہ بھر کو اس کی گھبراہٹ میں کمی آئی تھی۔

ابراہیم کھڑکی کی طرف پلٹا اور دھوپ میں بھیگتی سڑکوں کو تکنے لگا۔ پھر بہت ہولے مگر وزنی لہجے میں بولا۔

"شاید تمہیں اب نوکری کی ضرورت ہی نہ پڑے..."

یہ جملہ کسی موت کی پیش گوئی جیسا تھا۔ مگر انداز ایسا جیسے دعوتِ زندگی ہو۔

.....

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ریسرچ لیب کا دروازہ دھڑاک سے کھلتا ہے۔

"ارحام! کوئی میسج آیا؟ گل میڈم کی گمشدگی اب سنجیدہ شکل اختیار کر گئی ہے۔"

فضا میں الجھن اور بے چینی کسی وائرس کی طرح پھیل چکی تھی۔

ارحام وائٹ پینٹ ساتھ لیونڈر رنگ کی شرٹ میں ملبوس، گھنگریالے بل آزاد۔

جبکہ دحدہ! اپنے مخصوص اسٹائل میں بڑی پھولوں والی کھلی شرٹ، ٹی شرٹ کے اوپر لٹکتی، کھلی جینز، گلے میں چینز، کان میں بالی، ہاتھوں میں بریسلٹس اور چیلسیا بوٹس۔ جیسے فیشن کے انسائیکلوپیڈیا کا زندہ ورژن ہو۔

"سب کچھ عجیب ہو رہا ہے۔۔۔ میں تو بس یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کوئی کچھ بھی بتا دے۔۔۔"

داؤد ماتھے پر الجھن کے گہرے بل لئے مزید سوال داغتا ہے۔ چہرے پر ہمیشہ کی طرح بے نیازی کا خول چڑھا تھا۔

"اور۔۔۔ریان؟"

"آبائی گاؤں گیا ہے۔۔۔بیل، بھینس اور بوریوں سے دل لگانے۔" دحدہ لاپروائی سے کہتا ہے۔

(گو کہ وہ ایسے کام نہیں کرتا لیکن بات جب دحدہ صاحب کے منہ سے نکلے تو پھر پھول ہی برستے ہیں۔)

"اور ابراہیم؟ اس کے خلاف ثبوت ملتے ہیں مگر اگلے دن وہ ثبوت بھی گوگل ڈرائیو سے ایسے ڈیلیٹ ہو جاتے ہیں جیسے وہ خود اے آئی ہو!"

ارحام جھنجھلا کر بولتا ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اور اب گل۔۔۔ بھی۔۔۔غائب۔"

سناٹے میں ایک نسوانی آواز چھید کرتی ہے۔

ہڈی گاؤن پہنے وہ لڑکی، ٹھنڈی ہوا کی طرح اندر داخل ہوتی ہے۔

"میڈم گل آج سے ہمارے ساتھ نہیں ہیں۔انہوں نے ایک آڈیو بھیجی ہے۔۔۔جذباتی قسم کی۔"

داؤد آہستگی سے چشمہ ٹھیک کرتا ہے۔

صدا کا میسنہ۔۔۔ہونہہ۔۔۔

"نہیں۔۔۔وہ مجھے بتاتی ضرور، مطلب۔۔۔میں۔۔۔وہ۔۔۔"

ارحام کی زبان گڑبڑاتی ہے، آنکھیں جھپکنا بھول جاتی ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہاں!بالکل۔۔۔وہ بتاتی۔۔۔اگر محترمہ کو ضروری لگتا۔"

دحدہ بھی جیسے اچانک شاعر ہو گیا۔

"شاید۔۔۔اسے بہتر ٹیم،بہتر تنخواہ اور چائے وقت پر ملنے لگ گئی ہو۔"

داؤد حقیقت سے زیادہ سچ بولنے والے انداز میں گویا ہوتا ہے۔

اس کا بس چلے تو زہر میں ڈبو ڈبو کے مارے۔۔۔

دوسری طرف ٹیرس پر ہلکی سرد ہوا،رات کے ستارے اور سہانا موسم دلوں کے موسم کو بھی سہانا بنا رہا تھا۔

"آپ کافی پیئیں گے؟"

مہیزہ اپنے لمبے کوٹ کی جھالر سنبھالتے ہوئے دبے پاؤں سے آن کھڑی ہوئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"نہیں!"

ابراہیم سیدھا سا جواب دیتا ہے۔

"آپ کا نام؟"

مہیزہ سوال داغتی ہے جیسے ایف بی آئی کی انٹرن شپ کر رہی ہو۔

"ابراہیم کہتے ہیں مجھے۔۔۔"

ابراہیم پلکیں جھپکائے بغیر اس کی طرف دیکھتا ہے۔

"میری یادداشت کو دھوکہ دے کر آپ مجھے یہاں لاسکتے ہیں۔ ہو سکتا ہے یہ نام بھی فرضی ہو؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ مشکوک انداز میں بولتی ہے۔

"آپ اتنی بڑی بیماری سے اٹھ کر کافی بولڈ ہو گئی ہیں۔"

ابراہیم بھنویں اٹھاتا ہے۔

"بولڈ؟ میں تو منگیتر ہوں آپ کی۔ نہیں؟"

وہ گردن جھٹک کر چہرے پر آئے بالوں کو پیچھے کرتی ہے۔

Clubb of Quality Content

"جی۔۔۔ آپ ہو۔ وہی۔۔۔"

ابراہیم کے لہجے میں جھجک واضح تھی یوں لگا کسی نے فرائی پین سر پہ دے مارا ہو۔

"وہی؟ کیا؟ بلی؟ پری؟ یا بیوی؟"

وہ شرارت سے آنکھیں نچاتی ہے۔

"منگنی۔۔۔لندن۔۔۔اتفاق۔۔۔جذبات۔۔۔شاید۔۔۔کچھ ایسا۔۔۔"

ابراہیم کی زبان رک رک کر چلتی ہے۔

"کافی پیو۔۔۔"

مہیزہ اس کے ہاتھ میں زبردستی کپ تھماتی ہے۔ابراہیم حیرت زدہ سا اسے دیکھتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا دیکھ رہے ہو؟"

"کچھ نہیں۔"

"ایسا منہ بنایا ہے جیسے چوری پکڑی گئی ہو!"

وہ ہنستی ہے،ابراہیم ساکت رہ جاتا ہے۔

"آپ کی زبان کافی چلتی ہے۔"

ابراہیم کندھے جھٹک کر کہتا ہے۔

اور وہ نامحسوس انداز میں بھی محسوس کر جاتی ہے۔

"اور تم تو کھڑوس نکلے۔۔۔نیند آرہی ہے۔۔۔جارہی ہوں۔اور یہ کافی بھی واپس لے رہی ہوں۔۔۔اتنی بڑی فیلنگز نہیں میری کہ اپنی کافی بھی تمہیں دے دوں!"

وہ جاتے ہوئے کپ اس کے ہاتھ سے چھین لیتی ہے۔

"سٹرینج۔۔۔۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ابراہیم آسمان کو دیکھ کر مسکراتا ہے۔

مہیزہ کے جاتے ہی عظیم آ گیا۔

"باس!"

"فرمائیے عظیم وقاص!"

عظیم پہلو میں کھڑا مسکراتے ہوئے مخاطب ہوتا ہے۔

"موڈ اچھا لگ رہا ہے؟"

"نہیں! بس وہ لڑکی... عجیب سی تھی۔ جیسے کسی شو میں غلط جگہ پہنچ گئی ہو۔ لیکن دلچسپ ہے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"باس! میں نے پتہ کیا ہے۔اس لڑکی کا کوئی بیک گراؤنڈ نہیں۔سوشل میڈیا پہ بھی زیرو۔"

"عظیم وقاص! ہمیں پتہ لگانا ہو گا۔اور ہاں۔۔۔میری مسز کا کیا ہوا؟

(عظیم کی طرف دیکھ کر فوراً وضاحت دیتا ہے)

مطلب بھابھی۔۔۔جو بنے گی۔بناؤ گے تو ہی بنے گی ناں؟"

"یس باس!!!! تلاش جاری ہے۔۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور ٹیرس کی فضا میں ہوا تھوڑی اور ہلکی ہو گئی تھی۔۔۔سب کچھ عام ہوتے ہوئے بھی خاص ہو رہا تھا۔

.....

"جلدی چلو... یرمان صاحب! ہیر کے گھر کو آگ لگ گئی ہے... لگتا ہے کوئی ثبوت مٹانے کی کوشش کی گئی ہے۔"

ایثار سفید دیواروں والے کمرے میں ہانپتا ہوا داخل ہوا، آواز میں تشویش تھی اور آنکھوں میں خبردار کر دینے والی وحشت۔

یرمان ایک لمحے کو ساکت ہوا۔۔۔ پھر سنگار کو پھینکنے کے انداز میں پھٹکتا ہوا پھرتی سے اٹھتا ہے۔

"ایک پہ ایک قیامت... آخر اب کس جاہل انسان کا کام ہے یہ؟"

وہ غصے سے دہاڑتا ہوا ایثار کے قریب آ کھڑا ہوا، جبڑا بھنچا ہوا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ایثار نے جھرجھری لی پھر لب کھولے۔

"گزشتہ رات... تقریباً تین بجے... ہیر کے گھر کے احاطے میں ایک سایہ دیکھا گیا، کوئی ہڈی میں لپٹا انسان...۔ ٹھیک اس کے نکلنے کے چند لمحوں بعد کھڑکیوں سے شعلے لپکنے لگے۔"

"کون تھا وہ خبیث؟ اور اس کا پیچھا کیوں نہیں کیا گیا؟"

یرمان نے پہلو میں پڑی ریوالونگ چیئر کو ایک وحشیانہ ٹھوکر سے زمین بوس کر دیا۔

ایثار نے بمشکل خود کو سنبھالا۔

"نگرانی پر ہمارا اپنا آدمی تھا... لیکن وہ انتظار کرتا رہا کہ وہ شخص باہر نکلے۔ جب تک وہ نکلا ۔۔۔ تب تک گھر آگ کی لپیٹ میں آچکا تھا۔ فائر بریگیڈ موقع پر ہے... مگر ہمیں فوراً وہاں پہنچنا ہو گا۔"

"پھر میرے سامنے کیا لینے کھڑے ہو؟ دفع ہو جاؤ، گاڑی نکالو... فوراً!"

پھر وہ رُکا نہیں تقریباً دوڑتا ہوا باہر نکلا۔

ایثار چند لمحے وہیں کھڑا رہا، جیسے سفید کمرے کی ہر چیز اسے گھور رہی ہو۔۔۔

سفید دیواریں، کھڑکی کے پردے اور کانچ کی میز۔۔۔ سب جیسے ایک لمحے کو ساکت تھیں۔

پھر آہستہ آہستہ سکون کا سانس لینے لگیں۔۔۔

.....

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"چھوڑو مجھے! مجھے باندھ کیوں رکھا ہے؟ میں نے پوچھا کیوں بند رکھا ہے؟"

گودام میں ڈبوں کی بیچ، ٹوٹے فرنیچر کے ہجوم میں میں ایک کرسی پر بندھی ہوئی، بکھرے بال ان دھلا چہرہ، ہاتھ پاؤں مارتے ہوئے زہرا غصے اور بے بسی سے چیخ رہی تھی۔

"بتا دیں گے۔ فی الحال دماغ خراب مت کرو، آئی سمجھ؟"

چلانے کی آواز سن کر داخل ہونے والا ایک آدمی جو چہرہ چھپائے ہوئے تھا۔ الفاظ سخت تھے مگر لہجہ ایسا جیسے چائے کے ساتھ بسکٹ پیش کر رہا ہو۔

"کون ہو تم؟ مجھے یہاں کیوں باندھ رکھا ہے؟"

زہرا نے چیخ کر کہا۔

"کہاناں بکو مت،باس آئیں گے تو پوچھ لینا۔"

انداز میں بیزاری جھلک رہی تھی۔

"کیا... تم۔۔۔۔ آواز؟ تمہاری آواز... جانی پہچانی لگتی ہے۔ لیکن میں تمہیں جانتی نہیں ہوں!"

وہ الجھن سے چہرہ دیکھتے مزید خود کو چھڑانے کی کوشش کرنے لگی۔

Clubb of Quality Content

"میں تم سے رشتہ داریاں نبھانے نہیں آیا،اس لیے الٹے سیدھے اندازے اپنے پاس رکھو، لڑکی!"

وہ تنک کر بولا۔

ٹھیک ٹھاک اچھا خاصا بے مروت، بد لحاظ ہینڈسم تھا اور سخت بات بھی بہت آرام سے کر رہا تھا۔

اب کہ وہ اس کی سنجیدگی دیکھ کر آنکھیں سکیڑنے لگی۔

"کیا ہو رہا ہے یہ سب؟"

پیچھے سے ایک بھاری مردانہ آواز برآمد ہوتی ہے۔

نادر کلب
Clubb of Quality Content

.....

آئندہ انشاءاللہ!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عشقِ کامل

از قلم: مہوش اسلم

قسط 3:

"بھائی!اس لڑکی نے تو میرا سر کھالیا ہے۔آپ نمٹ لیں!"

اب حیرت زہرا کے سر سے اوپر جا چکی تھی۔شاک کی کیفیت میں وہ کچھ کہہ نہ سکی۔
وہ شخص ایک کرسی کھینچ کر زہرا کے سامنے آبیٹھا۔

"آپ نے مجھے کڈنیپ کیا؟اور تو اور آپ نے میرے... میرے۔۔۔۔"

زہرا کا لہجہ بے یقینی سے لرز رہا تھا۔

"کیا کیا ہے میں نے مس زہرا گل؟؟؟ مجھے پتہ ہونا چاہیے کہ میرے ارد گرد والے لوگ کیا کیا کرتے ہیں!"

وہ نرم البتہ کاٹ دار لہجے میں کہتا ہوا ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھ گیا۔ ایک بازو اسٹینڈ پر تھا۔ شہادت کی انگلی سے انگوٹھا مس کر رہا تھا۔

"اب آپ کو دوسروں کے نہیں، میرے اشاروں پر سب کرنا ہو گا۔۔۔ مس زہرا گل!"

حیرت تو جیسے تھک ہار کر بیٹھ گئی تھی مگر پریشانی پورے وجود پر چادر کی طرح لپٹ چکی تھی۔

"بھائی... میں چلتا ہوں!"

بے زاری سے کہتے ہوئے مڑتا ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جانے سے پہلے اس کے کان کے پیچھے ایک نیلا نشان جھلک دکھا گیا—جسے زہرا نے ایک لمحہ کو دیکھا تھا۔ کمرے کی فضا اچانک بھاری ہو گئی تھی۔

.....

"یرمان صاحب۔۔۔سب جل چکا ہے۔ ہمیں۔۔دیر ہو گئی!"

"تنخواہ لیتے ہو یا خیرات؟"

یرمان کا پارہ آسمان پر جا چکا تھا۔

"ایک کام بھی ڈھنگ سے نہیں ہوتا تم لوگوں سے! میری سالوں کی محنت مٹی میں ملا دی، مٹی میں!!!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مٹی میں نہیں... آگ میں!"

عادی نے بمشکل اپنی ہنسی روکی لیکن ناکام رہا—لب تھرتھرا ہی گئے۔

"میں تمہاری جان لے لوں گا عادی!"

یرمان نے دانت پیستے ہوئے غصے سے رخ موڑا۔

"بکواس بند کرو!اور اگر کام نہیں آسکتے تو کم از کم ٹانگ نہ اڑاؤ!"

"مجھے... کچھ ملا ہے!"

ایک اور آواز نے فضا میں سنسنی بکھیر دی۔

ایثار ہاتھ میں آدھ جلی تصویر تھامے دھوئیں کے درمیان نمودار ہوا۔پس منظر میں کمرہ اب بھی سلگ رہا تھا—چھوٹا سا، ہیر کا کمرہ۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یرمان نے جھپٹ کر تصویر لی اور فوراً جھنجھلا اٹھا۔

"یہ... تصویر تو تقریباً جل چکی ہے!"

"مگر دیکھیں یرمان صاحب!"

ایثار نے اشارہ کیا۔

"یہاں ایک عورت ہے... شاید کھڑی ہے۔ مگر چہرہ—"

وہ رک گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"چہرہ نظر نہیں آرہا!"

یرمان نے دانت پیستے ہوئے تصویر کو مروڑا۔

"یہ تو کوئی اور ہی کہانی ہے!"

رندھاوا آہستہ سے آگے بڑھا، نگاہ تصویر میں گھسادی۔

"اس کا مطلب... کوئی واپس آیا، ثبوت جلائے اور گھر کو آگ لگادی۔"

باقاعدہ گہری آواز میں کہا۔

"مطلب... ہیر زندہ ہے؟ یا..."

یرمان کی آواز باقاعدہ کانپی۔

"زندہ یا مردہ کا اب کوئی مطلب نہیں۔ اگر وہ زندہ ہوتی تو ثبوت کیوں مٹائے جاتے؟ نہیں، وہ مر چکی ہے... اور کوئی چاہتا ہے کہ اس کا نام بھی باقی نہ رہے۔"

یرمان تصویر کو گھورتے ہوئے خاموش ہو گیا۔

وہ "مر چکی ہے" کے الفاظ اس کے اندر تک سنسنی بکھیر گئے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

خاموشی کا سناٹا عادی کی آہٹ سے ٹوٹا۔

یرمان نے قدم بڑھائے اور فرمانی لہجے میں کہا۔

"ہیر کہاں کہاں جاتی تھی؟ مال، کیفیٹیریا، پارک، سیلون... ہر قدم کا سراغ نکالو۔

جو جگہ اس کے نقشِ قدم سے چھوئی گئی، وہ میری نظر سے چھپی نہ رہے۔"

کہتے ہی وہ تصویر ہاتھ میں لیے واپس پلٹا

اور کمرے میں ایک بار پھر راکھ کی مہک ابھر آئی—

سلگتی ہوئی جیسے کچھ الفاظ، کچھ سچائیاں ابھی بھی جل رہی ہوں۔

عادی، رندھاوا اور ایثار... تینوں راکھ کے ڈھیر میں جھکی نظریں لیے خاموش تھے۔

.....

"میں... اندر آسکتی ہوں، مسٹر ابراہیم؟"

دروازہ نیم وا تھا، اندر قدم رکھنے کے بعد پوچھا گیا۔

"اوہ... سوری، میں تو آچکی"—وہ اپنے ہی انداز پر ہلکا سا ہنسی۔

ابراہیم آدھا بیڈ پر لیٹا، ٹانگوں پر لیپ ٹاپ جمائے تھا، اس بے تکلفی پر چونک گیا۔ جیسے کسی نے اس کے نظم و ضبط والے دائرے میں قدم رکھ دیا ہو۔

وہ لیپ ٹاپ ایک طرف رکھتے ہی جھٹ سے سیدھا ہو بیٹھا۔۔۔ پھر اٹھ کھڑا ہوا۔

"ارے! کیا ہوا؟ ایسے کیوں کھڑے ہو گئے... اتنے احترام سے؟"

وہ نیلی ٹی شرٹ، گرے پینٹ اور لمبے کوٹ میں ملبوس تھی۔ کوٹ کے کالر کو ترتیب دیتے ہوئے حیران نظروں سے اسے تکتی بولی۔

لمبے گھنگریالے بالوں کی شرارتی لٹیں،اس کے گالوں پر کسی راز کی مانند تھرک رہی تھیں۔

ابراہیم نے اس منظر کو ایک لمحے کو قید کرتے ہوئے آہستگی سے کہا۔

"آپ... ہمیشہ سے ہی ایسی ہیں؟"

وہ ہنسی پھر ہلکے سے کندھے اچکائے۔

"پتہ نہیں... شاید۔ مجھے تو یاد نہیں۔ آپ کو شاید یاد ہو؟ بتائیں، کیا میں ایسی ہی تھی؟"

کہتے ہوئے آہستگی سے بیڈ کے کنارے آ بیٹھی اور ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھنے کا ایسا انداز اپنایا کہ لمحے کی جزئیات بھی خاموش ہو گئیں۔

ابراہیم نے نظریں چرائی۔

"ہاں... ایسی ہی تھی۔"

"تو چلو پھر..."

"کہاں؟"

"یادیں تازہ کرنے۔ میں تو ریڈی ہوں، لگتا ہے تم بھی ہو۔"

ابراہیم ایک لمحے کو خاموش ہوا پھر سرد لہجے میں بولا۔
"مجھے کام ہے... ضروری۔ میں نہیں جا سکتا۔ آپ عظیم کے ساتھ چلی جائیں۔"

"آپ میرے ہونے والے وہ ہیں... یا وہ؟ جس کے ساتھ جاؤں؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ابراہیم کی نظریں اس پر جم گئیں۔

"وہ... کون؟"

ابرو اچکائے اس نے سوال دہرایا۔

وہ معصومیت اور شرارت کے امتزاج میں بولی۔

"بندے... ہز بینڈ... شوہر... پتی پرمیشور... سرتاج... میرے سر کا سائیں...

مجازی خدا!"

پھر یکدم شرما کر اپنا چہرہ پھیر لیا۔

"اللہ اللہ! میں بھی کیا کہہ گئی..."

ابراہیم جیسے لرز سا گیا، اس کے چہرے پر ایک بے چینی سی ابھری۔

"استغفر اللہ! توبہ کریں، یہ الفاظ... یہ انداز... یہ سب... آپ کیسے کہہ لیتی ہیں؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر وہ ہاتھ اپنے سر پر پھیرتا ہوا، ایک انجانی سی گھبراہٹ میں تیزی سے بولا۔

"پلیز... جائیں! مجھے کام ہے۔"

وہ لمحہ بھر کو اسے تکتی رہی... پھر ہونٹ بھینچ لیے۔

"ٹھیک ہے، میں بیٹھی ہوں... جب تک نہیں چلو گے، تب تک بولتی رہوں گی۔ میرا...

وہ... بندہ... میرا..."

ابراہیم کی برداشت کی حد چھلک گئی تھی۔

"بس! چلتے ہیں۔ لیکن یہ 'وہ ورڈ' بند کر دو۔"

"اوکے... دس منٹ دوا بھی آئی۔"

فاتحانہ مسکراہٹ لیے ہیل کی ٹک ٹک کے ساتھ وہ چل پڑی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ابراہیم نے موبائل اٹھایا اور اس کے پیچھے قدم بڑھا دیے پھر ٹیرس کی طرف ہو لیا۔

"سٹرینج۔۔۔۔"

وہ زیرِ لب بڑبڑایا۔

"ہر وہ کام کروا رہی ہے، جو میں نے کبھی کسی کے کہنے پر نہیں کیا۔۔۔"

کمرہ اب خالی تھا۔۔۔

مگر ابراہیم کی بھنویں کسی الجھن کا شکار تھیں۔

کچھ تھا۔۔۔ جو خاموش سا تھا لیکن ختم نہیں ہوا تھا۔

•••••

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

باہر دسمبر کی دھند جیسے اندر کمرے میں اتر آئی ہو۔ کھڑکی کے پار ہر منظر مدھم، ہر آواز معدوم تھی۔ اندر ٹیوب لائٹ کی روشنی بے رنگ تھی، جیسے وقت تھم گیا ہو۔ منظر عجیب سا تھا۔ دن میں رات کا سماں تھا۔ سردی کی دھند نے گویا سورج کو نگلنے کے لیے منہ کھول لیا ہو۔

دحدہ، داؤد اور ریان ایک ٹیبل کے گرد اپنی اپنی نشست پر جھکے، آنکھیں لیپ ٹاپ کی اسکرینز میں گم، انگلیاں کی بورڈ پر جیسے کوئی جنگ لڑ رہی ہوں۔ درمیان میں چپس کے آدھے خالی پیکٹ پڑے تھے، جن کے ٹکڑے تحقیق جتنے خشک اور بے ذائقہ محسوس ہو رہے تھے۔

مدھم، سرد اور اس قدر غیر متوقع جیسے قبر کے کنارے کسی نے تمہارا نام پکارا ہو۔

"اتنی جلدی بھول جانا کہ کوئی ہمارے ساتھ تھا... آسان ہوتا ہے؟"

تینوں جیسے کرنٹ کھا کے چونکے۔

ایک ساتھ کھڑے ہوئے پھر مڑے۔

"تم؟" آواز بیک وقت تینوں کے منہ سے نکلی۔

لال ہڈی میں چھپی، چہرہ ماسک میں ڈھکا پر آنکھیں... جیسے راز بولتی ہوں۔

"ہاں! میں... کون ڈھونڈتا ہے مجھے؟ صرف یہ جاننے کے لیے غائب ہوئی تھی۔۔۔۔۔ مگر حیرت یہ ہے کہ تمہیں لگا میں واپس نہیں آؤں گی؟"

"جھوٹ! تم نے ارحام کو دھوکہ دیا۔ اسے میسج تک نہیں کیا، اور مجھے کر دیا؟"

داؤد کے لہجے میں سفاک حد تک لاتعلقی تھی۔

ریان کو بھی دل صاف کرنے کا موقع ملا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"وہ ہرٹ ہوا ہے۔ عورت کو واقعی صرف پیسے چاہیے ہوتے ہیں،جہاں زیادہ ملے،وہیں بک جاتی ہے۔"

وہ سر جھکاتی ہے۔ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پیوست کرتی ہے۔ پھر ہولے سے بولتی ہے۔

اب تیار تھی معصوم کہیں کی۔۔

"داؤد،میں نے میسج کیا تھا۔مگر اب تو آگئی ہوں ناں؟ آپ سمجھائیں سب کو۔ مجھے کچھ کام سے جانا تھا،ارحام کا نمبر نہیں لگ رہا تھا،میں نے میڈم سے بات کی۔انہیں میری بات سمجھ آگئی...بات ختم۔"

گویا معمہ ہی ختم۔۔۔ہونہہ۔۔۔

تینوں کے تینوں بھاڑ میں۔۔۔

تب دحدہ نے آخری سی کوشش بھی کر لی۔

"عورت'عورت کو کبھی نہیں سمجھ سکتی کیونکہ اس کے پاس اگر کائنات بھر کے جذبات بھی ہوں تو بھی وہ مرد کے ایک لمحے کی جزبے کے برابر نہیں اتر سکتی۔"

ریان اور داؤد کی طرف ایک نظر ڈال کر دروازے کی طرف بڑھا۔ دروازہ بند ہونے کی آواز کمرے میں دھماکے کی طرح گونجی۔

خاموشی چھا گئی۔ لیکن عجیب بات یہ تھی کہ صرف کمرہ خاموش تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

داؤد کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھری۔

(خیر۔۔۔اتنا شریف تو میں بھی نہیں۔۔۔ہاں یہ دو باتیں الگ ہیں۔)

ریان نے لیپ ٹاپ بند کیا۔

(ضرور کمینہ چائے پینے گیا ہو گا۔)

دھیرے سے داؤد کے پاس جھکا۔

"یار یہ لڑکی کسی اور ہی لیب کی پیداوار ہے۔"

دحدہ کی کرسی خالی تھی مگر اس کے الفاظ اب بھی میز پر پڑے صرف چپس کے ذروں میں گونج رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

.....

ابراہیم ریلنگ کے سہارے کھڑا تھا۔ نظریں آسمان پر۔

عظیم دبے قدموں پیچھے آیا، مؤدب انداز میں مخاطب ہوا۔

"باس... بھابھی—"

پھر جلدی سے بات سنبھالی۔

"میرا مطلب ہے ہیر میم، نہیں ملی..."

ابراہیم نے جیبوں میں ہاتھ ڈالے، آسمان کو یوں دیکھا جیسے اسے جواب وہیں سے چاہیے ہو۔

"عظیم وقاص! میں جسے بھابی بنانا چاہ رہا ہوں وہ تو غائب ہے... اور جو سامنے ہے، اسے میں بنانا ہی نہیں چاہتا۔"

لمحہ رک سا گیا۔

"آخری امید گھر تھا... اور وہ بھی راکھ بن چکا ہے۔ کچھ لوگ وہاں پہنچے تھے، کچھ ڈھونڈنے... پر خالی ہاتھ لوٹے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"عظیم وقاص۔۔۔۔"

ابراہیم 'ص' کو اتنا کھینچتا ہے کہ سیٹی جیسی آواز نکلتی ہے۔

"میں تو بیگ لے آئی ہوں..."

آواز پیچھے سے آئی۔

"پھر تم کسے دیکھ کر آسمان میں سیٹیاں بجا رہے ہو؟"

مہیزہ بیگ ہاتھ میں لیے ہیل سے ٹک ٹک کرتی کوٹ لہراتی بڑے غرورانہ طریقے سے چل کر آ رہی تھی۔

ابراہیم کے ہونٹوں پر ایک خفیف جنبش آئی پھر چھپا لی۔

"میں۔۔۔سیٹیاں نہیں۔۔۔وہ۔۔۔آپ۔۔۔"

وہ رک گیا، لفظوں نے جیسے ساتھ چھوڑ دیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

(حد ہوتی ہے کسی بات کی۔یاداشت گئی ہے عمر تو پوری ہے۔)بس سوچ سکا۔

"چلیں!اگر آ ہی گئی ہیں تو..."

آواز میں زبردستی کی بردباری تھی۔

"عظیم بھائی،بائے بائے..."

مہیزہ نے تین انگلیاں ہوا میں گھمائیں جیسے مذاق اڑا رہی ہو۔

عظیم چونکا۔

ہر زاویہ،ہر انداز،اس لڑکی کا مختلف تھا۔

ابراہیم آگے چلنے لگا،مہیزہ اس کے پیچھے...

اور ہوا میں ایک خاموش آہٹ باقی رہ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

.....

"گاڑی رکوائیں مسٹر ابراہیم! ہمیں یہاں سے گول گپے کھانے ہیں!"

"واٹ؟"

ابراہیم کی پیشانی پر بل پڑے۔اس کی حیرت نے کچھ لمحے کو خاموشی طاری کر دی۔

گاڑی جو سڑک پر رواں دواں تھی،ایک گول گپے کے ٹھیلے کے سامنے سست ہونے لگی۔سڑک پر دو اور گاڑیاں بھی پیچھے تھیں۔مگر ان تین میں سے جو آگے تھی،وہ ابراہیم کی فورٹیونر تھی،باقی دو سیکیورٹی کے لیے تھیں۔

"ہاں!ہاں!دل چاہ رہا ہے!"وہ خوشی سے بولی۔

"Are you Mad?"

ابراہیم کی آواز میں الجھن تھی۔

"ہم یہاں بیٹھ کر یہ... گول... جو بھی ہے... کھائیں گے؟"

"زہر تو نہیں ہے، جو ہم مر جائیں گے؟ یا آپ کے پاس سو روپے بھی نہیں کہ ایک یادداشت کھوئی ہوئی لڑکی کو گول گپے کھلا سکیں؟"

وہ آنکھیں پٹپٹاتی منہ بسور کر بچوں کی طرح بولی۔

"سو روپے؟" ابراہیم چونکا۔

"ڈیمن اٹ۔۔۔ بختو گاڑی روکو! جتنے چاہیے وہ لادو!"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"جی صاحب!"ڈرائیور فوراً بولا۔

"نہیں،میں تو آپ کے ساتھ بیٹھ کر کھاؤں گی!"

"کیا؟میں تمھارے ساتھ یہاں بیٹھ کر گول... کھاؤں گا؟تم پاگل ہو کیا؟"

وہ شرمندگی سے نظریں چراتے ہوئے بولا۔

"ٹھیک ہے،واپس چلتے ہیں!میں پھر گھر جا کے بھی کچھ نہیں کھاؤں گی!"

"میں نے منع تو نہیں کیا،آپ یہاں سے منگوالیں۔ہم وہاں بیٹھے ہوئے... عجیب لگیں گے!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ابراہیم!وہ بھی تو کھا رہے ہیں۔ہم کیوں نہیں؟"

"اوکے...چلو!"

وہ بظاہر جھنجھلا کر مگر دل میں ہار مان کر بولا۔پھر کان پر ہاتھ رکھ کر ائیر بڈز کو ٹچ کیا۔

"عظیم و قاص!گاڑیاں واپس بھجوادو!"

"اوکے باس!"

آواز ڈسکنیکٹ ہوئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ابراہیم نے چمکتے جوتوں سمیت دو قدم گاڑی سے باہر رکھے اور جیسے ہی مٹی کو چھوئے،ناک چڑھاتے ہوئے برا سا منہ بنایا۔فل بلیک تھری پیس،لمبا کوٹ،بالوں میں جیل لگا کر سیٹ کیے ہوئے،ایک لٹ ماتھے پر گری ہوئی...وہ وجیہہ لگ رہا تھا۔

ادھر مہیزہ خوشی سے چمکتی ہوئی ٹھیلے کے قریب چھوٹی سی کرسی پر بیٹھ چکی تھی۔

"آجائیے!"

اس نے نرمی سے آواز دی۔

"یہاں کوئی پرائیویٹ جگہ نہیں؟"

ابراہیم نے ارد گرد نظریں دوڑاتے ہوئے ساٹھ سالہ،رف حالت میں ایپرن پہنے شخص سے سوال کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا شاب جی!ہم غریب کی عجت کیوں اتار رہا ہے؟یہی ہمرا روجی روٹی ہے،سب کھاتا ہے یہاں!"

"میرا مطلب وہ نہیں تھا،بس...ویٹر کو بھیج دیں،جلدی ہے ذرا!"

ابراہیم ہچکچاتے ہوئے سامنے کی چھوٹی کرسی پر بیٹھا،واضح بے چینی کے عالم میں۔

"باجی کیا لیں گے آپ لوگ؟"

عجیب سے کپڑوں میں ملبوس ایک بیس سالہ لڑکا قریب آیا۔

"صاحب جی! آپ بھی بتا دیں؟"

"آپ میڈم سے پوچھ لیں!"

"جو بھی چاہیے آپ کو بتایا تو تھا گاڑی میں وہی چاہیے! اور اب آپ آرڈر کریں، میں نے نہیں کھانا اور پھر گھر بھی کچھ نہیں کھاؤں گی۔۔۔اب آرڈر کریں ناں!"

وہ ہونٹوں کے کونے نیچے کر کے تھوڑی ہاتھ پر رکھ کر مصنوعی ناراضی سے بولی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"وہ لے آئیں۔۔۔"

ابراہیم شرمندگی سے بولا۔

"کیا صاحب جی؟ آپ کو اپنی بیوی کی پسند کا تو پتہ ہو گا نا!"

لڑکا ہنسی دبائے ہوئے بولا۔

"شٹ!!"

ابراہیم نے نظریں اِدھر اُدھر دوڑائیں۔

"گول...وہ۔۔۔"

"گول رول؟" ویٹر نے لقمہ دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نہیں... گپے!"

"اوہ! آپ کہہ رہے ہیں کہ گپیں شپیں ماریں، باتیں کریں؟"

"ڈسکسٹنگ"

ابراہیم نے دانت پیستے ہوئے ہاتھ کی مٹھی بھینچی۔

"گول گپے! گول گپے چاہیے ہمیں! انہیں لادیں، جلدی!"

اب کی بار وہ بے زار لہجے میں ٹھہر ٹھہر کر بولا۔

ویٹر منہ بسورتے ہوئے بڑبڑاتا ہوا کھلی چھت والے کچن کی طرف چل دیا۔

ادھر مہیزہ، ابراہیم کی کیفیت سے لطف اندوز ہوتی، مسکراہٹ دبا رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

.....

"ایسا نہیں ہو سکتا... وہ زندہ ہے، ایک ہفتہ پہلے ہماری بات ہوئی تھی۔"

آواز میں یقین کم اور بے یقینی زیادہ تھی۔

"آپ جو کوئی بھی ہیں... دیکھ لوں گا میں۔"

فضا میں ایک خنک سانس ابھری جیسے کسی نے برفیلے شیشے پر انگلی پھیری ہو۔

فورٹ منرو کی خاموش وادی میں برف کی دبیز تہہ پر کچھ ہلچل سی ہوئی۔ پیچھے ٹیبل پر رکھا موبائل اسپیکر پر تھا، ایک سحر زدہ سی مدھم آواز ابھری۔

"میرے پاس پروف ہے۔ ڈیتھ لیٹر... جو ہیر نے خود لکھا—یا پھر... کوئی اس کی رائٹنگ چرا کر لکھ گیا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بولنے والا یرمان تھا۔

اس کے لہجے میں شک، دکھ اور غصہ سب ایک ساتھ اُبل رہے تھے۔

"میں کسی صورت یقین نہیں کرنے والا۔"

سایہ آہستہ آہستہ برف پر قدم رکھتا ہوا آگے بڑھا۔ ہر قدم کے ساتھ جمی برف چرمرائی۔ اب وہ میز کے قریب پہنچ چکا تھا۔

"آپ ہی ہیں صرف جو مدد کر سکتے ہیں... کیونکہ آپ... اس کے تایا زاد کزن ہیں۔"

زیان کے چہرے پر ایک سنجیدہ سا سکوت چھایا ہوا تھا۔

"میں پروف دیکھے بغیر یقین نہیں کرتا— کسی پر بھی۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"آپ فورٹ منرو آجاؤ۔"

کال بند ہونے کی ہلکی سی آواز برف میں گم ہو کر یوں لوٹی جیسے کسی نے خاموشی سے کوئی دروازہ بند کر دیا ہو۔

کون ہے یہ شخص؟

جو ہیر کے غائب ہونے پر زمین آسمان ایک کئے ہوئے ہے؟

بند موبائل پر نظریں جمائے بیٹھا کسی گہری سوچ میں گم تھا۔

ادھر یرمان کے گرد۔۔ برف کا سکوت، درختوں کی سرگوشیاں اور فضا میں پرندوں کی کٹی پھٹی صدائیں—

ایک گم شدہ چیخ کو زندہ رکھے ہوئے تھیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

.....

رش سے قدرے دور جہاں چائے کی بھاپ اور دھیمی روشنی کے بیچ کچھ کہانیاں خاموشی سے جنم لیتی ہیں۔

ارحام اور گل ایک دوسرے کے سامنے مگر دل جیسے ایک کشمکش میں قید تھے۔

"میں تمہیں بتانا چاہتی تھی۔"

گل نے نگاہیں جھکائیں۔

"مگر وقت نہیں تھا... تو داؤد کو وائس کر دی۔ جلدی میں..."

ارحام کی بھنویں سکڑ گئیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وائٹ جین کے ساتھ ہم رنگ بٹنوں والی شرٹ، کلائی پر گھڑی، گھنگریالے بال آزاد تھے۔

"مجھے اب کچھ نہیں سننا۔"

"کل پھر ایسی کوئی حرکت کروگی تو... شاید میں روکنا چاہوں گا۔"

وہ اٹھنے لگا۔

"روکنا چاہو گے؟"

گل کی آواز اب معمولی سی ہنسی کے ساتھ نم ہوئی۔

"بس اتنا ہی کہا ناں تم نے؟

ارحام! میری پریشانی تمہاری کیوں نہیں؟

میں یہاں اسی لیے بیٹھی ہوں کیونکہ مجھے فرق پڑتا ہے۔ تم سے، تمہارے رویے سے...

تمہاری چپ مجھے بولنے نہیں دیتی۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

گل وہی لڑکی جو کچھ وقت پہلے غائب ہوئی تھی۔

کھلے سفید ٹراوزر،ڈھیلی نیلے رنگ کی شرٹ،

ٹیل پونی میں بندھے بال اور چہرہ... جیسے کسی عام شام کا طلسم ہو،سادہ مگر دل موہ لینے والا۔

ارحام کے قدم جیسے جم گئے،ایک لمحے کو اس کی طرف دیکھا پھر جیسے جھنجھلاہٹ ہار مان گئی ہو۔

"بھاڑ میں جائے سب!"

کہتے ہی وہ پھر بیٹھ گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گل نے ایک چھوٹی سی فاتحانہ مسکراہٹ دبائی۔

"پتہ تھا تم جاؤ گے نہیں۔۔۔اور ویسے بھی ٹیم کو کیا خبر... تم نے کب سے مجھے دیکھ رکھا ہے،یا یہ کہ ہم کب سے یوں 'اتفاقاً' ملتے رہتے ہیں؟"

وہ شرارت سے بولی۔

"میرا تمہارے سامنے آنا... خود کو تمہاری حفاظت میں دینا ہے، بی کاز آئی ٹرسٹ یو!"

اس کے الفاظ میں اتنی سچائی تھی کہ ارحام کا سارا غصہ بکھرنے لگا۔

گل نے آہستہ سے ہاتھ بڑھایا اور ارحام کے ہاتھ پر رکھا۔ خاموشی گہری ہوئی مگر بوجھل نہیں... مدھم سی راحت کے ساتھ۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ارحام نے تھوڑا سا جھک کر اسے دیکھا۔

"اوکے... اوکے!

کافی پیتے ہیں۔ پھر لیب بھی جانا ہے... کہیں تم اگلی بار وائس کی بجائے داؤد کو لائیو نہ کر دو۔"

گل نے ہنسی دبائی۔

"اور اگر کر دیا تو؟ تمہاری ری ایکشن ویڈیوز وائرل ہو جائیں گی... 'ارحام بھائی کا دل ٹوٹنے کا لائیو منظر!'"

دونوں ہنسے۔

ماحول ہلکا ہوا مگر درمیان میں کچھ کہا نہ گیا، جو شاید کہا جانا باقی تھا۔

Clubb of Quality Content

.....

"تمہیں گول گپے نہیں پسند؟"

مہیزہ نے بائیں طرف منہ گھما کر سوال کیا۔

آنکھوں میں شرارت کی بجلی اور چہرے پر بھرپور فتح کی مسکراہٹ تھی۔

"سارے میں نے کھا لیے... اور تم بھوتوں کی طرح دیکھتے رہے!"

"میں بچوں جیسی حرکتیں نہیں کرتا۔"

(لہجہ وہی جیسے خود کو ہر قسم کی جذباتی لذت سے بالاتر سمجھتا ہو۔)

گاڑی اب سنسان سڑک پر آچکی تھی۔ موسم غیر معمولی طور پر خوشگوار ہو چکا تھا۔ ہوا میں خنکی تھی... اور خاموشی جیسے کوئی بھید چھپا رہی ہو۔

"باہر موسم اچھا ہو رہا ہے۔ پیدل چلیں؟"

ابراہیم نے چونک کر دیکھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

(دماغ کے کسی گوشے میں الارم بجا۔یہ کیا بے تکلفی ہے؟یہ خود سے اتنا نارمل کیسے ہو سکتی ہے؟)

"بختو... گاڑی روکو۔"

مہیزہ گاڑی سے اتری۔بلاک ہیل، جن میں سے اس کے سفید نازک پاؤں جھانک رہے تھے۔گلابی رنگ کا لمبا کوٹ برجاذب نظر بنا رہا تھا۔

اب وہ دونوں سڑک کے کنارے آہستہ آہستہ چل رہے تھے۔مہیزہ نے دونوں ہاتھوں کو جیب میں دبایا اور خوش دلی سے بولی۔

"کتنا مزے کا موسم ہے ناں؟میں تو بہت انجوائے کر رہی ہوں!"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ابراہیم سیدھا سڑک پار دیکھتے ہوئے۔۔۔ معمول کے مطابق ایک ہاتھ کوٹ سے ہوتا ہوا پاکٹ میں تھا،دوسرے ہاتھ سے اپنی سرخ ناک کو مس کرتا ہوا مہیزہ کی باتوں کو سن رہا تھا...

شاید پہلی بار وہ گہری نیلی آنکھوں کو اپنے ہلکی سبز آنکھوں میں اتار رہا تھا۔ایک بیٹ مس ہوتی ہے۔

یا شاید اپنی زندگی کی نظم... جسے وہ برسوں سے بھول چکا تھا۔

"کیا سوچ رہے ہو تم؟"

مہیزہ نے بال دائیں طرف کیے اور اس کے چہرے کو بغور دیکھا۔

"اونہوں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"پھر بھی... سارا دن تو عظیم بھائی کے ساتھ کھسر پھسر کرتے ہو!"

"کیا... کیا کرتا ہوں میں؟"

ابراہیم نے جھنجھلاتے ہوئے سوال دہرایا۔

"کھسر پھسر!"

مہیزہ نے ہاتھ سینے پر باندھ کر اعلان کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں بس عظیم وقاص کے ساتھ کام کی بات کرتا ہوں۔ اور یہ... کھسر پھسر کیا ہوتا ہے؟"

"ہاہاہاہا...

اب تم اتنے بھی معصوم نہیں ہو کہ تمہیں کھسر پھسر کا مطلب نہ پتہ ہو!"

(میسنا کہیں کا۔۔۔۔۔ ہونہہ۔۔)

"شاید کسی اور زبان کا لفظ ہو۔"

ابراہیم نے سنجیدگی سے وضاحت دی۔

"آہستہ آہستہ عورتوں کی طرح کسی کو دیکھ کر کانوں میں باتیں کرنا یا کمر پیچھے کھڑے ہو کر سرگوشیاں کرنا... اسے کھسر پھسر کہتے ہیں!"

مہیزہ نے پورا سلیبس کور کر دیا۔

"واٹ؟"

ابراہیم کی تیوریاں چڑھیں۔

Clubb of Quality Content

"اتنے برے برے لفظ کہاں سے لاتی ہو؟۔۔۔ جسٹ ایکٹ لائک آ ویمن۔"

"برا نہیں ہے یہ لفظ... بس آپ کے ٹائپ کا نہیں۔"

"واٹ ایور۔"

ابراہیم نے سرد مہری سے کندھے اچکائے۔

"میں کسی کی غیبت نہیں کرتا... بس کام کی باتیں ہوتی ہیں۔"

(جانے ان جانے میں صفائی پیش کر گیا تھا۔)

"واپس گھر چلیں۔ ٹھنڈ لگ رہی ہے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سڑک خالی تھی۔ آسمان جیسے دھند کے گولے پھینک رہا ہو، ہوا—بدن میں سُرنگ کرتی اور خاموشی...

جیسے کچھ نہ ہو... اور بہت کچھ ہو...

شاید سب کچھ۔

.....

ہائے! مسٹر زیان رحمان..."

پیچھے سے آتی مردانہ آواز فورٹ منروکی گہری خاموشی کو چیرتی ہے۔

یرمان۔۔۔ سفید چینوز پینٹ، سفید ہائی نیک، ہم رنگ اوورکوٹ اور سفید ڈریس بوٹس میں حد درجے کا حسین لگ رہا تھا... گویا فورٹ منروکی تھیم کے عین مطابق، مکمل اور اعلیٰ۔۔۔

جبکہ زیان رف حلیے میں سیاہ ٹی شرٹ ہم رنگ کوٹ اور نیوی بلو پینٹ پہنے ہوئے تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چہرے پر سرد تاثر... قدم اس آواز کی جانب بڑھتے ہیں۔

"آپ کا ہی انتظار ہو رہا تھا..."

"زہے نصیب..."

یرمان اور زیان کے درمیان صرف ایک ٹیبل تھی مگر جو خلا ان کے بیچ تھا، وہ لفظوں سے نہیں بھرا جا سکتا تھا۔

"آپ کیوں اتنا انٹرسٹ لے رہے ہیں... ہیر تبریز دلاور میں؟"

(نہ سلام، نہ کلام... سیدھا مدعے پر آیا۔)

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

یرمان کی آنکھیں تنگ ہوئیں۔

"آپ کی ڈائریکٹ بات میرے دل پر لگی،

دوستانہ رویہ پسند آیا مجھے،زیان صاحب..."

"میں تعریفیں سننے کے لیے یہاں موجود نہیں ہوں۔"

لاتعلقی ہنوز قائم تھی۔ جیسے کمرہ عدالت میں سب ثبوت،گواہ اور وکیل موجود ہوں مگر جج صرف موت کی سزا سنانے کی نیت سے صبح ناشتہ کر کے آیا ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں نے اسے آج تک دیکھا نہیں۔ لیکن... اسے پسند کرتا ہوں۔ایسا لگتا ہے جیسے دن صدیوں میں تبدیل ہو چکے ہیں۔"

(یرمان کی آواز میں دیوانگی کا ایک قطرہ جھلکا۔)

زیان کا لہجہ سخت ہو گیا۔

تقریباً چلانے کے انداز میں پھٹ پڑا۔

"اپنی حد میں رہ کر بات کرو... جو کوئی بھی ہو، وہ میری منگیتر ہے اور یہ بات وہ بہت اچھے سے جانتی ہے۔ اگر تم میرے پاس پہنچ سکتے ہو۔۔۔

تو یہ بھی جانتے ہو کہ میں اس کا تایا زاد کزن ہوں۔

اس کی حفاظت میری ذمہ داری ہے۔"

یرمان ہنسا۔

"منگیتر۔۔۔ حفاظت۔۔۔ ذمہ داری۔۔۔

بجا فرمایا، زیان صاحب..."

(جھک کر میز پر کہنی ٹکائی...)

"تو پھر وہ کہاں ہے؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بلکہ...وہ تو دنیا کے کسی کونے میں بھی نہیں ہے..."

"وہ جہاں بھی ہے... میرے رابطے میں ہے۔

اور وہیں ہے، جہاں ہونا چاہیے۔"

"مر چکی ہے ہیر.....یہ بات آپ جانتے ہوں گے شاید..."

بمشکل کہا لیکن محسوس نہیں ہونے دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم جاننا کیوں چاہتے ہو؟ اور میں کیوں بتاؤں کسی کو بھی؟ کس حق سے؟"

"میں وہ ہوں جو زندہ رہ کر بھی... اس کی سانسوں میں دفن رہنا چاہتا ہے۔ صرف ایک بار بتا

دو،

کیا وہ ہے بھی...یا نہیں؟یا...سب تمھارا فریب ہے؟"

یرمان آہستہ سے بولا۔

زیان خاموش رہا پھر آہستگی سے کہا۔

"مجھے اپنے بارے میں سب بتاؤ...ورنہ جانے کا راستہ وہی ہے جہاں سے آئے تھے...

مسٹر!"

زیان کہتے چیئر پر بیٹھ چکا تھا۔

پیچھے سے جنگلی جانوروں کی آوازیں آ رہی تھیں...

اور کوّے... گیت نہیں،وصیتیں گا رہے تھے۔

.....

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

دسمبر کی رخصتی میں شام کا افسردہ سکوت ہر طرف چھایا ہوا تھا۔ سرد ہوا کی ایک مبہم سی سرسراہٹ فضا میں رچی تھی جو ہر شے پر ایک عارضی بے حسی طاری کر رہی تھی۔ اس بے کیف منظر کے درمیان سے ہوتے ہوئے خود کو سردی سے بچا کر تم اپنے قدموں کو ایک تجربہ گاہ کی طرف موڑو دروازہ کھلا اور منظر تمہارے سامنے ہے۔

"ابراہیم عبید کوئی کچا کھلاڑی نہیں...اس کے اتنے قریب ہو کر بھی میرے ہاتھ خالی رہے میں کچھ نہیں کر سکی۔"

سرخ مخملی گاؤن میں ملبوس لڑکی پروجیکٹر کی دھیمی روشنی میں کھڑی تھی جس پر ابراہیم عبید کی ایک مبہم سی خاکہ نما تصویر روشن تھی۔

(رف ٹف سے حلیے والی تصویر۔)

وہ تینوں اس کمرے میں موجود تھے، خود کو دسمبر کی ٹھنڈ سے بچانے کے لیے گرم کپڑوں کی تہوں میں لپیٹ رکھا تھا۔

"میڈم..."

ارحام نے نرمی سے میز پر رکھا چائے کپ اٹھایا، گھونٹ بھر کر بولا۔

"ہمیں کچھ اور سوچنا ہو گا، کچھ ایسا۔۔۔

کہ ابراہیم خود۔۔۔ ہمارے جال میں پھنسے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دحدہ ارحام کے ساتھ ٹیبل سے چائے کا کپ اٹھا کر پینے لگتا ہے۔

کمرہ جہاں تین افراد کی خاموشی ایک بوجھ بن چکی تھی۔ اس جمود کو توڑنے کی سعی کر رہا تھا۔

.....

ابراہیم اپنے کمرے میں بیٹھا لیپ ٹاپ لیے کچھ کام کر رہا تھا۔ کمرے کا ماحول پر سکون تھا۔ سائیڈ ٹیبل پر دو موبائل رکھے تھے۔

پہلے کی نسبت سیاہ کھلی ٹی شرٹ اور ٹراوزر میں ملبوس، بال ماتھے پر بکھرے ہوئے، آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں اور چہرے پر ہلکی شیو ابھری تھی۔

وہ نیم دراز ہو کر اپنے کام میں پوری طرح منہمک دکھائی دیتا تھا۔ ساتھ ہی میوزک بج رہا تھا۔

"I'm so lonely… broken angel..."

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رنگ ہوتی ہے۔ ہمیشہ کی طرح کان میں لگے ایئر بڈ کو ٹچ کرتا ہے۔

"بھائی! کوئی آپ پر نگرانی کر رہا ہے۔ آپ سے ابھی تک جو بھی ہے، انفار میشن نہیں نکال سکی۔"

"سکی؟"

فون پر آنے والی آواز پر وہ فوراً ردِ عمل دیتا ہے۔

"جی بھائی... زیادہ انفار میشن نہیں نکال پایا، کیونکہ وہاں سب پر نظر رکھی جاتی ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بڑی ٹینشن نا لو۔۔۔ آہستہ آہستہ ہم سب جان لیں گے۔ گل ایسی بے وقوفی کبھی نہیں کرے گی۔۔۔ اور اس کے علاوہ کون ہے؟ جو میرے نزدیک ہو کر بھی مجھ سے دور ہے؟"

"بھائی! گل نہیں ہے۔ وہ شاید کوئی اور ہے۔"

"اوکے۔۔۔خیال رکھنا۔"

"جی بھائی! آپ بھی۔"

فون کٹ کرنے کے بعد ابراہیم لیپ ٹاپ بند کرتے ہوئے سوچتا ہے۔

"ایسا کون ہے جو مجھ پر نظر رکھے ہوئے ہے...؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دروازے پر دستک ہوتی ہے۔

"باس..." عظیم وقاص کی آواز آتی ہے۔

"یس عظیم وقاص؟"

"باس! کچھ تصویریں ملی ہیں... ریڈ روم میں ہیں، آپ دیکھ لیں۔"

وہ دروازے پر کھڑا اطلاع دیتا ہے پھر پلٹ جاتا ہے۔

ابراہیم ٹی شرٹ پر ہینگ اسٹینڈ سے کوٹ اتار کر پہن رہا تھا۔

.....

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ماما! بابا... میں آپ لوگوں کو بہت مس کرتی ہوں۔ ویران سی ہو چکی ہوں... کہاں ہیں آپ لوگ؟"

ابراہیم آتے ہوئے مہیزہ کے کمرے سے آواز سنتا ہے۔

چونکہ پہلے ابراہیم کا کمرہ آتا ہے، پھر مہیزہ کا۔ نیچے اور اوپر سیڑھیاں گولائی میں جاتی ہیں۔

بِنا نوک کیے ابراہیم مہیزہ کے کمرے میں داخل ہوتا ہے۔

"بابا کہاں ہیں؟ماما..."

مہیزہ جائے نماز پر بیٹھی مسلسل رو رہی تھی۔

سمپل سی لونگ گرے فراک پہنے،دوپٹہ فولڈ کیے،ہاتھ دعا کے لیے پھیلائے وہ بہت کچھ مانگ رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مہیزہ... آپ ٹھیک ہیں؟"

ابراہیم حیرت سے پوچھتا ہے۔

"نہیں... میں ٹھیک نہیں ہوں۔"

وہ دائیں جانب چہرہ موڑ کر کہتی ہے۔ آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے،ناک سرخ ہو رہی تھی۔

"آپ دعا ختم کریں اور یہاں آ کر بیٹھیں۔"

"آپ کے پاس ماں،باپ، بھائی... پوری فیملی ہے،اسی لیے آپ مصلے پر دلاسہ نہیں دے سکتے۔ مجھے کوئی وہ نہیں دے سکتا جو یہاں بیٹھے مل سکتا ہے۔"

وہ ہولے سے بولی۔

"نظر آنے والی چیزوں میں سوائے دھوکے کے کچھ نہیں ہوتا۔"

ابراہیم اب مصلے کے پاس آ کر ہاتھ آگے بڑھاتا ہے۔

"شاباش...ہاتھ دو۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سرخ آنکھیں اب بڑھے ہوئے ہاتھ کو دیکھ رہی تھیں۔

"ہمیشہ آپ ہاتھ بڑھا نہیں سکیں گے۔ اکیلی ہو گئی تو تکلیف اور بڑھ جائے گی۔"

"میں جتنی دیر ہوں... آپ کے مسئلے حل کر سکتا ہوں... اٹھو اب۔"

ہاتھ میں ہاتھ رکھ کر وہ مصلے سے اٹھتی ہے۔

ایک آنسو ابراہیم کے ہاتھ پر پھسلتا ہے۔

اب وہ دونوں بیڈ کے پائنتی پر بیٹھے تھے۔

ابراہیم رف حلیے میں پہلی بار مہیزہ کے سامنے آیا تھا۔ فولڈ دوپٹے میں سرخ اور گہری نیلی آنکھوں کے ساتھ وہ حد درجہ خوبصورت لگ رہی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کیا ہوا؟ پیرنٹس کی یاد آ رہی ہے؟"

"جی..."

"آپ کو کچھ بھی یاد نہیں؟"

"لیکن آپ تو جانتے ہیں... میرا گھر... میرے گھر والوں سے ملا دیں۔"
اس کی آواز میں التجا تھی۔

"آپ رونا بند کریں... میں نے تلاش کی ہے لوکیشن... گھر چیک کر لیا انہوں نے، اس لیے ملا نہیں۔"
(موقع پر جھوٹ... پتہ نہیں کیسے در آیا تھا۔)

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"لیکن مجھے بابا یاد آتے ہیں... کب سے دیکھا نہیں ہے انہیں... مجھے تو یہ بھی نہیں یاد کہ وہ دکھتے کیسے ہیں۔

بظاہر سب کچھ مل رہا ہے مجھے لیکن میری فیملی نہیں ہے... یہ سب چیزیں انسانوں کی کمی پوری نہیں کر سکتیں۔"

آواز رندھ گئی، آنسو پھر سے روانی پکڑ رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ابراہیم کے دل کو کچھ ہوا تھا...
جسے وہ اپنی آنکھوں سے بیان کر رہا تھا۔

"آپ رونا بند کریں گی تو سب ٹھیک ہو گا نا؟"

"مجھے رونا آرہا ہے...

ہم زبردستی رو یا دکھی نہیں ہو سکتے، کچھ کمیاں ہمیں رلا دیتی ہیں۔"

ابراہیم نے اپنی آنکھیں جھٹکے میں زور سے بند کر کے کھولیں۔

"جو چیز موجود نہ ہو ہم صرف اسی کے لیے روتے ہیں... جو میسر ہو ہم کھونے لگتے ہیں پھر..."

ابراہیم نے دھڑکتے دل سے جانے کیا کہہ دیا تھا۔

"ہمم... اب نہیں روتی۔"(لفظ اپنا کام کر گئے تھے۔)

"کافی بنانی آتی ہے آپ کو مہیزہ؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"شاید... اگر بنانے کی کوشش کروں... یاد نہیں مجھے۔"

"ٹھیک ہے... کوشش کرو... جیسی بھی بنتی ہے بنا لاؤ... ٹیرس پر... پیتے ہیں۔"

"جی... آپ جائیں... میں آتی... کافی لے کر۔"

"ہمم..."

وہ پتہ نہیں، بغیر سوچے سمجھے کیا کہہ چکا تھا۔

دروازہ بند ہونے کی آواز نہیں آتی۔

مہیزہ مصلہ اٹھا کر دوپٹہ فولڈ سے ہٹا رہی تھی...

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

.....

"دوبار موت نے آپ کے در پر دستک دی... مگر ہر بار اسے خالی ہاتھ لوٹنا پڑا، ایک سراب کی مانند۔ اور یہ راز... یہ پردہ نشین حقیقت آج بھی سب کی نگاہوں سے اوجھل ہے۔"

زیان فورٹ منرو میں خاموشی کے بیچ چیئر پر بیٹھا تھا۔ سامنے کھڑا وجود جس کی چوڑی ساخت اور مضبوط کندھے تھے۔ پشت کئے کھڑا تھا۔

زیان کی نظریں اس پشت پر جمی تھیں۔

نوولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ تمہارا احسان ہے کہ آج میں زندہ ہوں... زیان!

ہیر کی حفاظت کے لیے گھر تک جلانا پڑا مجھے تاکہ وہ کہیں اور سیٹل ہو سکے۔"

اس کی آواز میں جذبہ تھا، صرف ایک سرد درد پن۔

برفیلی زمین پر بوجھ تلے جھکتے درخت، کانپتی سرد ہوا اور وہ خاموش میز — آج بھی حسبِ روایت حقیقت سے نظریں چرا کر کھڑی تھی۔ جیسے ہر درد، ہر سچائی کو برف کی تہہ میں دفنا دیا ہو۔

"میں ملا ہوں اس سے لیکن وہ ہیر کے پیچھے پاگلوں کی طرح ہے۔ انکل۔"

"میں ہیر کی حفاظت کرنے کے اقدامات کر رہا ہوں بیٹا۔"

وہاں پھر سے سکوت چھا گیا۔

.....

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

موسم میں ٹھہری ہوئی سی خنکی تھی، جیسے ہوا بھی دبے قدموں چل رہی ہو۔ پردے ہوا کے ہلکے جھونکوں میں مدھم رقص کر رہے تھے۔ یرمان کھڑکی کے پاس کھڑا باہر جھانک رہا تھا۔ اس نے ٹیبل کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا۔

"یہ عرسہ اور مرسہ کی تصویریں ہیں... جا کر زیان رحمان کے منہ پر مارو اور یہ غلط فہمی دور کرو کہ میں اس کے انڈر یا اس کے حکم پر کام کرتا ہوں۔"

یرمان گرے چینوز پینٹ، وائٹ ہائی نیک، چارکول کوٹ، میٹ بلیک واچ اور ڈریس بوٹس میں ملبوس تھا۔ ہمیشہ کی طرح وجیہہ بے حد حسین۔

ایثار نے تصویریں اٹھا کر اپنے بھاری بھرکم وجود پر پہنے کوٹ کی جیب میں ڈال لیں۔

"یرمان صاحب!"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

یرمان نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"وہ آپ پر یقین کرے گا؟۔۔۔کہ آپ اس کے قاتل کو جانتے ہو؟"

"یقین کرے یا نہ کرے،اس کا قاتل موجود ہے...زندہ ہے۔لیکن زیان کو کیسے پتہ چلے گا؟"

ایثار کی نگاہوں میں لمحہ بھر کو ٹھہراؤ آیا،چہرے پر سنجیدگی گہری ہوئی پھر وہ بے حد نپے تلے انداز میں گویا ہوا۔

"انسان کو آج کے دور میں جانور پر بھی یقین نہیں کرنا چاہیے...کیونکہ انسان کے ساتھ انسانوں سے زیادہ جانور رہتے ہیں۔"

(یاداشت میں بے ہوش ہیر کو آزاد کرنے کا منظر لہرایا۔)

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

چرچر کی آواز کے ساتھ دروازہ کھلا اور ایثار خاموشی سے نکل گیا۔

یرمان وہیں ساکت کھڑا تھا... حیران۔

.....

فضا میں رات کی سیاہی کچھ یوں پھیلی تھی گویا ہر منظر پر سیاہ رنگ کی باریک چادر تنی ہو۔ سڑک، آسمان، عمارتیں... سب کچھ جیسے مدھم روشنی میں اپنے وجود کو چھپا رہا ہو۔ بلندی پر کھڑا ٹیرس، نیچے شہر کی زرد بتیاں اور اوپر آسمان پر بادلوں کی بے آواز چال۔ ہوا میں خنکی تھی اور خاموشی کی کوکھ سے ہلکی سی سرسراہٹ جنم لے رہی تھی۔

وہ ہاتھوں میں دو مگ پکڑے آہستہ آہستہ چلتی ہوئی اس کے پاس آ رہی تھی۔

پیروں کو چھوتی گرے فراک، فل سلیوز، آدھ کھلے گھنگریالے بال، بلاک ہیلز اور اوور کوٹ میں لپٹی...

پاس آکر دھیرے سے کہا۔

"شاید آپ کو آسمان بہت پسند ہے؟"

وہ اس کے برابر آکھڑی ہوئی، قد معمولاً ابراہیم کی گردن تک آتا تھا— مگر وہ ہیل پہنے تھی، اس لیے اس کا ماتھا آکر اس کی ناک کے برابر ٹھہرا تھا۔

دو الگ قامتیں مگر عجیب مطابقت تھی— جیسے قدرت نے ناپ تول کر دونوں کو ایک دوسرے کے لیے تراشا ہو۔

سرد ہوا بدستور چل رہی تھی۔

اس نے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے آہستگی سے کہا۔

"ہاں!اس لیے کہ انسان اس غلط فہمی سے بچ جاتا ہے کہ اس کے ساتھ بہت لوگ ہیں۔"

وہ دونوں اب ٹیرس کی ریلنگ سے ٹیک لگائے نیچے شہر کی روشنیوں اور اوپر خاموش بادلوں کو دیکھ رہے تھے۔ایک ہاتھ آگے بڑھایا۔

"کافی؟"

نظریں آسمان پر تھی۔

"میں سمجھی نہیں کچھ۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ ہلکی سی سانس لے کر گویا ہوا۔

"دنیا سمجھتی ہے کہ میرے ساتھ ہر انسان چل رہا ہے... جیسے آسمان پر ستارے ایک ساتھ نظر آتے ہیں۔

مگر میں ستاروں جیسا نہیں ہوں۔ میرے حصے میں صرف خالی آسمان آتا ہے... جو وفا کا کربناک حوالہ لگتا ہے۔

اور ہاں... وہی خالی پن مجھے کافی جیسا لگتا ہے— گرم مگر تنہا۔"

ہیر نے لمحہ بھر کو ابرہیم کی طرف دیکھا،

ہلکی سبز خاموش سی آنکھیں۔۔۔اس کی گہری نیلی الجھی ہوئی نظروں سے ٹکرا گئیں۔۔۔

"آپ اس انتہا پر بھی اس انسان کا دکھ نہیں سمجھیں گے، جس کے پاس نہ زمین ہے نہ آسمان۔"

Clubb of Quality Content

وہ چونکا تھا۔دل کو پھر سے کسی بات نے تکلیف دی تھی۔اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے ہولے سے بولا۔

"آپ کا یہ رنگ عجیب ہے۔بیماری سے اٹھنے کے بعد آپ کو صرف ہنستے دیکھا ہے۔"

"مجھے باتیں گھمانی نہیں آتیں۔ جو ہوتی ہوں، سب کے سامنے ہوتی ہوں۔ یہ بات مت بھولیے گا۔"

چہرے پر پھیکی مسکراہٹ لئے بولی۔

"کافی اتنی خاص نہیں۔" گویا قصہ ختم کیا۔

ہوا اور تیز ہو چکی تھی۔ کچھ احساسات زندہ ہو رہے تھے۔ زخموں کی خوشبو سی فضا میں تیر رہی تھی۔

سردیوں کے زخم نہیں بھرا کرتے...

لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہر بار وہی زخم دوبارہ دیے جائیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

.....

"کوئی یرمان ہے جو ہیر پر مسلسل نظریں گاڑے بیٹھا ہے لیکن یرمان کریم اور ابراہیم عبید... دونوں ہی ہیر کی کھوج میں ہیں۔"

ریڈ ہڈی گاؤن میں لپٹی گل حسبِ معمول چہرہ نقاب میں چھپائے، اسکرین پر جھکی بولی۔

"لو جی! یہ دونوں ہیر میڈم کے چکر میں مجنوں بنے پھرتے ہیں۔"

ارحام قدرے سکون سے چپس کھاتے ہوئے ٹیبل پر بیٹھا بولا۔

"یار ابراہیم تو میری جی ایف ہے ہی، لیکن یرمان؟

یرمان تو یرمان ہے۔

ہوائی خبر ہے کہ یہ بندہ بڑا حسین ہے۔اس جیسا شاذ و نادر پیس دنیا میں ایک ہی ہے۔

دوسری جی ایف بن سکتا ہے لیکن میں حسن پر مر کے بے وفائی تھوڑی نہ کر سکتا ہوں۔

ایک کمبخت،دوسرا کمینہ۔"

دحدہ کی فراخ دلی نے گویا ماحول میں جلن کا تڑکا لگا دیا۔

"اور میڈم! آپ لال شیطان کی طرح ریڈ ہڈی اور نقاب اوڑھ کر گھومتی رہتی ہیں؟ دم نہیں گھٹتا آپ کا؟"

"تمہاری جی ایف بھی تو کالے کپڑوں میں گھومتی ہے۔سوری! گھومتا ہے... کالا شیطان...

اوہ نہیں،غلط بولا۔۔۔کالی شیطان!"

مسکرا کر پاس آتے ہوئے بولی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہم ساتھ ہیں... ٹیم ورکرز کی طرح۔

فرینڈز بھی ہیں۔

لیکن آپ نے کبھی بتایا نہیں کہ آپ کون ہیں؟

"ہمیں ایک دوسرے پر ٹرسٹ نہیں،

لیکن ایک دوسرے کی فیملی بچی رہے،

اسی لیے ساتھ ہیں۔"

وہ کہہ کر واپس پروجیکٹر کی طرف دیکھنے لگی۔

"میڈم! لال شیطان والی بات بری لگی؟"

(آج کی تاریخ میں تو اس کے دانت منہ کے اندر نہیں ہونے والے!)

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ کی بات بری نہیں لگی، میڈم کو آپ 'کا' سوری 'کی' جی ایف سے زیادہ ہی لگاؤ ہے۔"

ارحام مسکراتے ہوئے بولا۔

ماحول خوشگوار ہو چکا تھا... یہ انفارمیشن اٹل تھی

ایسی کہ جیسے کسی بیان پر مہر لگ چکی ہو،

کسی کاغذ یا ڈرائیڈ کی فائل میں محفوظ کی جا چکی ہو۔

.....

"میری بہنوں کی تصویریں تمھارے پاس کیسے آئیں؟

پہلے تو صرف ہیر کے بارے میں بکواس کر رہے تھے،

اب میری فیملی تک جا پہنچے ہو؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زیان ہاسٹل کے بے حد صاف ستھرے مگر سرد کمرے میں تھا۔جہاں اس کے پھینکے گئے سامان کی آوازیں دیواروں سے ٹکرا کر کچھ اس انداز میں لوٹ رہی تھیں جیسے یخ ہوا میں کوئی چیخ دب کر رہ گئی ہو۔

"آرام سے... زیان رحمان!"

یرمان سرد لہجے میں بولا۔

جنوری کی ٹھنڈی، خمار آلود دھوپ لاکھوں میل کا سفر طے کرتی ہوئی سفید پوش، خاموش کمرے میں ایستادہ اس نفیس، حسن سے لبریز اور دراز قد وجود کو نزاکت سے چھوتی ہے— جس کی سرخ و سفید رنگت، شفاف پیشانی، آنکھیں گہری سیاہ، ناک متناسب، لب تراشیدہ اور خط کٹ داڑھی بے مثال قرینے سے چنی ہوئی ہے—فنکارانہ فرصت سے تراشا گیا حسن،

کسرتی جسم پر وائن رنگ کی ہائی نیک، ہم رنگ چینوز پینٹ اور نفیس لمبا کوٹ، سراپا غرور۔

خمار زدہ دھوپ کی نرم سی لہر اس کو چھوتے ہی جیسے خود فریفتہ ہو گئی ہو—اور کرن نے اس مردِ پراسرار کو ایک لمحے میں بے اختیار خود میں سمیٹ لیا۔

"وہ... مر چکی ہیں۔ ان کا چیپٹر کلوز ہو چکا ہے۔

لیکن... کیا جاننا چاہو گے کہ قتل کس نے کیا تھا؟"

"مسٹر! آپ وہ بولیں جو میں سن سکوں،

ایسا نہ ہو کہ وہ سب جو میں کروں،

آپ خود نہ سہہ سکیں!"

سر پھاڑ دینے والے انداز میں زیان بولا۔

(اس کا سر تو وہیں فورٹ منرو میں پھوڑ کے آنا تھا۔ کمینہ۔۔۔)

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مجھے یاد ہے وہ دن جب سب کچھ ہیر کے سامنے ہوا اور یہ سب ہونے سے پہلے۔۔۔۔ ہیر کو سب معلوم تھا۔ لیکن اس نے کچھ نہیں روکا۔۔۔

کچھ بھی نہیں!"

"میری برداشت کا امتحان مت لو۔۔۔ میں جان سے مار دوں گا تمھیں! خبیث انسان۔۔۔

کون ہو تم؟"

زیان کی سانسیں تیز تھیں، حلق خشک ہو چکا تھا اور پیشانی پر پسینہ واضح تھا۔

"اگر تم ہیر کے بارے میں بتانے کو تیار ہو۔۔۔ تو میں بھی سب کچھ بتانے کو تیار ہوں۔"

یرمان کی آواز فون کے آخری کنارے سے آئی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اور اگلے لمحے فون۔۔۔ کٹ کر چکا تھا۔

"یرمان صاحب! آپ تو خود قاتل کا بتا رہے ہیں۔۔۔"

عادی خاموشی سے پیچھے کھڑا تھا۔ جس سوال میں الجھا ہوا تھا آخر کار زبان پر آ ہی گیا۔

"جھانسا دیا ہے۔۔۔ وہ خود بتائے گا۔

اور یہ کس نے کہا۔۔۔ کہ میں کچھ بتاؤں گا؟"

رندھاوا سکون سے سب سنتا رہا، خاموشی سے سر اثبات میں ہلاتا ہے۔

یرمان مسکرا رہا تھا۔ حسین۔۔۔ شاطرانہ مسکراہٹ۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

یہ وہ لمحہ تھا جب حسن اور جرم ایک دوسرے کے آمنے سامنے تھے۔۔۔۔۔اور حسن جیت رہا تھا۔

خاموش پردے ہمیشہ کی طرح اپنا فرض نبھا رہے تھے۔

.....

"باس!"

عظیم مؤدب انداز میں ہاتھ باندھے گویا ہوتا ہے۔

"یس!!!!!"گویا آج صاحب اچھے موڈ میں ہیں۔

بلیک اینڈ وائٹ تھیم میں ملبوس، جھیل کنارے،دونوں ایک خاص ہم آہنگی سے ساتھ چل رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سرد ہوائیں ان کے وجود سے یوں گزر رہی تھیں گویا روح کو چھو کر گزر رہی ہوں۔۔۔۔۔

مگر وہ دونوں، ان ہواؤں سے ماورا محسوس ہو رہے تھے۔

"آپ بدل رہے ہیں..." وہ ٹھہر ٹھہر کر بولتا ہے۔

"آپ کے جذبات، آپ کی آنکھوں سے جھانکنے لگے ہیں، چہرہ ان کا عکس بن گیا ہے۔"

"کیا...؟" وہ اچھنبے سے بولتا ہے۔

"جی۔۔۔ آپ دلچسپی لینے لگے ہیں اس۔۔۔ لڑکی میں۔"

ہوا سرد تھی لیکن ابراہیم کو محسوس نہیں ہو رہی تھی۔

"عظیم وقاص... اگر ہم مصلے پر بیٹھ کر کچھ مانگیں۔۔ تو کیا وہ واقعی مل جاتا ہے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مصلے تک اکثر لوگ صرف فرض نبھانے جاتے ہیں اور کچھ... کچھ خالص رب کے لیے۔

جو صرف فرض ادا کرتے ہیں، وہ عجب ظالم ہوتے ہیں۔

گناہ کے بعد نماز اور پھر اگلے گناہ کی تیاری۔

اور جو رب کے لیے جاتے ہیں... وہ ہم جیسے لوگوں کو کبھی قابلِ قبول نہیں ہوتے۔

کیونکہ وہ ان چیزوں سے بچتے ہیں، جو ہمیں عزیز ہوتی ہیں۔"

"عظیم وقاص۔۔۔! مجھے کبھی سکون نہیں ملا...

نہ کوئی ایسی خوشی، جو دل کو اطمینان دے سکے۔

نہ خاندان، نہ رشتے، نہ کامیابی۔

لیکن اب..."

وہ رکتا ہے۔۔۔ اعتراف مشکل تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اب۔۔۔اس لڑکی کے آنے کے بعد۔۔۔میں دل سے مسکرانے لگا ہوں جیسے میری کھوئی یادداشت بحال ہو گئی ہو۔۔۔

جینے کا اک الگ سا احساس پیدا ہوا ہے۔

لوگ مصلوں پر بیٹھ کر سکون مانگتے ہیں...

اور مجھے۔۔۔اس لڑکی کے آنے سے سکون ملا ہے۔"

"باس۔۔۔!!!!دھوکہ...بہت خوبصورت فریب ہوتا ہے۔

اتنا خوبصورت کہ انسان اسے خود کے لیے چن لیتا ہے۔

مصلے پر بیٹھنے والے، نماز سے پہلے خود کو یقین دلا چکے ہوتے ہیں کہ سکون ملے گا۔

اور دوسرا دھوکہ، محبت ہے۔۔جو کوئی دوسرا انسان ہمیں دیتا ہے۔دونوں چیزوں میں بظاہر فرق ہے لیکن دھوکہ ہیں۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تم نے کافی گہرائی سے محسوس کیا ہے،

عظیم وقاص..."

اور عظیم کے لبوں پر ابھرتی مسکراہٹ یکایک جیسے اداسی کے دھویں میں تحلیل ہو گئی۔

"باس... جس لڑکی کو میں نے چاہا تھا... جس دھوکے کو میں نے شعوری طور پر چنا...

اسے مجھ سے نہیں، میرے پیسوں سے محبت تھی۔

نوٹوں سے عشق کرنے والا... بکاؤ ہوتا ہے...

بولی لگاؤ، قیمت دو، اور لے جاؤ۔"

عظیم کی آواز نمی سے بوجھل ہوئی۔

"اور پھر۔۔۔وہ بھی مجھے چھوڑ گئی۔۔۔"

اس کا حلق جیسے کسی چھپی چیخ سے بند ہو گیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ابراہیم نے آہستگی سے رخ اس کی طرف موڑا۔

"میری طرف دیکھو۔۔۔ عظیم وقاص۔"

عظیم کی آنکھوں کی سرخی شدت اختیار کر چکی تھی اور آنسو شاید برسنے کی اجازت مانگ رہے تھے مگر وہ ابھی بھی اندر ہی کہیں قید تھے۔

"اگر پیسوں کی ہی بات تھی۔۔۔ تو ہم زیادہ دے دیتے۔۔"

"مگر وہ۔۔۔ وہ بک گئی تھی باس... میرے جذبات نہیں دکھے اسے۔۔۔

میرے امیر ہونے تک۔۔۔ وہ کسی اور کے ترازو میں بیٹھ کر میرا پلڑا جھکا چکی تھی۔

اور جانتے ہیں باس۔۔۔؟ بولی۔۔ اسلام میں حرام ہے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور حرام کبھی سکون نہیں دیتا۔ دیتا ہے کیا؟"

عظیم کے لفظ ٹوٹتے جا رہے تھے اور آنکھوں کی نمی اب رخساروں پر بہنے لگی تھی۔

اچانک وہ ابراہیم کے سینے سے لگ کر زور سے رونے لگا۔۔۔

جیسے برسوں کا ضبط اب کسی اور کے سینے پر سر رکھ کر ٹوٹنے کا موقع پا گیا ہو۔

"عظیم۔۔۔ ریلیکس۔۔۔۔ ریلیکس کرو۔۔۔"

ابراہیم نے نرمی سے اس کی پشت تھپتھپاتے ہوئے کہا۔

Clubb of Quality Content

"باس۔۔۔ وہ چلی گئی۔۔۔

اور اب۔۔۔ آج بھی۔۔۔ آدھی رات کو چھت سے لٹکے پنکھے مجھے اپنی طرف بلاتے ہیں۔۔۔

دن کے اُجالے میرے سینے پر بوجھ رکھتے ہیں۔۔۔

میں صرف سانسیں لے رہا ہوں۔۔۔ زندہ نہیں ہوں۔۔۔

میں شاید بہت پہلے مر چکا ہوں۔۔۔اس نے صرف چھوڑا نہیں۔۔۔مجھے اندر سے مار دیا ہے۔"

عظیم ابراہیم کے گلے میں سر چھپائے رو رہا تھا۔۔۔بچوں کی طرح،غیر مشروط،بے آواز۔

ابراہیم نے اسے آہستگی سے خود سے پیچھے کیا اور بہت نرمی سے سے دیکھا۔

"عظیم۔۔جو چیز دکھ دے،اسے خود سے دور رکھنا چاہیے۔۔۔"

"اس!!!میری بس یہی دعا ہے کہ آپ کبھی نہ جان سکیں۔۔۔محبت کیا ہوتی ہے۔۔۔ اور موت کا انتظار کیسا لگتا ہے۔"

وہ نظریں جھکائے،چہرے سے آنسو پونچھتے ہوئے بولا۔

آواز میں نمی برقرار تھی۔۔۔وہی تہہ شدہ تکلیف۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ریلیکس رہو۔۔۔ سب کچھ بہتر ہو گا۔"

ابراہیم نے لہجہ ہلکا کرنے کی کوشش کی۔۔۔ جیسے بات بدل دینے سے کچھ دکھ بھی بدل جائیں گے۔

"جی۔۔۔"

عظیم نے دھیمی سی آواز میں کہا جیسے ہونٹ بھی تھک چکے ہوں۔

سردی مزید بڑھ چکی تھی۔۔۔ مگر ان دونوں پر اس کا کوئی اثر نہ تھا۔

جھیل کنارے لوگ۔۔۔ اپنی اپنی موج میں۔۔۔

کچھ درد لے کر، کچھ درد دے کر۔۔۔

اور کچھ۔۔۔ بس۔۔۔ بے درد ہو کر چل رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

.....

سردی کی شدت انتہا کو چھو رہی تھی۔

فضا میں دھند تھی، ہر سانس سے دھوئیں کا ایک ہلکا سا بادل بن کر نکلتا اور لمحے بھر میں تحلیل ہو جاتا۔

چائے کی خوشبو، سنجیدہ بحثوں میں الجھے قہقہے، اور کہیں کہیں کانپتے ہوئے ہاتھوں میں دبے مفلر... ماحول میں ایک الگ سی رمق گھول رہے تھے۔

کوئی جیکٹ میں لپٹا، کوئی شال میں گم تو کوئی گرم چائے کو زندگی کی آخری امید سمجھ رہا تھا۔

"میڈم۔۔۔ یرمان کریم کی کوئی واضح تفصیل دستیاب نہیں۔

نہ خاندان کا کچھ پتا، نہ بیک گراؤنڈ۔۔۔

کہتے ہیں صرف ایک نام ہے۔۔۔ باقی سب دھواں!"

زوبید پروجیکٹر کی خالی اسکرین کو دیکھ کر بے زاری سے بولا۔

داؤد بس دیکھتا رہا۔۔ گہری نظر، بند لب اور سوچتا ہوا چہرہ۔

"میڈم! ارحام اور گل کے درمیان کوئی... سین وغیرہ چل رہا ہے۔ میرا مطلب چکر وکر۔"

دحدہ نے کام کی بات چھوڑ کر اپنے دانت دکھائے گویا کوئی راز فاش کرنے کے ارادے میں تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ریڈ ہڈی گاؤن والی لڑکی کرسی سے اٹھی۔۔۔

ایک گھمبیر وقار کے ساتھ، فائل کی ورق گردانی کرتے ہوئے بولی۔

"مجھے کیا پتا؟

میرے سے زیادہ تو وہ دونوں آپ لوگوں کے ساتھ وقت گزارتے ہیں!"

"میری جی ایف کا کچھ پتا چلا؟"

"جی ایف؟" داؤد نے حیرانی سے پوچھا۔

"ہاں بالکل! جی ایف۔۔ یعنی۔۔۔ ابراہیم عبید!"
میڈم نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"دحدہ! تیرا پتہ کٹ چکا ہے۔ وہ آج کل کسی لڑکی کے چکر میں ہے۔"
ارحام پیچھے سے آ کر ایک دھماکہ خیز خبر سناتا ہے۔

"کیا!؟"

دحدہ کا منہ ایسے کھلا جیسے آنکھوں کے سامنے میراث چھوٹ رہی ہو۔

"ہاں جی۔۔۔دحدہ میری جان، جی ایف بدلو!"

ارحام ہنسی دباتے ہوئے پیار سے کندھے پر ہاتھ مارتا ہے اور انگلی کی نوک سے ٹھوڑی اوپر کرتا ہے۔

"لیکن تمہیں کیسے پتہ چلا؟"

"اخبار سے۔۔۔!"

ارحام ہنستے ہوئے کہتا ہے، دوسرے ہاتھ میں پکڑا اخبار لہراتا ہے۔

"لکھا ہے۔۔۔ابراہیم عبید کسی نہایت غریب ڈھابے پر

ایک لڑکی کے ساتھ بیٹھا تھا۔۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جملہ پورا ہونے سے پہلے ہی قہقہہ چھوٹ گیا۔

میڈم نے چونک کر فوراً اخبار کی طرف نگاہ دوڑائی۔

"بولو بھی آگے! جان لو گے بچے کی۔۔۔"

دحدہ نے ڈرنے کی اداکاری کی۔

ارحام نے اخبار دحدہ کو تھماتے ہوئے کہا۔

"ڈھابے پر بیٹھ کر گول گپے اس لڑکی کے ساتھ کھاتا ہے... لڑکی کا چہرہ نظر نہیں آرہا۔"

داؤد نے اپنا چشمہ ٹھیک کیا اور ایک پھیکی سی مسکراہٹ ان کی طرف پھینکی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہائے! میں تو پہلے ہی بیوہ ہو گیا!۔۔۔۔ہائے۔۔۔"

گندی سی کرخت آواز نکالی اور رونے کی اداکاری کرنے لگا۔

باقی سب بھی کھل کر ہنس رہے تھے۔

تھوڑی سی کامیابی بھی بہت بڑی محسوس ہو رہی تھی۔

.....

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"باس۔۔۔جو "ڈی" کی انفو ہے۔وہ یرمان نامی بندے کی ہے۔جو دکھتا نہیں لیکن ہے ہر جگہ۔"

"اوہ۔۔۔۔"

سرخ کمرے میں ایک ہلکی سی خنکی تھی۔

ابراہیم نے ریوالونگ چیئر پر جھولتے ہوئے اپنے بازو چیئر کے کنارے پر رکھے، دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پھنسا کر گہری سانس لی۔

سامنے کھڑا اعظیم، حسبِ معمول سفید شرٹ پینٹ میں تھا۔ ٹیب کی اسکرین پر نظریں جمائے دھیما سا بولا۔

"عظیم وقاص... اگر وہ 'ہیر' کی تلاش میں ہے تو یقیناً وہ محض تماشائی نہیں... کئی ان دیکھے کھیلوں میں ملوث ہو سکتا ہے۔ فورٹ منرو کا اسے علم ہو گا۔

ایسے راز جو صرف ہوا میں نہیں، زمین میں دفن ہوتے ہیں۔"

دروازے پر دھیرے سے دستک ہوئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میں اندر آسکتی ہوں؟مسٹر ابراہیم۔۔۔!"

ابراہیم جھجھک کر عظیم کی طرف دیکھتا ہے۔

"باس! آپ بات کریں میں آتا ہوں۔"

عظیم مسکراتے ہوئے چل دیتا ہے۔

"جی، آجائیں۔"

عظیم کے گزرتے ہی مہیزہ قدم بڑھاتی ہے۔

پیروں کو چھوتی سفید ویلوٹ فراک۔۔۔ گردن سے لپٹا ہلکا سا ہم رنگ دوپٹہ۔۔۔ہاتھ پیچھے بندھے، گھنگریالے بال کانوں کے کناروں سے ہوتے ہوئے پُر وقار انداز میں سیٹ کیے گئے تھے۔

ہر قدم پر ہیلز کی ہلکی سی ٹک ٹک کرتی آئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مسٹر ابراہیم... آپ کا راج محل سیاہ ہے،

آپ کا کمرہ بھی اور شاید... دل بھی؟ لیکن یہ روم سرخ ہے۔۔۔ کوئی راز ہے؟ یا کوئی کالا کام؟"

"مجھے کالے رنگ سے نفرت ہے...

اسی لیے ہر شے میں وہی رنگ ہے۔"

وہ اس کی گہری نیلی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔

"اوہ... خیر، میں معذرت کرنے آئی تھی۔"

"معذرت۔۔۔۔" وہ الجھتا ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"وہ۔۔۔ جو آپ۔۔۔ میرے ساتھ۔۔۔ گول گپے کے لیے۔۔۔"

رک رک کر لفظ بولتی پھر خاموش ہو جاتی۔

"آئندہ خیال رکھنا، اخبار کی زینت نہ بنوں میں۔۔۔"

ابراہیم آہستہ سے کھڑا ہوتے ہوئے بولا آواز میں نرمی تھی۔

اب وہ آمنے سامنے تھے۔ بلیک اینڈ وائٹ تھیم، پس منظر میں سرخ روشنی کا سایہ۔۔۔ جیسے کسی مصور کی سوچوں سے اترا ہوا خاکہ جو صرف ایک لمحے کو مکمل ہوا ہو۔

"ہمممم۔۔۔۔!"

مہیزہ نے ہلکے انداز میں بالوں کو جھٹکا پھر اپنی ایڑیوں پر مڑ کر ہلکی سی ٹک ٹک کے ساتھ دروازے کی سمت بڑھ گئی۔

ابراہیم اسے جاتا دیکھتا رہا—

ہونٹوں پر ایک مدھم، تھکی ہوئی سی مسکراہٹ تھی۔

پھر دروازہ بند ہونے کی آواز آتی ہے۔

.....

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دھند کی آغوش میں لپٹا شہر آہستہ آہستہ کروٹ لیتا ہے۔ لوگ بستر چھوڑ کر زندگی کے ہنگاموں میں الجھ رہے ہیں۔ اور وقت—اپنے معمول کے دائرے میں گھومنے لگا۔

لیکن ڈی ایچ اے کی ایک پر شکوہ گلی میں—

برگنڈی رنگ میں نہائی ایک عمارت خاموش مگر ناقابلِ نظر انداز تمکنت سے کھڑی ہے،

جسے دنیا "ابراہیر" کے نام سے جانتی ہے۔

مین گیٹ سے داخل ہو کر بائیں جانب لفٹ میں قدم رکھیں—اور فلور اوپر چڑھتے جائیں۔

پانچویں منزل پر جیسے ہی قدم رکھتے ہو،سامنے ایک کمرے کا دروازہ کھلتا ہے۔۔۔اور تم

گویا کسی خوبصورت صبح کی کالی رات میں داخل ہو جاتے ہو۔

اپنے وجود کو جیسے کسی اور جہان کے زیرِسایہ پاتے ہو جہاں ہر قدم کے ساتھ دو خاموش قدم

۔۔۔۔

تمہارے ہمقدم ہیں۔

پھر اچانک— عظیم وقاص۔۔۔تمہیں اس راہداری سے گزار کر اپنے بے حس،سرد مزاج

باس کے سامنے لا کھڑا کرتا ہے۔

Clubb of Quality Content

حیرتوں میں جکڑا تمہارا وجود، کسی خاموش جادو کے زیرِ اثر، ہوا کی لہروں میں گھل کر فضا کے سنگ گم ہو جاتا ہے۔

"باس! میٹنگ کا تو پتہ نہیں لیکن ایک اور میٹنگ ارینج ہو رہی ہے۔"

آفس میں بیٹھا ابراہیم بلیک تھیم میں ملبوس لیپ ٹاپ پر نظریں جمائے منہمک دکھائی دیتا ہے۔

عظیم کی بات پر چونک جاتا ہے۔ ٹائپ کرتی ہوئی انگلیاں رک جاتی ہیں۔

"باس! ہیر میم کا پتہ لگ چکا ہے۔ وہ کسی ہوٹل میں ٹھہری ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہوٹل کے مینیجر سے پتہ چلا کہ وہ صرف خالی کمرے کا رینٹ دیتی ہیں۔ زیادہ تر باہر ہی رہتی ہے،دن میں صرف ایک بار آتی ہیں۔ مینیجر کو زبردستی قائل کیا ہے یہ سب بتانے کے لیے۔"

پھر رکتا ہے۔ابراہیم کے تاثر بغور دیکھتا ہے۔

"اور باس۔۔۔۔ مینیجر سے پتہ چلا ہے کہ ہیر نے منع کیا ہے،کوئی بھی انفارمیشن لیک نہیں ہونی چاہیے۔"

مؤدب طریقے سے ہاتھ باندھے،گویا معمہ ہی ختم۔۔۔۔

"عظیم وقاص۔۔۔۔۔۔زبردست!

میری مسز مل گئی ہیں تو ملاقات یا کینڈل لائٹ ڈنر کا انتظام ہونا چاہیے۔"

ابراہیم پاکٹ میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کھڑا ہوتا ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"باس جو حکم... ہم تابعدار آپ کے۔"

عظیم مسکرا کر چلا جاتا ہے۔

فضا میں ایک جوش بھرا تجسّس ابھرتا ہے۔

.....

"ہماری ہونے والی بہو صاحبہ!"

رخشندہ بیگم سیاہی میں ڈوبے ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھی، مہیزہ کو آتے دیکھ کر بناوٹی نرمی سے گویا ہوئی۔

"ابھی تک اپنے خوبصورت۔۔۔ میرا مطلب ابراہیم کے ساتھ گزارے لمحے یاد نہیں آئے؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"یاد آئے یا نہ آئے، میں وہ ہوں رخشندہ میڈم۔۔۔ جو یہیں کے لیے بنی ہے۔"

لمبا کوٹ، فل نیوی بلو پینٹ شرٹ اور سنبھلے قدموں کے ساتھ وہ ڈائننگ ٹیبل کی کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔

رخشندہ نے سلاد کی پلیٹ اٹھاتے ہوئے آواز نرم کی۔

"اتنا گھمنڈ بھی اچھا نہیں، تم سے پہلے بھی کئی کو باہر کا راستہ دکھا چکی ہوں، تم میرے لیے کیا ہو؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ابھی مہیزہ کچھ کہتی کہ اچانک دروازے کی طرف سے سخت تپا دینے والے الفاظ کانوں سے ٹکرائے۔

"کسی کی خاموشی کو کمزوری یا غرور مت سمجھیے اگر میں بول پڑا۔۔۔ تو آپ شاید باہر بھی نظر نہ آئیں!"

یہ آواز ابراہیم کی تھی،بازو پر کوٹ ڈالے آتے ہوئے بولا۔قدم ہال کی خاموش فضا میں گونج پیدا کرتے بڑھ رہے تھے۔

رخشندہ کے ہاتھ سے سلاد کی پلیٹ چھوٹی۔آنکھیں جیسے جھپکنا بھول گئی تھیں اور چہرے پر چھائی سفیدی حیرت کی مکمل تصویر تھی۔

"آپ تو ابھی سے گھبرا گئیں،ذرا سنبھل کر!"

ابراہیم نے کوٹ ملازم کو پکڑایا اور پھر پراعتماد انداز میں ڈائننگ ٹیبل کی طرف بڑھا۔

مہیزہ نے ماحول میں چھائے تناؤ کو محسوس کیا تو بات کا رخ موڑنے کی کوشش کی۔

"آپ اتنی جلدی کیسے آگئے؟"

ابراہیم نے اس کی طرف دیکھے بغیر سیدھی نگاہ رخشندہ پر گاڑدی اور دھیمی زہر خندہ مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔

"آپ کو اپنے بیٹے کی شادی کی بہت جلدی ہے—اوہ سوری! آپ تو منگنی بھی دیکھ نہیں سکیں۔ خیر، تیار ہو جائیے، رسم شادی سے پہلے رسمِ منگنی ادا کرتے ہیں!"

رخشندہ کا چہرہ مکمل ہواؤں کا شکار تھا۔۔ جبکہ ابراہیم اب مکمل اطمینان سے اپنی کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ابراہیم..."

رخشندہ نے قدرے لرزتی آواز میں پکارا۔

"مہیزہ! اگلے ہفتے منگنی کرتے ہیں!"

ابراہیم نے نرمی مگر مضبوط لہجے میں اعلان کیا۔

مہیزہ ساکت بیٹھی رہی بنا پلک جھپکائے بس اسے دیکھے جا رہی تھی۔

رخشندہ کی ساری خود ساختہ شان، اب ایک شکستہ خاموشی میں بہہ رہی تھی۔

.....

"میں تم سب سے ملنا چاہتا ہوں ایثار! فورٹ منرو آجاؤ۔"

زیان کی آواز میں عجیب سا ٹھہراؤ تھا۔

ریسپشن پر کاغذات سنبھالتے ہوئے اس کی نظریں ارد گرد کا جائزہ لے رہی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اوکے۔"

ایک سرد آواز آئی اور فون بند ہو گیا۔

.....

"Mei Kong....."

گلبرگ لاہور — شہر کا مشہور چائنیز ریسٹورنٹ اس وقت بھی اپنی روایتی خوبصورتی اور خالص مشرقی انداز میں جگمگا رہا تھا۔ ریسٹورنٹ کے ویٹرز، سیاہ اپرنز میں ملبوس، انتہائی سلیقے اور وقار سے ہر کام کو سنبھالے ہوئے تھے۔

لیکن آج کی رات کچھ خاص تھی۔ یہ مئی کانگ کی وہ پرائیویٹ بالکونی تھی، جو عام طور پر وی آئی پی گیسٹ کے لیے مخصوص کی جاتی ہے۔ یہاں صرف تین افراد کا پرائیویٹ ڈنر ترتیب دیا گیا تھا۔

ایک طرف موجود بلیک لکڑی کی میز،دونوں جانب مخصوص کرافٹڈ چیئرز،ہر گلاس میں بلیک روزز کا ایک چھوٹا گچھا۔دائیں طرف ہلکی سی جگہ پر میوزک انسٹرومنٹس رکھے تھے، جہاں کبھی کبھی مخصوص فرمائش پر لائیو انسٹرومنٹ کی جھلک ملتی ہے۔

ہوا ہلکی تھی۔سردیوں کی شام میں دھند اور خنکی کی ہلکی تہہ ہر چیز پر نرمی سے چھائی ہوئی تھی۔

"باس!سب تیار ہے یہاں...ڈنر بھی"

ریسٹورنٹ کے داخلی دروازے سے داخل ہوتا شخص ہنستے ہوئے اطلاع دے رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ابراہیم حسبِ معمول فل بلیک تھیم میں ملبوس تھا—ٹی شرٹ، پینٹ اور لمبا لونگ کوٹ۔ آستینیں ذرا سی چڑھی ہوئیں، کلائی پر ایک گھڑی جو ٹھیک نو بج کر بتیس منٹ دکھا رہی تھی۔ اس کی چال میں اعتماد تھا اور نگاہوں میں انتظار۔

آہستہ آہستہ وجاہت کے ساتھ چلتے ہوئے عظیم کی جانب متوجہ ہوا۔ ان کی باتوں میں ایک دوستانہ چمک اور آنکھوں میں شرارت سی جھلک رہی تھی۔

"ہم کریں گے آج تمہاری بھابھی کے ساتھ ڈنر... آس پاس نظر رکھنا کیونکہ کوئی یرمان بھی ہے، جو اسے کسی اور کی بھابھی بنانے کو تیار ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جیب میں ڈالے ہاتھ اور گہری بڑھی شیو— کمبخت کافی ہینڈسم لگ رہا تھا۔

"باس! کالی مرچوں سے نظر اتاروں گا، نظر کسی کی بھی آپ کی خوشیاں نہیں کھائے گی۔"

عظیم کی مسکراہٹ میں شرارت تھی۔

اب وہ دونوں مخصوص سجے ٹیبل پر آچکے تھے۔ ابراہیم ٹانگ پر ٹانگ جمائے، ایک ہاتھ چیئر کے بازو پر رکھتے ہوئے انگلیوں سے انگوٹھا مس کر رہا تھا۔

"جب تک آپ کی بھابھی نہیں آجاتیں... انتظار کرتے ہیں۔"

"باس! میری پہلی کال اٹینڈ کر کے وہ آنے کو تیار ہو گئیں۔"

"ہاں تو بیگم نخرے ضرور دکھاتی... میں جو کسی کا انتظار نہیں کرتا، کر رہا ہوں ناں!"
ابراہیم کی گہری سبز آنکھیں، اس لمحے ہنسی سے چمک اٹھیں۔ اور پھر دونوں بے اختیار ہنس پڑے... ہنسے، رکے... پھر دوبارہ ہنسے اور اس لمحے میں جیسے وقت بھی مسکرانے لگا۔

تبھی... ایک دبیز خاموشی میں ہلکی سی ٹک ٹک ابھری۔

وہ آچکی تھی۔

بلیک پینسل ہیل پہنے،سیاہ ساڑھی میں ملبوس،جس پر کناروں پر مکیش کا نہایت نفیس کام تھا۔اس کے بدن پر سفید فل سلیو بلاؤز چمک رہا تھا۔ کمر سے نیچے تک ڈھلکتے سٹریٹ بال، ہاتھوں میں بینگلز،کانوں میں جھولتے ائیر رنگز،گردن سے گزرتا ہوا بلیک ہارٹ پینڈنٹ—سب کچھ اسے ایک مکمل منظر بنا رہا تھا۔

تکونی رومال سے چہرہ ڈھکا ہوا تھا،اوپر سے جھانکتی گہری سمو کی آنکھیں...اور پیشانی پر پڑتے،سیدھے برابر کٹے بال—وہ لمحہ جیسے تصویری فریم میں قید ہو گیا ہو۔

Clubb of Quality Content

"باس! پیچھے دیکھیں..."

عظیم کی آواز جیسے دھیرے سے سرگوشی بنی۔

ہیر تبریز آچکی تھی۔

ابراہیم نے فوراً نشست چھوڑی، دل آہستہ سے دھڑکا۔

"مس ہیر! یہاں تشریف لائیے..."

عظیم اپنی نشست چھوڑ کر اشارہ کرتا ہے۔

"عظیم! یہاں ویٹر نہ آئے... آپ سروس دیں گے۔"

شان سے چلتے بولی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ابراہیم اپنے مخصوص انداز میں بیٹھ چکا تھا۔

"اوہ!!! تھینکس..."

ساڑھی کا پلو لہراتی بیٹھ گئی۔

عظیم جا چکا تھا۔

"میں نے اس لمحے کا بہت انتظار کیا ہے، مسز ہیر..."

ابراہیم ہولے سے انداز میں بولا۔

"ایسا تھا؟"

وہ دائیں ٹانگ بائیں پر جمائے، اکڑے لہجے میں بولی۔

ہاتھ میں پہنے نازک بریسلٹ کو دوسرے ہاتھ سے بے نیازی سے چھیڑتی، نظریں سیدھی اس کی آنکھوں میں گاڑ چکی تھی۔

ابراہیم نے ایک پل کے لیے نگاہ ہیر کے چہرے پر جما کر کہا۔۔۔

"آپ میری ہونے والی مسز ہیں۔"

الفاظ سیدھے دل میں گھسے جیسے کسی نے برف کی سل کو سینے پر رکھ دیا ہو۔

"حد میں رہ کر بات کریں۔"

وہ سرد لہجے میں پھنکاری۔

"میں یہاں آپ کی 'زوجہ محترمہ' کہ متعلق رائے لینے نہیں آئی۔۔۔ مسٹر ابراہیم!"

"اور میں کوئی رائے دے بھی نہیں رہا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہیر کے چہرے کا رنگ متغیر ہوا،وہ اب بے چین ہو چکی تھی۔

"آپ میرے بابا کے قاتل ہیں،مسٹر ابراہیم عبید!"

"میں نے قتل نہیں کیا۔۔۔البتہ،ہاں۔۔۔۔میرے سامنے ضرور ہوا تھا۔"

الفاظ ایسے نکلے جیسے وہ کسی معرکہ کا فاتح ہو اور کوئی کارنامہ سرانجام دیا ہو۔

ہیر نے آنکھوں میں اترتی نمی کو نگل لیا۔

"میرے پاس ثبوت ہیں آپ کے خلاف!"

ابراہیم کے چہرے پر ذرا برابر بھی پریشانی نہیں آئی۔

"میرے لیے کوئی معنی نہیں رکھتے... تمہارے ثبوت۔"

وہ اب بھی اسی اٹل انداز میں بولا۔

اسی لمحے عظیم آتا ہے۔

"باس! جو کہا تھا۔۔ سب ٹیبل پر رکھ دیا ہے۔ کیا پیش کروں؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ابراہیم نے ہلکا سا سر ہلا کر بغیر نظر ہٹائے کہا۔

"ہیر، آپ کیا لیں گیں؟"

جیسے ان کے بیچ کوئی رسمی جان پہچان ہو۔

"نو تھینکس!"

وہ سادہ مگر سخت لہجے میں بولی۔

"کچھ تو کھانا پڑے گا، بھوک سے غصہ اور بھی تیز ہو جاتا ہے۔"

"چائنیز ڈال دیں۔"

ابراہیم نے اسے دیکھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اوہ سوری! نقاب میں سے کیسے کھائیں گیں، محترمہ؟"

"یہ آپ کا مسئلہ نہیں ہے، مسٹر ابراہیم!"

ابراہیم نے ایک ہاتھ کے اشارے سے عظیم کو اشارہ کیا وہ سر اثبات میں ہلاتا چلا گیا۔

"بہت جلد آپ جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہوں گے۔۔۔ کھلے عام قاتل گھومتے اچھے نہیں لگتے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"غلط فہمیاں پال رکھی ہیں آپ نے مسز ہیر۔"

"میرے بابا کو کیوں مارا آپ نے؟"

ابراہیم نے کندھے اچکائے گویا جی بھر کے بیزار ہوا تھا۔

"ان کے مقدر میں اتنا ہی لکھا تھا۔"

"اور شاید تمہارا بھی اتنا ہی لکھا ہے۔"

اگلے لمحے۔۔۔

ہیر کا پرس کھلتا ہے اور ایک چھوٹی سی سائلنسر گن نکالتی ہے۔

کوئی لمحہ ضائع کیے بغیر۔۔۔

"ٹک!"

ٹریگر دب چکا تھا۔

گولی کی آواز کے ساتھ ایک چیخ کی آواز آتی ہے۔

Clubb of Quality Content

.....

آئندہ انشاءاللہ!

عشقِ کامل

از قلم: مہوش اسلم

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

قسط 4:

عظیم ابراہیم کی کرسی کو زور سے دھکیل کر فوراً آگے بڑھا تھا۔ چیئر ایک زوردار آواز سے دور جا گری، ابراہیم زمین بوس ہو چکا تھا۔

"عظیم!"

ابراہیم کی آواز جیسے کسی گہرے کنویں سے گونجی ہو۔

سفید شرٹ کا ایک بازو سرخ رنگ میں ڈھل چکا تھا۔

"آہ!"

عظیم درد سے کراہا۔

"باس! آپ ٹھیک ہیں؟"

عظیم بمشکل بولا۔

"یہ کیا کیا ہے آپ نے؟"

ابراہیم کی آنکھوں میں طوفان تھا۔ نظروں کا زاویہ ہیر پر جم چکا تھا، جواب بھی گن تانے کھڑی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ایسے نہیں بچ سکتے آپ، مسٹر ابراہیم عبید!"

وہ سرد لہجے میں بولی۔ اس کا ہاتھ ابراہیم کی ٹانگ کی سمت بلند تھا، گن کا رخ واضح تھا۔

"شوٹ می! آئی سیڈ۔۔۔۔۔۔ شوٹ می!!"

گردن کی رگیں تن چکی تھیں، آنکھوں میں لال شعلے لہرا رہے تھے۔

"باس۔۔۔۔ پلیز۔۔۔ آپ۔۔۔"

وہ کہتے کہتے لڑکھڑایا، قدم ڈگمگائے۔

"عظیم۔۔۔!"

ابراہیم تیزی سے بھاگا اور گرتے عظیم کو تھام لیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"عظیم! آنکھیں کھولو! عظیم وقاص۔۔۔!"

ابراہیم دوزانو بل بیٹھ چکا تھا، عظیم کا سر اس کے ہاتھوں میں تھا۔

"باس۔۔۔؟"

عظیم کی آواز لرزی اور پھر۔۔۔۔خاموشی۔

"واٹ دا ہیل!"

ابراہیم دھاڑا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا آپ کو لگا صرف آپ ہی قتل کر سکتے ہیں، مسٹر ابراہیم؟"

ہیر ٹیبل کی سائیڈ سے ہوتی ہوئی ایک ادا سے ٹک ٹک کرتی ساڑھی کے کنارے لہراتی ابراہیم کے قریب آچکی تھی۔

گن اس کے ہاتھ میں تھی اور آنکھیں ابراہیم کے غرور سے آمنے سامنے تھیں۔

"چھوڑوں گا نہیں تمہیں ہیر!"

ابراہیم غرایا۔

"چھوڑوں گی تو میں بھی نہیں، مسٹر ابراہیم!"

ایک تلخ، کاٹ دار مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائی۔

"مرد کی محبت سے ڈرا جاتا ہے؟

تو عورت کی نفرت سے ڈرنا چاہیے!!!"

کہتے ہوئے نوچنے کے انداز میں میز سے اپنا پرس اٹھاتی ہے، گن کو پرس میں اڈستی ہوئی لمبے لمبے ڈگ بھرتی رفع ہو چکی تھی۔

"عظیم!! آنکھیں کھولو۔۔۔ عظیم وقاص!!!"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس کے گال تھپتھپاتے ساتھ کندھوں سے پکڑ کر اسے جھنجھوڑ رہا تھا۔

"ویٹر!!ویٹر!! مینیجر۔۔۔ مینیجر۔۔۔ پلیز کم!"

آوازیں گونجنے لگیں،ریسٹورنٹ کے کونے کونے سے لوگ چونک کر آموجود ہوئے۔

مینیجر اور دو ویٹرز دوڑتے ہوئے پہنچے۔

"کال دی ایمبولینس پلیز!"

ابراہیم کی آواز رندھ گئی۔

ریسٹورنٹ کی فضا ساکت ہو چکی تھی۔چند ویٹرز کے چہروں پر پریشانی تھی،کچھ آپس میں سرگوشیاں کر رہے تھے۔

میز اپنی جگہ تھی مگر چیئر گری ہوئی اور عظیم اب بھی فرش پر بے ہوش پڑا تھا۔ابراہیم کی ٹانگ پر خون کی لکیر سانس سانس میں سرک رہی تھی۔

اور فضا؟۔۔۔ کیا کیا نہیں تھا اس میں۔۔۔۔؟

.....

سفید پردوں کے درمیان ایک عجیب سا تضاد چھپا تھا جیسے کسی پاکیزگی کی چادر کے پیچھے کوئی خونی راز چھپا ہو۔ کمرے کی باقی ہر چیز—فرش، دیواریں، صوفے، یہاں تک کہ در و دیوار کی سانسیں بھی—خون آلود سائے میں لپٹی ہوئی تھیں۔

دروازے کے سامنے پردوں کے پیچھے ایک اور قدیم تھیم کا دروازہ کھولنے پر سامنے ایک حال نما کمرہ تھا، جس کے درمیان میں ایک شاہانہ بیڈ رکھا تھا اور اطراف میں دیوار کے ساتھ چار اطراف صوفے لگے تھے۔

"ایثار! زیان کو کسی اور جگہ ملنے کے لیے کہو۔"

یرمان اپنے بیڈ پر بیٹھا لیپ ٹاپ پر نظریں جمائے، انگلیاں کی بورڈ پر دوڑاتے ہوئے بولا۔

ایثار سامنے والے صوفے پر بیٹھا تھا۔

"یرمان صاحب!وہ خود فورٹ منرو کا نام لے چکا ہے۔"

یرمان نے پلکیں جھپکیں،سانس اندر کھینچی اور سپاٹ لہجے میں کہا۔

"جو کہا ہے وہ کرو۔وہ ہماری مرضی کے تابع ہے۔۔۔ہم اس کی مرضی کے نہیں۔"

اتنے میں دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔

"یرمان صاحب۔۔۔آسکتا ہوں میں؟"

رندھاوا دھیرے سے جھانک کر بولا۔

"ہاں۔۔۔۔آجاؤ رندھاوا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یرمان صاحب... زیان غائب ہے۔ وہ ہم سے ملنے آرہا تھا مگر کافی انتظار کے بعد جب خبر نکلوائی تو پتہ چلا کہ وہ ہوٹل سے تو نکلا تھا... مگر ہم تک پہنچا ہی نہیں۔"

"کیا کہہ رہے ہو تم؟"

لیپ ٹاپ ایک جھٹکے سے بند کرتے ہوئے وہ تقریباً چلا اٹھا۔

رندھاوا جھجھکتے ہوئے بولا۔

"میں نے پہلے ہی بندہ لگا دیا تھا نظر رکھنے کو... لیکن اندازہ نہیں تھا کہ کسی اور کی نظر بھی اس پر ہے۔"

بیڈ سے اٹھا اور رندھاوا کے سامنے آکر اس پر دھاڑا۔

"تم سب یہاں صرف میری بربادی کی خبریں دینے آتے ہو؟ ایک کام بھی ڈھنگ سے نہیں ہوتا تم سب سے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"رندھاوا تم جاؤ۔" ایثار رعب سے بولا۔

"وہ کیوں جائے؟ تم کیوں یہاں رہو، بکواس کرنے کو؟ دفع ہو جاؤ دونوں!"
اس نے ہاتھ کے اشارے سے دونوں کو باہر دفع ہونے کو کہا۔

دروازہ چرچر کی صدا کے ساتھ کھلا۔
باہر کھڑا عادی ہونٹ دبا کر ہنسی روکنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔ شرارت بھری نگاہوں اور مسکراہٹ کے ساتھ وہ سائیڈ پر ہو گیا۔
رندھاوا اور ایثار غصے اور شرمندگی کے ملے جلے تاثر کے ساتھ باہر نکلے۔ دروازہ بند ہوا اور کمرے میں دوبارہ صرف خون آلود خاموشی باقی رہ گئی۔

.....

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"عظیم وقاص۔۔۔۔ ٹھیک ہو آپ اب۔۔۔۔۔"

وارڈ کی دیواروں کی سفید چمک میں عظیم بستر پر لیٹا تھا۔اس کا دائیں بازو پٹی سے لپٹا ہوا تھا۔
چونکہ گولی چھو کے گزری تھی سو زیادہ مسئلہ نہیں ہوا۔
ابراہیم کرسی پر بیٹھا تھا جیسے ہی عظیم کی آنکھیں کھلیں،اس کی نرم آواز سنائی دی۔

"باس! ٹھیک ہوں۔"
ہلکی سی مسکراہٹ اس کے چہرے پر در آئی۔

"کیا ضرورت تھی مجھے بچانے کی؟"

عظیم نے آہستہ سے آنکھیں جھپکائیں اور پھر گہری سانس لے کر جواب دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"باس۔۔۔پلیز ایسا نہ بولیں۔ میری سانسیں مقروض ہیں آپ کی۔"

"چپ کر جاؤ۔ ہیرو نہ بننا آئندہ۔ ایسے حالات آتے رہتے ہیں، عظیم وقاص۔۔۔"

(افففف!!!!!اس کی نام پورا بولنے والی عادت۔)

عظیم نے ایک نظر ابراہیم کی طرف ڈالی پھر مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔

"باس ٹھیک ہوں۔ گھر کب چلنا ہے؟ ساری رات آپ یہاں تھے؟"

اس نے گھڑی کی طرف دیکھا، وقت تین بجے کا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ابراہیم نے سر ہلایا اور بھنوئیں اچکائیں۔

"یہ ایک رات نہیں ہے جو باہر گزاری ہے میں نے۔۔۔"

"باس! میرا مطلب تھا کہ آپ تھک گئے ہوں گے۔۔۔"

ابراہیم نے اس کو ہاتھ کے اشارے سے خاموش ہونے کو کہا۔

"بولنا بند کرو، ہدایت مجھ پر اثر نہیں کرتی۔۔۔"

اسی دوران وارڈ میں نرس آئی اور دونوں کی باتوں میں ایک لمحے کا وقفہ آیا۔ نرس کی آمد کے بعد، دونوں مسکرا کر ایک دوسرے کی حالت کو بھلا دینے کی کوشش کر رہے تھے۔

.....

"میری منگنی۔۔۔ وہ بھی اس شہر کے سب سے رئیس شخص سے۔۔۔ ابراہیم عبید سے۔"

وہ کھڑکی کے قریب کھڑی چائے کا کپ ہاتھ میں تھامے، خود سے مخاطب تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لمبے دراز قد پر ڈھیلا سا اون کا کوٹ اوڑھے، ننگے پیر، آستینیں کہنیوں تک چڑھی ہوئی تھیں۔ ہاتھ میں پکڑے کپ سے ہلکی ہلکی بھاپ اٹھ رہی تھی مگر موسم میں نہ دھند تھی، نہ ہی سرد ہوا کی سرسراہٹ۔

کمرے کے باہر کالی رات کسی ویران کہانی کی طرح خاموش تھی۔ دیوار پر لٹکی گھڑی تین بج کر پینتالیس منٹ کا وقت دکھا رہی تھی۔

"ابراہیم..."

اس کی آواز میں نمی تھی، جو آنکھوں سے پھسلنے سے پہلے اندر ہی جذب ہو گئی۔

"آپ وہ شخص ہو سکتے ہیں جس پر ہر لڑکی فدا ہو جائے، سب کا خواب، سب کا کرش۔۔۔ لیکن محبت کے لیے آپ ٹھیک انسان نہیں۔ آپ میں وہ ٹھہراؤ نہیں جو عمر بھر کے لیے ہوتا ہے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نیچے سے آتی گاڑی کی روشنی اور آواز نے اس کے اندر کی بے چینی کو بڑھا دیا۔

ابراہیم کی گاڑی اندر داخل ہو رہی تھی۔ پہلے وہ خود اترا پھر دوسری طرف کا دروازہ کھول کر احتیاط سے عظیم کو باہر لایا۔

عظیم کے بازو پر سلنگ لگی تھی، جسے وہ غیر معمولی تحفظ سے تھامے آگے بڑھ رہا تھا۔

اس لمحے وہ کھڑکی سے پیچھے ہٹ کر آہستہ سے بستر پر آ بیٹھی۔

"کتنی عجیب بات ہے ناں...

ہم آنکھوں سے جو دیکھتے ہیں، اکثر اسے ہی سچ مان لیتے ہیں... مگر دل کے اندر جو کچھ ٹوٹتا ہے، وہ کہیں دکھائی نہیں دیتا۔"

بے ساختہ خود سے کہا۔ چائے کا کپ اب بھی ہاتھ میں تھما ہوا تھا مگر اس میں سے بھاپ اٹھنا بند ہو چکی تھی۔

کمرے کی دیواروں پر چھائی خاموشی، اس کے اندر کی گونج بن چکی تھی۔ باہر زندگی رواں تھی مگر اندر ایک روح خاموشی سے دم توڑ رہی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

.....

"باس! تکلیف دے رہا ہوں، معذرت..."

عظیم آہستہ سے بستر پر لیٹ چکا تھا۔

ابراہیم کی آنکھوں میں ایک لمحے کو نرم سا عکس ابھرا پھر وہ گردن موڑ کر پیچھے ہٹا۔

"عظیم وقاص..." لہجہ کھردرا تھا۔

"تمہارا قرض شاید عمر بھر نہ چکا سکوں... معذرت چاہوں تو بھی کچھ دن، کچھ راتیں کم لگیں گی۔"

اتنا کہہ کر وہ پلٹا، لمبے قدموں سے باہر نکل گیا۔

سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اس کی نظریں کسی اور مقام پر تھیں پھر اچانک پہلے کمرے کے سامنے اس کے قدم رکے۔ دروازے پر ہلکی سی روشنی جھانک رہی تھی۔

"لائٹ آن ہے...؟"اس نے آہستہ سے دستک دی۔

"آجاؤ ابراہیم...جاگ رہی ہوں۔"

وہ دروازہ کھول کر حیرت سے اندر داخل ہوا۔

"آپ کو کیسے معلوم میں ہوں؟"

وہ اب اٹھ کر بیڈ کے پائنتی پر آ بیٹھی۔

"کھڑکی سے دیکھ رہی تھی، آجاؤ بیٹھو۔"

وہ آہستہ سے صوفے پر بیٹھ گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"پریشان لگ رہی ہو، سب ٹھیک ہے؟"

"ٹھیک ہوں۔۔۔بس ایک انجانا سا خوف ہے۔"
اس نے چائے کا خالی کپ میز پر رکھتے ہوئے نظریں چرا لیں۔

"کیسا خوف؟"

"آپ کو کھو دینے کا۔۔۔"
یہ جملہ جیسے لبوں پر رکا تھا مگر پھر بنا جھجک اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہہ دیا۔

"آپ کو کسی نے کچھ کہا ہے۔۔۔؟"
اشارہ رخشندہ کی طرف تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"نہیں۔۔۔۔۔!"

"پھر۔"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔

"آپ نے کہا تھا میں آپ کی منگیتر ہوں مگر کبھی محسوس نہیں ہوا۔۔۔ کبھی ایسا لمحہ نہیں آیا کہ آپ کی طرف سے کچھ فیل ہوا ہو۔اگر کبھی کوئی اور لڑکی آپ کو پسند آگئی تو کیا آپ مجھے چھوڑ دیں گے؟"

ابراہیم کی نظریں اب بھی اس کے چہرے پر ٹکی تھیں یا شاید جھپکنا بھول گیا تھا۔

"سو جاؤ اب... آپ کو آرام کی ضرورت ہے۔"

کہہ کر وہ آہستہ سے اٹھا،دروازے کی طرف بڑھا اور بنا پیچھے دیکھے باہر نکل گیا۔

دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔

وہ کچھ لمحے یونہی بیٹھی رہی پھر دھیرے سے کہا۔

"آپ کو مجھ سے محبت کرنا ہوگی ابراہیم... یوں خاموش رہنا۔۔یہ آپ کو میرے معاملے میں زیب نہیں دیتا۔"

دو منٹ پہلے جو ماحول جذبات سے لبریز تھا،اب ویرانی کی چادر اوڑھے تھا۔ کمرے میں موجود ہر چیز،اسے خاموشی سے تاک رہی تھی۔

اور وہ خود؟

بس اندر ہی کہیں ٹوٹتی جا رہی تھی...بے آواز۔

.....

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"مجھے کیوں لایا گیا ہے؟دروازہ کھولو...!!!میں نے کہادروازہ کھولو!!!"

زیان کی آواز بند کمرے کی دیواروں سے ٹکرا کر واپس پلٹ رہی تھی۔گودام جیسا یہ سنسان اور تاریک کمرہ اس کے وجود پر جیسے قید کی مہر لگا چکا تھا۔

"او پن داڈور!!!"وہ دھاڑا۔

"میں ایک ایک سے حساب لوں گا جس کسی نے بھی مجھے قید کیا ہے!"

وہ دروازے کو مکے مار رہا تھا،پاؤں سے ٹھوکریں لگا رہا تھا مگر دروازہ تھا کہ جیسے سنی ان سنی کر رہا تھا۔دیواروں سے لگے پرانے ڈبے،خالی بوتلیں اور زنگ آلود لوہے کی چیزیں اس کی ٹھوکروں سے ادھر ادھر بکھرنے لگیں۔

"بولو!کون ہو تم؟کس لیے اغوا کیا مجھے؟مجھ سے کیا چاہتے ہو؟دروازہ کھولو!ہمت ہے تو سامنے آ!"

اس نے دیوار کے ساتھ لگا ایک خالی ڈبہ زور سے دور پھینکا جو زوردار آواز کے ساتھ ٹکرا کر گرا۔

تبھی اچانک ایک سرد اور بے رحم سی آواز گونجی۔

"چلا کیوں رہے ہو؟ تھوڑا آرام کر لو۔۔۔ بعد میں ہڈیاں تو ویسے بھی ٹوٹنی ہیں!"

زیان رک گیا۔ غصے مزید بڑھ گیا۔

"کون ہو تم؟ سامنے آؤ۔۔۔ ہمت ہے تو!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"زیادہ نہیں۔۔۔ کچھ دیر اور۔۔۔ پھر دیکھنا، تمہارے غرور کو کیسے روندتے ہیں۔"

"میں تمہاری ہڈیاں توڑ دوں گا!!! سمجھا کیا ہے تم نے؟!"

زیان نے پھر سے دروازے پر پوری طاقت سے پیر مارا،انگلیوں کے چٹخنے کی آواز آئی،درد کی ایک لہر پورے جسم میں دوڑ گئی اور لڑکھڑاتا ہوا وہ جا گرا۔

جنوری کے اس سرد مہینے کا اختتام اس پر قہر بن کر ٹوٹا تھا۔

.....

"میڈم!یرمان کا کیا کرنا ہے۔اس کی کوئی انفو نہیں۔دحدہ کی ہیکنگ سے صرف یہ پتہ چلا کہ وہ مسلسل ہمارے پیچھے ہے۔"

ارحام سینے پر ہاتھ باندھے،ٹانگیں قینچی بنائے آرام دہ انداز میں کھڑا بولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دحدہ اور داؤد لیپ ٹاپ پر جھکے ہوئے یرمان کے بارے میں سرچ کر رہے تھے۔ ٹیبل پر رکھے چار چائے کے کپ آدھ خالی ہو چکے تھے اور ماحول میں ایک انجانی بے چینی پھیلی ہوئی تھی۔

"اس کے ساتھ جو تین لوگ ہیں... ان کے بارے میں تفصیلی معلومات نکالو۔"

نقاب میں لپٹی میڈم نے حکم بھرے لہجے میں کہا۔

"میڈم آپ کو کیسے پتہ کہ تین لوگ اس کے ساتھ ہیں؟"

داؤد جو اکثر خاموش رہتا ہے، آج پہلی بار حیرت سے لب کشا ہوا۔

"یرمان کو تو آپ نے دیکھا ہی نہیں اور انفارمیشن بھی ارحام نے دی تھی۔"

"میرے کچھ 'ذرائع' ہیں... انہوں نے خبر دی ہے۔"

(یرمان نہیں... لیکن کچھ اور دیکھا تھا۔)

داؤد کی نظریں اب براہ راست میڈم کے چہرے پر تھیں۔

"اگر آپ یرمان کو جانتی ہیں تو بتا دیں۔۔۔ کیا ہم سے کچھ چھپا رہی ہیں؟"

"تم اتنا دلچسپی کیوں لے رہے ہو بھائی؟"

دحدہ نے ہنستے ہوئے داؤد کے کندھے پر ہاتھ مارا۔

"نہیں! بس یونہی پوچھا تھا۔۔۔"

داؤد نے نظریں چرائیں۔

دحدہ پھر دانت پیستے ہوئے بولا۔

"تم میڈم کی بات سے پریشان ہو کہ ان تین بندوں میں سے کوئی ایک میڈم کو ہی اڑا نہ لے جائے!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"دحدہ!"

میڈم نے تیز آنکھوں سے گھورا۔

"اچھا اچھا! سوری میڈم، بس مذاق کر رہا تھا...بابا!"

دحدہ جلدی سے معذرت کر کے ہنستے ہوئے چائے کی طرف بڑھا۔

"ویسے کل میری جی ایف کے جی ایف کو گولی لگی ہے، عیادت کرنے چلیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کس کو؟"

ارحام کی آواز پیچھے سے آئی۔

"یار پتہ نہیں گولی کس نے چلائی لیکن اس کے پرسنل اسسٹنٹ کو لگی۔ اخبار میں آیا تھا، وہ کسی ریسٹورنٹ میں تھے۔"

دحدہ نے کندھے اچکاتے ہوئے چائے کا کپ اٹھایا۔

"اوہ۔۔۔اس کے دشمن ہی اتنے ہیں،اکیلا باہر قدم نہیں رکھ سکتا۔"

"اچھا ہوتا اگر وہ گولی اسے لگ جاتی۔"
میڈم نفرت بھرے لہجے سے بولی

داؤد نے کنکھیوں سے میڈم کی طرف دیکھا پھر آہستہ سے بولا۔
"میڈم!تبریز دلاور کے بارے میں صرف ہم ہی اس کی جان کے پیچھے ہیں۔۔۔مگر آپ نے ابھی تک یہ نہیں بتایا کہ وہ آپ کے کیا لگتے ہیں؟آخر آپ نے اتنا بڑا اسیٹ اپ کیوں کھڑا کیا؟یہ لیب اور سب یہاں ہونے والا؟"

میڈم کچھ لمحے خاموش رہی پھر آہستہ مگر مضبوط لہجے میں بولی۔

"بہتر ہے تم اپنے کام پر توجہ دو داؤد۔ وقت آنے پر سب جان جاؤ گے۔"

کہتے ہی وہ دھیمے قدموں سے باہر نکل گئی۔

داؤد خاموش ہو گیا لیکن کچھ تو کھٹکا تھا۔

دحدہ اور ارحام چائے میں مگن تھے اور کمرہ۔۔۔وہ میڈم کے جانے کے بعد تجسس بھرے سناٹے میں ڈوب گیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

.....

"زیان رحمان کا ابھی تک پتہ نہیں چلا؟"

سڑک کے کنارے کھڑے یرمان کی آواز میں سختی تھی۔ نظریں سامنے کھڑے عادی اور رندھاوا پر جمی تھیں۔

تینوں کی شرٹس تیز ہوا میں لہرا رہی تھیں۔ دوسری جانب گاڑی سائیڈ پر کھڑی تھی۔ سڑک پر گاڑیاں ہارن بجاتی، شور مچاتی، دھواں اڑاتی گزر رہی تھیں۔ دوپہر اپنے جوبن پر تھی۔

"یرمان صاحب! مجھے تو ڈر ہے اگر وہ زیان تک پہنچ سکتا ہے تو ہم تک بھی پہنچ جائے گا۔"

"میں نے تم سے پوچھا ہے رندھاوا۔۔۔؟"

غصے سے پھنکارا۔

"آپ نے پوچھا تھا زیان کا پتہ نہیں چلا؟"

عادی نے شرارت بھری نظروں سے جواب دیا۔

"عادی... میں تمہیں کسی گاڑی کے نیچے پھینک دوں گا!"

یرمان نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یرمان لڑنا بند کرو!"

رندھاوا نے بنا سوچے سمجھے بول دیا۔

"میں لڑ رہا ہوں؟ تم مجھے سکھاؤ گے کہ میں نے کس طرح بات کرنی ہے؟ اور تم مجھے اس طرح کیسے بلا سکتے ہو۔۔۔ہاں؟؟؟"

گویا صاحب لڑنے کے موڈ میں تھے، آنکھیں غصے سے سرخ ہو رہی تھیں اور زبان کون سا پھول برسا رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مجھے اپنی گرل فرینڈ سے ملنے جانا ہے اور میرے پاس پیسے نہیں ہیں۔"

عادی تھوڑا فاصلہ اختیار کرتے ہوئے بولا۔

"میں اس وقت یہاں پیسے بانٹ رہا ہوں؟"

یرمان نے قدم بڑھاتے ہوئے ایک ایک لفظ پر زور دیا۔

"مجھے پتہ ہے آپ کو بے عزتی محسوس ہو رہی ہے، مگر میں صرف تنخواہ لینے آیا ہوں۔"

عادی اپنے ازلی موڈ میں تھا۔

زوردار تھپڑ اس کے چہرے پر پڑا۔ گال فوراً لال ہو چکا تھا۔

"بے عزتی میری نہیں، تم دونوں کی ہو رہی ہے!"

یرمان نے انگلی اٹھا کر دونوں کو وارن کرنے کے انداز میں پھنکارا۔

Clubb of Quality Content

اچانک رندھاوا کا بے ساختہ قہقہہ گونجا۔

"کون ہنسا؟"

یرمان نے پلٹ کر اسے گھورا۔

"میں نہیں ہنسا!"

رندھاوا فوراً جھوٹ گڑھا۔

"میرے تو تھپڑ لگا ہے، میں ابھی نہیں ہنس سکتا!"

عادی نے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے معصوم شکل بنائی۔

"میں پاگل ہو جاؤں گا! قتل کر دوں گا تم دونوں کو!"

یرمان نے سر پکڑ لیا اور غصے میں سڑک پر ٹھوکر ماری۔

"یرمان صاحب! پیسے۔۔۔؟"

عادی نے ہاتھ پھیلایا اور آنکھیں پٹپٹائیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رندھاوا کا قہقہہ ایک بار پھر بلند ہوا۔

"میں ہی چلا جاتا ہوں جب تک تم دونوں یہاں ہو۔"
یرمان نے سڑک پر دیکھے بغیر پار کرنے کے لیے قدم بڑھایا۔

"تمہارے پاس پیسے ہیں، میری گرل فرینڈ ریسٹورنٹ پہنچ چکی ہو گی۔۔۔"

پیسوں کا نام سنتے ہی قہقہہ غائب ہو گیا۔
"یرمان صاحب نے تنخواہ نہیں دی مجھے ابھی تک عادی۔"
رندھاوا کہتے ہوئے پیچھے کی طرف مڑ گیا۔

عادی نے آس پاس دیکھا، گال سے ہاتھ ہٹایا پھر بے شرمی سے پیسوں کا کوئی نیا جگاڑ سوچنے لگا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

.....

"کیا میں نے غلطی کی ہے اس لڑکی کو گھر رکھ کر۔۔۔ کیا وہ کسی چھٹی حس کو محسوس کر رہی ہے۔۔۔ اسے کیسے پتہ کہ میری ملاقات کل ہیر سے ہوئی یا کچھ ایسا ہے جو میں دیکھ کر بھی نہیں دیکھ پا رہا۔۔۔۔۔"

وہ اپنے سیاہ بیڈ روم میں، سیاہ لحاف اوڑھے، بستر کے دائیں جانب کروٹ لیے، ایک بازو لحاف کے اوپر سے کسی چمکتے ہوئے مجسمے کی طرح دکھائی دے رہا تھا۔ آنکھوں پر بکھرے بال، جیل کی گرفت سے آزاد ہو چکے تھے، انہی سوالوں میں الجھا ہوا تھا۔

کمرے میں ہلکی مدھم روشنی جل رہی تھی۔

سائیڈ ٹیبل پر رکھا فون چارجنگ پر لگا تھا مگر مسلسل آنے والے میسجز کو وہ ان سنا کیے، بے خبری میں پڑا تھا۔

"مجھے ہیر پر غصہ آیا تھا... بہت زیادہ... لیکن جب اس نے گن نکالی... تب اس کی گردن میں لٹکتا' بلیک ہیومن ہارٹ پینڈینٹ' چمکا...
وہ آنکھیں... وہ آنکھیں دیکھی دیکھی لگیں..."

وہ چونکا تھا۔

"کیا ہم پہلے مل چکے ہیں؟ اگر نہیں، تو چہرہ چھپانے کی وجہ کیا تھی؟ وہ اتنی پرسکون کیسے بیٹھی تھی... جیسے سب جانتی ہو...؟
ہماری پہلی ملاقات تھی... پھر بھی..."

ابراہیم کی سوچیں ایک بند گلی میں بھٹک رہی تھیں، جہاں ہر موڑ پر شک کا سایہ تھا۔ اور انہی سوچوں میں الجھتے الجھتے، اس نے سائیڈ ٹیبل سے سلیپنگ پلز لیں اور کچھ وقت میں نیند کی گہری وادیوں میں کھو گیا۔

فون بدستور بج رہا تھا...

لیکن وہ دنیا سے بے خبر، خاموشی کی آغوش میں جا چکا تھا۔

.....

"باس... کچھ ضروری بات کرنی ہے، اگر آپ فری ہیں تو؟"
عظیم نے آہستگی سے کہا۔

ابراہیم ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھا ناشتہ کر رہا تھا۔ ارد گرد دو شیف ایپرن پہنے مؤدبانہ انداز میں ہاتھ باندھے کھڑے تھے۔
ابراہیم نے نظریں اٹھائیں۔
"عظیم وقاص؟ تم یہاں؟ طبیعت ٹھیک نہیں تمہاری، آرام کرنا چاہیے تھا تمہیں۔"

"باس! گولی چھو کر گزری تھی، بچ گیا ہوں۔ بالکل ٹھیک ہوں۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تمہیں ابھی آرام کی سخت ضرورت ہے۔"

"باس!!!معاملہ اہم ہے۔۔۔اور بات کرنا بھی ضروری ہے۔"

ابراہیم نے ایک گہرا سانس لیا اور کرسی سے اٹھا۔

"ٹھیک ہے۔آؤ۔۔۔"

چند لمحوں بعد دونوں ریڈ روم میں موجود تھے۔

دیواروں پر سرخ مخملی پردے،ہلکی روشنی اور گہری خاموشی کمرے کو غیر معمولی سا بناتی تھی۔

ابراہیم حسبِ معمول بلیک تھری پیس میں ملبوس،ریوالونگ چیئر پر بیٹھ چکا تھا۔انگلیاں ایک دوسرے میں پھنسا کر،سنجیدگی سے عظیم کی طرف دیکھا۔

"ہمم۔۔۔بولو عظیم وقاص کیا خبر لائے ہو؟"

"باس۔۔۔فورٹ منرو سے اطلاع آئی ہے۔۔۔کوئی کہہ رہا ہے کہ یرمان وہاں آنے والا ہے۔ابھی تصدیق نہیں ہو سکی لیکن خبر پکی لگتی ہے شاید وہاں آئے۔"

ابراہیم نے لمحہ بھر کو آنکھیں بند کیں پھر ہلکا سا مسکرایا۔

"اوہ۔۔۔زبردست! تو پھر چلتے ہیں۔

لیکن!!!تم یہیں رہو گے۔میں اکیلا جاؤں گا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"باس۔۔۔خطرہ ہو سکتا ہے۔وہاں تنہا جانا مناسب نہیں۔"

"کوئی خطرہ نہیں ہو گا اور اگر ہوا بھی تو تمہیں یہاں موجود ہونا چاہیے۔اگر کچھ ہو جائے تو یہاں سب تم سنبھال لینا۔"

ابراہیم نے پر سکون لہجے میں کہا۔

"باس آپ جانتے ہیں میں پیچھے ہٹنے والوں میں سے نہیں ہوں۔"

ابراہیم نے چند لمحے خاموشی سے عظیم کی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔ پھر مسکرا کر سر ہلایا۔

"اوکے... چلو۔"

اب وہ دونوں باہر کی طرف بڑھ رہے تھے۔

"سر!۔۔۔۔میڈم مہیزہ اپنے کمرے میں نہیں ہیں۔ناشتہ کرنے بھی نہیں آئیں۔میں نے وہاں جا کر چیک کیا،وہ نہیں تھیں۔"

باہر جاتے دروازے تک پیچھے سے آنے والی آواز ابراہیم اور عظیم کو روکتی ہے۔

"باہر دیکھو،شاید وہ باہر ہوں۔"

ابراہیم تیوری چڑھائے مڑا تھا۔

"باس! میں باہر جا کر تلاش کرتا ہوں، آپ روم میں دوبارہ چیک کر لیں۔"

"ٹھیک ہے،میں دیکھتا ہوں۔"

وہ آہستہ آہستہ سیڑھیاں عبور کرتا ہوا ایک کمرے کے قریب پہنچ کر رک گیا اور پھر دروازہ کھلا دیکھ کر اندر داخل ہو گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مہیزہ؟"اس نے اندر جھانکتے ہوئے آواز دی۔

"مہیزہ کہاں ہو تم؟ کیا تم یہاں ہو؟"

کمرے میں پھیلی خاموشی میں ابراہیم کی آواز گونجی مگر جواب ندارد۔اس نے کمرے کا جائزہ لیا،باتھ روم کے باہر کھڑا پوچھ رہا تھا۔

"مہیزہ، کیا تم یہاں ہو؟ دیکھو، کوئی بچکانہ حرکت نہیں کرو۔۔باہر آؤ۔"

چہرے پر پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔

اسی لمحے عظیم پیچھے سے آیا۔

"باس! میڈم پورے محل میں نہیں ہیں۔ بختو نے بھی انہیں کہیں نہیں چھوڑا۔ گارڈز نے بتایا کہ وہ باہر نہیں گئیں۔"

"کہاں جا سکتی ہیں؟ اسے تو یہاں کا کچھ پتہ بھی نہیں۔۔۔"

"باس! وہ ایک دو بار بختو کے ساتھ مال تک جا چکی ہیں۔ ہو سکتا ہے وہ اکیلی چلی گئی ہوں۔"

"نہیں! بارہ بجے وہ مال نہیں جا سکتیں۔ اتنی صبح؟"

(حد ہے!)

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہیلو مسٹر ابراہیم!اب تک تو آپ اپنی گرل فرینڈ کا پتہ لگا چکے ہوں گے کہ وہ۔۔۔۔غائب ہے؟"

پیئر چ کرتے ہی ایک نسوانی آواز کانوں کی سماعت میں ٹکراتی ہے۔

"آپ ہیر بات کر رہی ہیں؟"

"یاداشت اچھی ہے آپ کی،ویسے جو ویڈیو بھیجی ہے،وہ بالکل آپ کے لیے فٹ ہے۔آپ میسج پر نظر کرم فرمائیں،میں آتی ہوں۔"

ہنستی ہوئی آواز طنز بھرے تھپڑ رسید کر رہی تھی۔

"باس،ہیر میم کیا کہہ رہی تھیں؟"

عظیم نے ابراہیم کا پریشان چہرہ دیکھ کر پوچھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کوئی وڈیو کلپ ہے۔ ریڈ روم کے پروجیکٹ پر پلے کرو۔"

"اوکے۔" عظیم نے موبائل پکڑتے ہوئے کہا۔

ابراہیم کی نظریں گہری سوچوں میں ڈوب گئیں اور ذہن میں کئی سوالات ابھر رہے تھے۔ (مہیزہ کے بارے میں ہیر کو کیسے پتہ چلا؟ وہ غائب کب ہوئی؟ اور اس نے یہ سب کچھ کیا کیسے؟)

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ریڈ روم میں وہ پہنچا مگر ذہن کی حالت عجیب تھی۔ جیسے کوئی گہری دلی کشمکش اسے بے چین کیے جا رہی ہو۔

اسی دوران ایک اور منظر کی جھلک آئی۔

مہیزہ ہاتھ اور پاؤں سے جکڑی ہوئی، جنگل کے وسط میں، چیئر پر بندھی ہوئی تھی اور درختوں کی شاخوں سے سورج کی ٹھنڈی شعائیں اس کے چہرے پر پڑ رہی تھیں۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔ تم جو بھی ہو، ابراہیم تمہیں چھوڑے گا نہیں۔۔۔۔۔ سنا تم نے؟"

مہیزہ کی بندھی ہوئی حالت اور پھر اس کی آواز، ابراہیم کے دل میں ایک لہر سی دوڑ گئی۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔ کھولو۔۔۔۔ کوئی سن رہا ہے؟"

مہیزہ بندھے ہاتھ پیروں سے خود کو چھڑانے کی سعی کر رہی تھی۔ (پھر ویڈیو ختم۔)

ریڈ روم کے پروجیکٹ کی کالی سکرین میں دو حیران عکس ابھر رہے تھے۔

"باس!۔۔۔۔ ہیر میم کے پاس میڈم مہیزہ کیسے پہنچ گئیں؟ انہیں کیسے پتہ چلا کہ وہ آپ کے ساتھ رہتی ہیں؟ وہ اتنا کچھ کیسے کر سکتی ہیں؟ وہ پسٹل والا سین یاد ہے ناں؟"

لیکن۔۔۔ابراہیم سوچوں کی کسی اور ہی دنیا میں گم تھا۔وہ بس خاموش تھا۔

.....

"مجھے آزاد کرو یہاں سے۔۔۔بلاوجہ کیوں قید کر رکھا ہے؟"

زیان کا گلا بُری طرح بیٹھ چکا تھا، آواز گڑ کھائے ساز کی مانند نکل رہی تھی۔ کمرہ تہس نہس کر چکا تھا۔دیواروں پر خراشیں، فرش پر بکھرا ہوا سامان اور الٹا ہوا اسٹول اس کی مزاحمت کی کہانی سنا رہے تھے مگر اب تھک چکا تھا۔نڈھال، گرد میں اٹا ہوا، وہ دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔

باہر سے ایک کرخت مردانہ آواز گونجی۔

"ہیر کا بتاؤ کہاں ہے۔۔۔چھوڑ دیں گے ہم!"

Clubb of Quality Content

زیان نے بمشکل آنکھیں کھولیں۔

"میں نہیں جانتا کہاں ہے۔۔۔سچ میں نہیں جانتا۔۔۔مجھ سے پہلے بھی یہ سوال کوئی کر چکا ہے۔۔۔آخر ہیر کا مجھے کیوں پتہ ہو گا کہ وہ کہاں ہے؟"

"شٹ اپ! تمہاری رائے نہیں مانگی۔۔۔جب تک پتہ نہیں دیتے، ایسے ہی یہاں بند رہو گے!"

گودام کے باہر وہ شخص اب کسی سے فون پر بات کر رہا تھا۔

اس کا چہرہ سیاہ کپڑے سے چھپا ہوا تھا، صرف آنکھیں دکھتی تھیں— گہری اور چپ سی بے رحم۔

ٹھنڈی ہوا گودام کے شکستہ دروازے کے نیچے سے اندر داخل ہو رہی تھی، سردی کی خنکی اور نمی سے کمرے کی فضا مزید بوجھل ہو چکی تھی۔

"بھائی۔۔۔زیان منہ نہیں کھول رہا۔۔۔ہیر کے بارے میں شاید اسے واقعی کچھ معلوم نہ ہو۔۔۔۔ہو سکتا ہے کہ وہ سچ بول رہا ہو۔"

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟وہ اس کی فیانسی رہ چکی ہے۔میرا مطلب بننے والی تھی۔۔۔اور زیان اس کے بارے میں لاعلم ہے؟ایسا ہر گز نہیں ہو سکتا!"

فون کے پار سے مردانہ آواز نرمی سے بر آمد ہوئی۔

"جی بھائی۔۔۔اب ہاتھوں سے کرتا ہوں کوشش۔۔۔"

کال بند ہو چکی تھی۔

گودام کی آوازیں پھر سے دماغ چیرنے لگیں۔

اب وہ کسی اور سے فون پر خوش گپیوں میں مصروف ہو گیا تھا۔اس کے انداز اور قد و قامت سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ خاصا ہینڈسم ہے—

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

.....

"ہمیں ابراہیم کی غیر موجودگی کا فائدہ اٹھانا ہو گا۔"

میڈم نے ریسرچ لیب میں قدم رکھتے ہی فیصلہ کن انداز میں کہا۔

ارحام نے چونک کر دیکھا۔

"میڈم۔۔۔ آپ کو کیسے معلوم کہ وہ گھر پر نہیں؟ میرا مطلب ہے ابراہیم کی سیکورٹی تو دن رات مستعد رہتی ہے۔ اگر وہ آفس بھی گیا ہو تو گھسنا آسان نہیں۔"

"نہیں! وہ گھر پر نہیں ہو گا۔ اور ہمیں ابھی جانا ہو گا۔ اسی لمحے!"

"اوہ! یعنی ہم میری جی ایف کے راج محل جا رہے ہیں؟ واہ! میں تو تیار بیٹھا ہوں۔"

دحدہ اپنی مخصوص شوخی کے ساتھ ہنستا ہوا کرسی سے اٹھا۔

ارحام کے لبوں پر مسکراہٹ آئی۔ وہ میڈم کی سنجیدگی اور دحدہ کے مذاق میں توازن ڈھونڈنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"داؤد گل اور ریان غائب ہیں۔ ارحام کو گل کے ساتھ ہونا چاہیے تھا۔ اور۔۔۔۔۔ داؤد۔۔۔۔۔؟(آنکھیں گھما کر میڈم کو دیکھا۔)
وہ پتہ نہیں کہاں منہ لٹکا کر بیٹھا ہو گا۔"
دحدہ نے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے گویا بات کو الگ رخ دیا۔

"حملہ ہونے کی صورت بھی ہمیں تیار رہنا ہو گا تاکہ کوئی بھی خطرہ ہمیں نقصان نہ پہنچا سکے۔ جلدی کرنا ہو گا سب۔"
دحدہ کی بات کو اگنور کرتی میڈم کہتے ہی ساتھ چلنے کا اشارہ کرتی ہے۔

تینوں کے لیب سے نکلتے ہی اس پر جوش مشن کا آغاز ہو چکا تھا۔ کمرے میں پڑی فائلز، کمپیوٹر کی سکرینز اور میز پر بکھری چیزیں گویا خاموشی سے ان کے لیے دعا گو تھیں۔ ان کا مقصد غلط نہیں تھا مگر درست بھی نہیں۔

"میڈم! آپ صرف ابراہیم کے کمرے کے بارے میں جانتی ہیں، ہم تو پورے مینشن میں گھسنے جا رہے ہیں۔"

گاڑی میں بیٹھے دحدہ اور ارحام اپنے شیطانی دماغوں کے گھوڑے دوڑا رہے تھے۔ دوپہر اترنے کو تیار تھی۔

ابراہیم مینشن کی بیک سائیڈ کے دائیں جانب گاڑی کھڑی کی۔ دو گارڈز ہتھیار سنبھالے مستعد کھڑے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"پہلی بات۔۔۔۔ہم پکڑے نہیں جائیں گے۔

دوسری بات۔۔۔۔اگر پکڑے گئے تو خاموشی اختیار کریں گے۔اور اگر ہمیں قید کیا گیا تو ہمارے جسم میں ایک خاموش مائیکروچپ ہے،جو ہمیں وقتِ ضرورت ایک دوسرے تک پہنچا سکتی ہے۔چہرے مکمل ڈھکے ہوں گے۔جوں ہی ہم داخل ہوں گے،ہمارے گلوز پر لگے مخصوص اسپرے گارڈز کو فوری بے ہوش کر دیں گے۔

ہمارے پاس وقت کم ہے لیکن اتنا بھی نہیں کہ ہم کچھ ڈھونڈ نہ سکیں۔"

"واہ!میڈم۔۔۔۔واہ!اتنا دماغ اگر آپ کسی نیک کام میں لگاتیں تو کسی اچھی پوسٹ پر نہ ہوتیں ابراہیم کے پیچھے پڑھ کر اپنی پوری زندگی کیوں برباد کر رہی ہیں آپ۔۔۔۔"

دحدہ پچھلی سیٹ سے آگے کی سیٹ کی طرف جھکے جبڑے دکھائے بولا۔

ارحام بمشکل ہنسی ضبط کر پایا جبکہ میڈم کی آنکھوں میں اب دحدہ کے لیے واضح بیزاری تھی۔

"اوکے۔۔۔سوری۔۔بابا۔۔۔سوری!"دحدہ دونوں ہاتھ اٹھا کر معافی مانگتا ہوا بولا۔

"راج محل کے پیچھے کی طرف ہم حلیہ بدلتے ہیں اور گلوز والے ہاتھ مجھے کوئی نہ لگائے۔"

دحدہ باری باری دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

اور۔۔۔ ثابت ہوا دحدہ شیطان کا جڑواں بھائی ہے۔

"ہیلو داؤد! چِل برو، ہم مشن پر نکل چکے ہیں۔ ساتھ مفت ایڈونچر بھی ہے، جوائن کرنا ہے تو ابھی آجاؤ۔"

دحدہ کال پر تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کونسا مشن؟ کہاں ہو؟"

داؤد کی آواز میں الجھن واضح تھی۔

"میں،ارحام اور لال شیطان، میرا مطلب گل نہیں ہماری میڈم—ابراہیم کے راج محل کے باہر ہیں۔بس تیار ہو جاؤ۔"

"کیا۔۔۔؟اچھا لیکن مجھے کچھ کام ہے۔میں فری ہو جاؤں گا لیکن اتنی جلدی پہنچ نہیں سکوں گا۔"

"اوکے چِل کرو۔ہم ایڈونچر کرتے ہیں میرا مطلب جی ایف کا سیاہ راج محل دیکھتے ہیں۔"
دحدہ ہنستے ہوئے کال کٹ کرتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"باتیں ختم ہو گئی تو کام کریں۔"
میڈم دحدہ کو انکھیں دکھاتی ہے۔

"دحدہ ڈگی سے سامان نکالو۔۔۔"

ارحام حکم صادر کرتا ہے۔

دحدہ نے خلاف معمول نیوی بلیو پینٹ اور ٹی شرٹ کے اوپر اوور کوٹ میں ملبوس تھا۔ چہرہ رومال سے ڈھانپا اور گلوز پہن لیے۔ واقعی اس وقت وہ کچھ زیادہ ہی ہینڈسم لگ رہا تھا۔

ارحام نے اپنے گھنگریالے بالوں کی پونی کو مضبوط کیا، اونی کوٹ پہنا ہوا تھا گویا پرسکون انداز میں تیار تھا۔

میڈم نے چہرہ ڈھانپ رکھا تھا، ہاتھوں پر گلوز اور چشمہ لگا لیا تھا۔ اب وہ مکمل طور پر تیار تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ارحام ہم تینوں اکٹھے اندر نہیں جائیں گے۔

دحدہ تم باہر رہو گے اور گاڑی تھوڑا دور کر دو، کیونکہ یہاں ایک کیمرہ ہے۔ ہم کیپچر ہو چکے ہیں، وہ فوٹیج بعد میں ڈیلیٹ کر دیں گے۔

اگر گارڈز یا ابراہیم کا چمچہ آیا تو دوبار سیٹی بجا دینا۔ کوئی بھی سچ گھڑ لینا۔

ارحام میرے پیچھے آؤ لیکن نظر مجھ سے آگے ہونی چاہیے۔"

"اوکے میڈم! آپ جائیں۔

ارحام بیسٹ آف لک!" دحدہ چہکتے ہوئے بولا۔

"اوکے دحدہ! ہم وہاں سچویشن ہینڈل کر کے تمہیں بلا لیں گے۔"

دحدہ نے اثبات میں سر ہلایا۔

"ہم مین گیٹ تک گارڈز سے ہوشیار رہیں گے، آگے کی راہ میں ہوشیاری نہیں، چالاکی کام آئے گی۔"

ارحام نے آہستہ سے کہا، اس کی نظریں ہر حرکت پر جمی تھیں۔

"کون ہو تم لوگ؟"

گیٹ پر کھڑے گارڈز نے نظریں اوپر سے نیچے تک گھماتے ہوئے روک کر پوچھا۔

"ہم ابراہیم عبید سے ملاقات کے لیے آئے ہیں۔"

"یہ چہرے اور ہاتھ کیوں ڈھانپ رکھے ہیں؟"

"اصل میں... ہم بہت خوبصورت ہیں۔اس لیے چہرے چھپا کر رکھتے ہیں!"
میڈم نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسی لمحے ارحام کی آواز بلند ہوئی۔

"میڈم!اٹیک۔۔۔"

اور وہ دھڑلے ان پر چڑھ دوڑے۔

"ارے۔۔۔ چھوڑو ہمیں! یہ کیا کر رہے ہو؟۔۔۔ کون ہو تم لوگ؟۔۔۔ سیکیورٹی! سیکیورٹی۔۔۔"

آوازیں ایک دم سے دب گئیں۔ گارڈز لمحوں میں بے ہوش ہو چکے تھے۔

"میڈم سب ہو چکا۔ آپ آگے جائیں، ان دونوں کو میں سنبھالتا ہوں"

ارحام نے دھیرے سے کہا۔ اب وہ لاشوں کی طرح بے ہوش گارڈز کو باری باری گھسیٹ کر بائیں طرف کی اوٹ میں لے گیا۔

اب دونوں کے ہاتھوں میں گنز تھیں، قدم نرم مگر انداز چاق و چوبند۔ دائیں جانب موجود مرکزی دروازے سے وہ آہستگی سے اندر داخل ہوئے۔

"ارحام وہ سامنے سیڑھیاں دیکھو۔ دائیں طرف اوپر دوسرا کمرہ ابراہیم عبید کا ہے۔ نیچے دائیں طرف کچن ہے، وہاں چار شیف ہوتے ہیں—دو خواتین اور دو مرد۔ بائیں طرف۔۔۔ ابراہیم کی والدہ کا کمرہ ہے وہ بھی مشکوک ہے۔"

دونوں بغیر آواز کے دبے قدموں آگے بڑھے۔

"ہم ایک ساتھ کچن میں داخل ہوں گے۔۔۔۔تاکہ انہیں سنبھلنے کا موقع نہ ملے۔"
لانچ میں پڑے صوفوں کے پیچھے چھپ کر دونوں نے آخری پلان فائنل کیا۔

کچن میں تین شیف موجود تھے، خوش مزاجی سے کام میں لگے ہوئے۔

"کوئی حرکت نہیں! کوئی شور ہوا تو شوٹ کر دیں گے!"
ارحام کی آواز کچن کی دیواروں سے ٹکرا کر گونجی۔

"کک۔۔۔کون ہو تم لوگ؟
ہمیں کیوں مارنا چاہتے ہو؟۔۔۔اندر کیسے آئے؟۔۔۔کک۔۔۔کیا چاہیے ہم سے۔"
تینوں نے دیکھتے ہی الگ الگ سوالوں کی بوچھاڑ کر دی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہم مارنے نہیں آئے۔ لیکن اگر کسی نے ہوشیاری دکھائی تو انجام برا ہو گا۔"

وہ دونوں آگے بڑھے، شیفوں کو سر سے دبوچ کر زمین پر گرا دیا۔ مزاحمت ہوئی، ہلکی سی توڑ پھوڑ بھی— لیکن سب قابو میں تھا۔

ایک شیف باہر بھاگنے کی کوشش میں تھا، ارحام نے لپک کر اس کی گردن دبوچ کر نیچے پٹخ دیا۔

دو تقریباً بے ہوش تھے اور تیسرا شیف کپکپاتے ہاتھ جوڑے بولا۔

"خدارا! مت مارو۔۔۔ ہم نے کسی کا کچھ نہیں بگاڑا!"

Clubb of Quality Content

میڈم جھکی گلوز پہنے ہاتھ کو اس کے منہ پر رکھا۔ بے ہوش۔۔۔

"تم نے شاید نہیں... لیکن تمہارے کھڑوس سر نے بہت کچھ بگاڑ چکا ہے!"

"میڈم! آپ اوپر جائیں۔ سامنے کیمرہ ہے اور اوپر بھی ہو سکتا ہے۔"

ارحام سامنے ہال میں لگے کیمرے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

"فکر مت کرو، مجھے ریڈ روم کا پتہ ہے۔ کنٹرول روم بھی وہیں ہے۔ ان تینوں کو سنبھال لو، دحدہ کو بھی لیتے آنا۔ میں ابراہیم کے کمرے میں ملوں گی۔"

"اوکے میڈم! مائیک کنیکٹ رکھنا۔"

"جی۔"

میڈم نے گن سنبھالی اور آہستہ سے سیڑھیوں کی طرف بڑھی۔

نیچے ارحام کی نظر کھانے پر پڑی۔

"خوشبو تو لاجواب ہے... لیکن ابھی کھانے کا وقت نہیں!"

کیبنٹ کھول کر تینوں کو اندر ٹھکانے لگایا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"راستہ صاف ہے۔ آجاؤ!"

"اوکے۔۔۔!" کال کنیکٹ رہتی ہے۔

دروازہ کھولتے ہی سامنے ایک سیاہ،صاف ستھرا کمرہ تھا۔وہ لمحہ بھر کو رکی پھر اندر داخل ہوتے ہوئے بولی۔

"ابراہیم عبید۔۔۔

آخر کار میں پہنچ گئی جہاں مجھے ہونا چاہیے تھا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میڈم!"

دحدہ دروازے کی اوٹ سے جھانکتا ہوا فوراً بولا۔

"اوہو! کیا بات ہے۔۔۔!"

ندیدی نظروں سے کمرے کو دیکھا۔

"دحدہ۔۔۔"

ارحام نے انگلی ہونٹوں پر رکھ کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

دحدہ نے گردن خم کی، کمرے کا جائزہ لیا اور ہنستے ہوئے بولا۔

"تو یہ ہے میری جی ایف کا کمرہ؟ زبردست یار! ماننا پڑے گا—پورا راج محل کالے رنگ کا اور کرتوت بھی ویسے ہی۔۔۔!"

ارحام نے اسے پھر گھورا اور دحدہ کے دانت ایک بار پھر زبان سے باہر آنے کو بیتاب ہو گئے تھے۔

"بعد میں تعریفوں کے پل باندھ لینا، ابھی تلاشی لینی ہے۔ ایک ایک چیز چھان مارو!"

میڈم سرد لہجے میں کہتی ہوئی الماری کی جانب بڑھ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا۔۔۔یار! مرنا تو سب نے ہے لیکن ایسی زندگی گزارنے کے بعد تو بندہ مرنے سے بھی ڈرے!"

دحدہ ہنسی دباتے ہوئے بولا۔

ارحام نے بنا کچھ کہے بیڈ کا میٹرس اٹھا کر نیچے رکھ دیا۔

دحدہ نے موقع نکال کر باتھ روم کی راہ لی، اندر جا کر نئے نئے آئٹمز پر نظریں جم گئیں۔ وہ بڑا ایکسائٹڈ ہو رہا تھا۔

"او ہو! یہ فیس واش۔۔۔واؤ!"

اسے آج پتہ چلا بلیک تھیم اس پر بھی سوٹ کرتی ہے ظاہر ہے کس پر نہیں کرتی؟

"میڈم! صرف ایک فائل ملی ہے جو میٹرس کے نیچے چھپی تھی۔"

ارحام نے اطلاع دی۔

Clubb of Quality Content

"بہت کچھ ملے گا جو بھی ہاتھ لگے،سائیڈ پر رکھو۔"

"کیا پتا یہ فائل کسی کام کی نہ ہو۔۔۔"

دحدہ تولیے سے منہ پونچھتا ہوا باتھ روم سے نکلا۔

(ہاں اب تو فریش ہوں!)

"دحدہ!ہم یہاں منہ چمکانے نہیں آئے!"

ارحام اب کی بار جھنجھلا کر بولا۔

"حد ہوتی ہے۔۔۔"

"تم دونوں لڑنا بند کرو!"

میڈم نے رخ ان دونوں کی طرف موڑا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"دحدہ۔۔۔تم اِس طرف دیکھو اور ارحام۔۔۔تم وہاں۔۔۔"

اس نے الماری سے ایک البم اٹھایا،ساتھ رکھی چند فائلوں کو سائیڈ پر رکھا اور پر کشش کمرے کا جائزہ لینے لگی۔

"میڈم!اور کچھ نہیں ملا۔شاید اب ہمیں کنٹرول روم کی طرف جانا چاہیے۔۔۔"

"لو جی۔۔۔یہ کیا بات ہوئی؟ابھی تو ٹھیک سے دیکھا بھی نہیں!"

اس کے اپنے غم تھے۔

(جاتے ہوئے دحدہ نے سب سے بیسٹ والی پرفیوم کی بوتل اٹھائی موبائل نکالا اور البم میں محفوظ کر لی۔پتہ تو چلے کتنی مہنگی ہے۔)

کمرہ بکھرا ہوا تھا۔

الماریاں کھلی، فائلیں ادھری اور ڈریسنگ ٹیبل پر ایک مختصر سی چٹھی خاموش گواہ بنی ہوئی تھی۔

تینوں اب اگلے قدم کی طرف بڑھ چکے تھے—ریڈ روم۔

"ارحام۔۔۔ آپ دونوں اس کی والدہ کا کمرہ چیک کریں، میں ریڈ روم دیکھتی ہوں۔"

میڈم نے مختصر کہا اور بغیر جواب کا انتظار کیے آگے بڑھ گئی۔

"اوکے۔"

ارحام اور دحدہ نیچے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

ریڈ روم کی خاموشی میں قدم رکھتے ہی میڈم کا چہرہ یکدم سخت ہو گیا۔

"ابراہیم عبید!!! تم میرے ڈسے کبھی نہیں بچ سکتے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پھر ہلکا سا جھک کر ریوالونگ چیئر کی پچھلی ٹائر ٹانگ کے ساتھ چھپی چابی نکالی اور دیوار میں موجود تجوری کھولی۔

"میڈم!اس کی سیکنڈ ماں کے کمرے میں کچھ خاص نہیں۔۔۔صرف نوٹوں کے انبار ہیں۔" دحدہ کی نیت ظاہر ہو چکی تھی۔

"ہم یہاں چوری کرنے نہیں آئے۔"

گویا ارحام دحدہ کا باپ بنا ہوا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ارحام!یہ روم کے اندر ایک اور روم ہے۔اس کے ذریعے ہم گھر کی ساری سی سی ٹی وی فوٹیجز کنٹرول کر سکتے ہیں۔"میڈم نے ہلکے مزاج سے کہا۔

ریڈ روم کی دائیں دیوار پر لگی سیاہ خالی پینٹنگ کے نیچے ایک موور نصب تھا۔

میڈم نے اسے گھمایا اور آہستہ آہستہ دیوار کھسکنے لگی۔

سراسر خاموشی میں ایک راز اپنے پر کھول رہا تھا۔

"اوہ واہ!

تو میری جی ایف اتنے کمینے کام بھی کرتا ہے؟"

دحدہ نے جیسے حیرت کے ساتھ قہقہہ دبایا۔

میڈم سر ہلا کر ہلکا سا مسکرائی۔

پھر وہ تینوں اس خفیہ کنٹرول روم میں داخل ہو چکے تھے۔۔۔جہاں آٹھ ایل سی ڈیز لگی تھیں۔

گھر، آفس، باہر، اندر، ہر زاویے سے زندگی نظروں کے سامنے تھی۔

"ارحام، جلدی کرو!"

میڈم نے ایک اسکرین پر نظریں جمائے ہوئے کہا۔

"او گاڈ..." دحدہ نے بے چینی سے پاؤں پٹکا۔

"میڈم، مین گیٹ پر دیکھو۔ دو گاڑیاں آچکی ہیں۔ کہیں یہ ابراہیم تو نہیں؟"
ارحام نے تیسری ایل سی ڈی کی طرف اشارہ کرتے سر پر ہاتھ پھیرا۔

"ہم تو کمرہ بھی صاف نہیں کر سکے..."
دحدہ اتنی سیریس سچویشن میں بھی بونگیاں مار رہا تھا۔

"ہمیں جو کرنا ہے، یاد ہے ناں؟"
میڈم نے ارحام کی طرف دیکھا۔

"میڈم! ڈرائیں تو نہیں۔ ابھی تو میں ابراہیم جیسا لائف سٹائل بنانا ہے!"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"فوٹیج ڈیلیٹ کرو فوراً پھر جو ہو گا، سنبھال لیں گے۔"

تینوں اب اپنی اپنی جگہوں پر کی بورڈز پر انگلیاں چلاتے، پچھلے ایک گھنٹے کی فوٹیجز ڈیلیٹ کر رہے تھے۔

"میڈم... لگتا ہے ابراہیم سب جان چکا ہے۔ وہ آرہا ہے!"
دحدہ کی انگلیاں تیز تیز کی بورڈ پر کھٹ پھٹ کر رہی تھیں۔

""جہاں جا رہے تھے، وہاں پہنچنے میں کافی گھنٹے درکار تھے پھر واپس کیوں آ گئے؟"
میڈم کے ہاتھ تیزی سے چل رہے تھے۔

مین گیٹ پر دو گاڑیاں رکیں۔ دروازہ کھلا، ابراہیم عبید اندر داخل ہوا۔۔۔ ساتھ عظیم وقاص۔
بلیک اینڈ وائٹ تھیم۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"عظیم وقاص! یہ وہی گینگ ہے ناں جو ایک بار میرے کمرے میں گھسی تھی۔"

"شاید۔۔۔۔۔"

"کچن میں کچھ جلنے کی سمیل ہے۔
کہاں گئے یہ لوگ...؟ کوئی ہے بھی یا سب فرار ہو چکے؟"
ابراہیم کے ماتھے کی تیوری چڑھی۔
"کہاں گئے یہ سب؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"باس! میں چیک کرتا ہوں۔"
تیز تیز ڈگ بھرتا کچن کی طرف گیا۔

"وہ ادھر ہی ہیں۔۔۔نیچے۔۔۔"
عظیم کچن میں پہنچ کر کیبنٹ کھولے بولا۔

"شٹ! نکالو سب کو باہر!"

عظیم نے جلدی سے اندر موجود تینوں بے ہوش جسموں کو گھسیٹ کر باہر نکالا۔

"مجھے پتہ ہے تم لوگ اندر ہو... فوراً باہر نکلو!"

ابراہیم سیڑھیوں کے نیچے کھڑا، پسٹل ہاتھ میں لیے غصے سے بولا۔

کنٹرول روم کی دیواروں پر لگی اسکرینز پر ویڈیوز رینگ رہی تھیں۔

"میڈم... دو فوٹیجز ڈیلیٹ نہیں ہو رہیں—ایک ریڈ روم کی اور دوسری ابراہیم کے کمرے کی۔ لگتا ہے اس کا موبائل ان سے کنیکٹ ہو چکا ہے۔"

ارحام نے نیا بم پھوڑا۔

"کیا...؟"

میڈم پریشان سا بولی۔

"اس سے پہلے کہ وہ فوٹیج ڈیلیٹ تک پہنچے اسے موبائل پر سیونگ موڈ پہ لگائے رکھو۔"

ابراہیم سرخ آنکھیں لیے عظیم کو تیز تیز ہدایت دے رہا تھا۔

"I said... come OUTSIDE!"

غصے سے لال پیلا ابراہیم دہاڑا۔

ریڈ روم کی حالت دیکھنے لائق تھی اور کنٹرول روم میں ڈر کی فضا پھیل چکی تھی۔

"میڈم! ہم پکڑے جا چکے ہیں۔۔۔ اگر آپ اور ارحام اس کا دھیان بٹائیں تو میں یہاں رکتا ہوں۔ کسی طرح موبائل اس کے ہاتھ سے گرا دینا ضروری ہے۔"

دحدہ کی نظریں اسکرین پر جمی تھیں۔

"اوکے۔۔۔فائن!ہم جا رہے ہیں،لیکن ٹائم مینج کرنا۔ضرورت پڑے تو سامنے مت آنا دحدہ!

اورہاں۔۔۔جس فوٹیج میں آپ دونوں کے چہرے واضح ہیں،وہ سب سے پہلے ڈیلیٹ کرنا!"

"باس!فوٹیج ڈیلیٹ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔۔۔وہ لوگ کنٹرول روم سسٹم تک پہنچ چکے ہیں۔"

عظیم ہاتھ میں موبائل پکڑے جس پر لائیو کیمرہ شو ہو رہا تھا ابراہیم کے برابر میں آ کر کھڑا ہوتا ہے۔

"اتنا غصے میں لال ہونا ضروری ہے کیا،ابراہیم؟"

ایک نسوانی آواز سیڑھیوں سے نیچے اترتے ہوئے قدموں کے ساتھ ہم آہنگ ہو گئی۔

ریڈ ہڈی گاؤن پہنے،ہاتھ میں پسٹل تھامے وہ آہستہ آہستہ نیچے آئی۔اس کے پیچھے ارحام گن تھامے ہوئے ہر قدم پر ساتھ ساتھ تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"وہ تو آپ لوگوں کو لال ہونے کا مطلب پتہ چلے گا ابراہیم عبید کے گھر میں داخل ہونے کی ہمت ہو گئی۔۔۔؟"

ابراہیم تنی ہوئی بھنوئیں لیے بولا۔

سیاہ ٹی شرٹ اور ٹراوزر میں ملبوس جیل لگے بال ماتھے پر بکھر چکے تھے۔ گہری شیو چہرے کو پر نور کر رہی تھی۔

"ابراہیم... یہ دنیا بہت خوبصورت ہے مگر تم اس قابل نہیں کہ اس میں رہ سکو۔"

وہ عورت، اب سیڑھیوں سے نیچے مکمل آچکی تھی، آنکھوں میں سرد پن تھا۔

"شاید... تم بہت بد صورت ہو، اسی لیے چہرہ چھپائے ہوئے ہو۔ آخر ہو کون؟"

"میں...؟ ہر جگہ ہوں... اور کہیں بھی نہیں۔"

"کہیں کی تو آپ اب رہیں گی نہیں، محترمہ!"

ابراہیم ایک قدم آگے بڑھا۔

"ارحام! شوٹ!"

وہ عورت چیخی اور فوراً گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ گئی۔

گولی سنسناتی ہوئی فضا چیر کر گزری اور سیدھی عظیم کے ہاتھ میں پکڑے موبائل کو نشانہ بناتی ہے۔ موبائل فضا میں اچھلا اور زمین پر جا گرا۔

"عظیم!"

ابراہیم ہڑبڑا کر پیچھے مڑا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میڈم!"

ارحام پیچھے سے چیخا۔

اب سیڑھیوں کے نیچے بیٹھی میڈم پر گن کا رخ تھا—اور ٹریگر ابراہیم عبید کے فنگر پر تھا۔

"باس!!! غلطی مت کیجیے گا!"

عظیم فوراً لپکا۔

مگر ابراہیم جیسے کچھ بھی نہ سن رہا ہو—وہ فائر کرتا ہے۔

گولی سیدھی سیڑھیوں کے ریلنگ سے ٹکرا کر چنگاری چھوڑتی ہوئی گزر جاتی ہے۔

پیچھے سے ارحام کی گولی سیدھا چلتی ہوئی ابراہیم کے پسٹل والے ہاتھ پر لگتی ہے۔

"آہ۔۔۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بے اختیار ابراہیم کے ہاتھ سے پسٹل گر جاتی ہے۔ایک لمحے میں ہاتھ خون و خون ہو جاتا ہے۔درد کی شدّت سے آنکھیں بھینچتا ہے۔

"باس!!!!!"

عظیم ابراہیم کو سنبھالتے ہوئے پیچھے ہٹاتا ہے اور نیچے سے پسٹل اٹھاتا ہے۔

"میں چھوڑوں گا نہیں آپ کو محترمہ!"

ابراہیم خون بھرا ہاتھ دوسرے ہاتھ سے دباتا ہوا غصے سے چیخا۔۔۔درد بے انتہا ہو رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"صرف تیس سیکنڈ اور سب ڈلیٹ!"

دحدہ چیئر پر بیٹھا،انگلیاں باہم پھنسائے بول رہا تھا۔

ریکارڈنگ ڈیلیٹنگ پر لگی ہوئی تھی۔

"ٹھاہ"کی آواز سے ایک گولی ابراہیم کی ٹانگ (گھٹنے سے اوپر ران) پر لگتی ہے۔

"آہ۔۔۔"

ایک درد بھری دبی چیخ ہوا کی زد ہوتی ہے۔

"باس!"

عظیم کے ہاتھ سے گن گر جاتی ہے۔وہ گرتے ہوئے ابراہیم کو تھامتا ہے۔اب وہ دوزانو بل بیٹھ چکے تھے۔

"عظیم۔۔۔شوٹ ہر۔۔۔عظیم!۔۔۔آئی سیڈ شوٹ ہر۔۔۔!!"

"بہت ہی ڈھیٹ ہو آپ!"

وہ آگے آتی ہوئی،پسٹل سے نکلے دھوئیں کو دیکھ کر نیچے گری پسٹل کو ٹھوکر سے دور پھینکتی ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"زیادہ تو نہیں لگ گئی؟"

اب وہ بالکل پاس بیٹھی،پسٹل ابراہیم کے ماتھے پر تانے بولی۔

"آپ کے عورت ہونے کا خیال کر رہا ہوں میں!"

ابراہیم کا درد سے برا حال ہو رہا تھا۔آنکھیں پھٹنے جیسے انداز میں کھلی تھیں۔

ٹانگ سے نکلتا ہوا خون ابراہیم اور عظیم کے ہاتھ تر کر چکا تھا۔

"میڈم کام ہو گیا۔۔۔جلدی نکلیں!"

دحدہ اوپر سے آتا ہوا کہتا ہے۔

"مبارک ہو۔۔۔دوسری فتح بھی میرے حصے!"

اب وہ تینوں جا رہے تھے۔

"ڈیمن اِٹ!"

ابراہیم دانت پیستا رہ گیا۔

خون کافی بہہ چکا تھا۔ درد کی وجہ سے اس کی آنکھیں بھر رہی تھیں، دھیرے دھیرے اس کا سارا جسم سن ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ ایک دم بیہوشی اس پہ طاری ہوتی ہے اور پھر اس کا سر ڈھلک جاتا ہے۔

"ابراہیم۔۔۔!!!!!!!!"

عظیم وحشیانہ انداز میں چلایا۔

(زندگی میں شاید پہلی بار اس نام سے پکارا تھا۔)

اسے بس ابراہیم کی بند آنکھیں دکھ رہی تھیں۔

اور اس حقیقت کا انکشاف آج ہوا کہ

"ابراہیم عظیم کا عشق ہے۔ ابراہیم کے بغیر ایک سانس بھی ناممکن!!!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ بس چلائے جا رہا تھا۔ ابراہیم کو گود میں لیے، خود میں سمیٹنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

دل کو دل سے راہ ہوتی ہے؟ کیا پتہ دھڑکن بھی منتقل ہو جائے؟

(ابراہیم کی زندگی میں آنے کے بعد پہلی کچھ ایسا ہوا تھا۔ وہ بے بس سا رو ہو رہا تھا کیا کرنا ہے؟ کیسے کرنا؟ کچھ بھی سمجھ سے باہر تھا۔)

بے ہوش عملہ ہوش میں آتے ہی عظیم کی چیخیں سن کر ایک ریلے کی صورت پہنچا۔

سارا منظر عظیم کی آنکھوں میں ایک سلو موشن فلم کی طرح چل رہا تھا۔۔۔

سکیورٹی اسے کھینچنے کے انداز میں ابراہیم سے دور کر رہی تھی۔۔۔

ایمبولینس کے ہارن۔۔۔

ابراہیم کو اسٹریچر پر لٹایا جا رہا تھا۔

عظیم کی وائٹ تھیم خونی رنگ ہو چکی تھی۔

وہ ایمبولینس میں تھا۔۔۔

Clubb of Quality Content

اس سے کچھ پوچھا جا رہا تھا۔۔۔

وہ بس خاموش تھا۔۔۔

اسے نظر آ رہا تھا تو صرف ابراہیم کی بند آنکھیں۔۔۔

ان آنکھوں کو کھلا دیکھنے کے لیے وہ اپنی جان تک قربان کر سکتا ہے۔۔۔

اس کے ذہن میں ماضی کی جھلک دکھائی دے رہی تھیں۔۔۔

"مجھے غلط ہونا نہیں آتا۔۔۔ عظیم وقاص! حقیقت وہی ہے جو میں نے۔۔۔"

الفاظ گڈمڈ ہونے لگے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میرے ساتھ بیٹھنے والا شخص مجھ سے کمتر نہیں ہونا چاہیے۔۔۔ جب بات ایک بار۔۔۔"

منظر پھر دھندلا ہوا۔

وہ کہہ رہا تھا۔۔۔

باس!ایسا کالا کام ہم نے کبھی کیا نہیں۔۔۔

"عظیم وقاص!ہم نے بے شک برے کام نہیں کیے لیکن اچھے کام۔۔۔"

عظیم کی آنکھوں سے بہنے والے آنسو منظر بہالے جاتے ہیں۔

نرس بار بار کچھ پوچھ رہی تھی، لیکن وہ چپ تھا۔۔۔

اسے بروقت طبی امداد دی جارہی تھی۔

اب آنکھوں کے سامنے منظر ایک ٹیرس کا ابھرا۔۔۔جہاں وہ ریلنگ سے ٹیک لگائے آسمان کو دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔

"عظیم وقاص!"

وہ'ص'کو اتنا کھینچتا ہے کہ سیٹی کی آواز نکلتی ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میں تو بیگ لے آئی ہوں۔۔۔

پھر تم کسے آسمان میں دیکھ کر سیٹیاں بجا رہے ہو؟"

ایک آنسو گود میں پڑے ہاتھ پر گرتا ہے۔ پھر منظر غائب۔

"باس پلیز! پلیز! پلیز!!۔۔۔ آنکھیں کھولیں۔۔۔ میری طرف دیکھیں۔۔۔ دیکھیں آپ کی بند آنکھیں دیکھ کر میری کیا حالت ہو رہی ہے۔۔۔

میرا نام لیں۔۔۔ میری سانسیں لے لیں بے شک۔۔۔

میری طرف دیکھیں ناں۔۔۔ آپ کی بند آنکھوں سے میرا دل بند ہو رہا ہے۔۔۔ میرے لیے نہ سہی، ہیر میم کے لیے۔۔۔ یا پھر میڈم مہیزہ کے لیے۔۔۔ کسی ایک کے لیے ہی سہی ۔۔۔ مجھے برا نہیں لگے گا، بس آنکھیں کھولیں۔۔۔

ابراہیم عظیم کا عشق ہے۔ ابراہیم کے بغیر عظیم ادھورا ہے، نامکمل! ناممکن!!۔۔۔۔۔۔

عظیم کا ابراہیم۔۔۔

آپ کے لیے میں ہر حد پار کر سکتا ہوں۔۔۔دنیا جلا سکتا ہوں۔۔۔بس آپ آنکھیں کھولیں۔"

وہ بس اسے دیکھتے ہوئے بڑبڑائے جا رہا تھا۔

اسے کسی کا ہوش نہیں تھا۔

ایمبولینس اپنی منزلِ مقصود تک پہنچ چکی تھی۔

ابراہیم کے اسٹریچر کو باہر نکالا جا رہا تھا۔

اور اب اسے محسوس ہوا کہ ابراہیم کا ہاتھ اس کے ہاتھ میں تھا، مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا۔

نرس ہاتھ چھوڑنے کا کہہ رہی تھی۔

اور اب کھینچ کر اس کا ہاتھ دور کیا جا رہا تھا۔

اب سب ٹھیک تھا۔وہ اسپتال میں ہیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"باس۔۔۔۔آنکھیں کھولیں گے، میری طرف دیکھیں گے، میرا نام لے کر پکاریں گے۔۔۔"

بس یہی سوچ اسے تسلی دے رہی تھی۔

.....

فورٹ منرو پر ایک پرانی لکڑی کی میز، جو جانے کتنے موسموں اور ملاقاتوں کی گواہ تھی، اب بھی اپنے وجود سمیت خاموشی سے کھڑی تھی۔ دو کرسیاں اس کے ساتھ تھیں۔ سردی میں کمی آ رہی تھی لیکن یہاں کا موسم اپنی الگ طبیعت رکھتا تھا—نہ وقت کی قید، نہ مزاج کی بندش۔ مغرب کی اذان کب کی پیچھے رہ چکی تھی۔ پرندے اپنے گھونسلوں میں محفوظ اور فضا میں سکون بکھرا ہوا تھا۔

اسی منظر میں کوٹس کے ہلکے پھڑ پھڑاتے لمس میں، یرمان، ایثار اور عادی موجود تھے۔

یرمان ہمیشہ کی طرح اپنی مخصوص وجاہت کے ساتھ کرسی پر براجمان تھا۔ ٹانگیں قینچی کی صورت ٹیبل پر رکھی تھیں۔

(کیمل رنگ کی چینوز پینٹ، ہم رنگ ہائی نیک، لمبا کوٹ اور چمکتے ہوئے ڈریس بوٹ—یہ صاحب شوق کی الگ ہی دنیا رکھتے ہیں۔)

ایثار اور عادی حسبِ روایت، ادب سے ہاتھ باندھے کھڑے تھے۔

"ایثار! جب میرے سامنے آؤ تو کم از کم کامیابی کی کوئی خبر تو لایا کرو۔ میں تمہیں اپنا منہ دیکھنے کی تنخواہ نہیں دیتا۔"

"اگر منہ دیکھنے کی تنخواہ ملتی تو یہ انتخاب میں کبھی نہ کرتا۔"

عادی بنا لمحہ ضائع کیے بولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہلکی نیلی شرٹ، ہم رنگ ٹراؤزر اور سستے سے کوٹ میں ملبوس وہ اپنی معصومیت سمیت کھڑا تھا۔

اسی لمحے یرمان جھٹکے سے اپنی ٹانگیں ٹیبل سے ہٹاتا ٹھوکر مار کر ٹیبل زمین بوس کر چکا تھا۔ خشک لکڑی کی چٹاخ سے آواز دور تک گونجی۔

"تم میرے سامنے آتے ہی کیوں ہو؟"

ایثار نے تھوڑا جھک کر نرمی سے کہا۔

"یرمان صاحب! غصے سے مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ ہیر کا واحد ثبوت تھا اور وہ بھی گم ہو چکا ہے۔"

"تو کیا میں یہاں پکوڑے بیچ رہا ہوں؟!"

یرمان دھڑلے سے کھڑا ہوا۔

"یہاں شیر اور چیتے بھی تو ہوتے ہیں، اگر کسی نے حملہ کر دیا تو پلان کدھر کا کدھر رہ جائے گا۔"

عادی نے آس پاس دیکھا اور بے فکری سے کہا۔

یرمان مٹھیاں بھینچے اس کے پاس آیا۔

"ایک بات بتاؤ۔۔۔۔عادی!"

"بولیں۔"

اکتاہٹ سے بولا۔

"اس دن والا تھپڑ بھول گئے ہو؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں بھی کچھ پوچھوں؟"

عادی جواب کی بجائے سوال داغتا ہے۔

"کرو بکواس۔"

"جتنی بے عزتی ہیر کی وجہ سے آپ کی ہوئی، آپ نے اسے چھوڑا کیوں نہیں؟"

"بے عزتی؟؟؟؟مائی فٹ!دفع ہو جاؤ یہاں سے!"

وہ ساتھ کھڑی کرسی کو ٹھوکر مار کر نیچے گراتا ہے۔

ایثار جواب تک چپ چاپ تماشا دیکھ رہا تھا،دبی مسکراہٹ کے ساتھ ہر بار ہونے والی ہار کو انجوائے کر رہا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"آپ تو کہہ رہے تھے کوئی ملنا چاہتا ہے ہم سے؟"

عادی نے پھر خاموشی توڑی گویا وہ دحدہ کی کوکھ سے جنما ہے۔

"نہیں آیا۔ جو بھی تھا شاید ارادہ بدل چکا ہے۔ میں نے خبر پھیلائی تھی لیکن ابراہیم آیا ہی نہیں۔"

یرمان نے آرام سے جواب دیا۔

"آپ کی جو حرکتیں ہیں، وہ پتہ لگ گئی ہوں گی اسے۔"

عادی بے اختیار پیچھے ہوتے ہوئے کہتا ہے۔

"سر پھاڑ دوں گا تمہارا!"

یرمان قدم بڑھا کر عادی کا گریبان پکڑ کر بولتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"سر اور گردن میں فرق ہوتا ہے آپ نے گریبان پکڑا ہے، یرمان صاحب۔"

عادی گریبان چھڑاتے ہوئے بولتا ہے۔

"عادی! دوبارہ نظر مت آنا! دماغ خراب کرنے کے لیے پیدا ہوئے ہو تم! نکل جاؤ! شکل گم کرو!"

یرمان عادی کو ایک جھٹکے سے نیچے پھینکتا ہوا بول کر ہاتھ کے اشارے سے وارن کر رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ایثار کا قہقہہ بلند ہوتا ہے۔

"یرمان صاحب، میں۔۔۔وہ۔۔۔"

ایثار اپنی ہنسی کنٹرول کرتے ہوئے بولتا ہے۔

"تم بھی دفع ہو جاؤ!"

"اچھا!"

اب وہ مڑ کر بند آنکھوں سے ہنستے ہوئے جا رہا تھا۔

"آیا بڑا۔۔۔ حکم چلانے والا!"

وہ دونوں دیکھتے ہی دیکھتے کہیں گم ہو گئے۔

"سب چلے جاؤ۔۔۔۔ سب! مجھے اکیلا چھوڑ دو! نہیں سمجھ سکتا کوئی مجھے!"

یرمان زمین پر گھٹنوں کے بل گر کر چلایا۔ آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں، آنسوؤں کو راہِ فرار مل چکی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہیر!"

وہ حلق کے بل چلایا۔ فورٹ منرو میں اس کی چیخ گونجی۔

"کہاں ہوں میں آج۔۔۔ صرف تمہاری ایک جھلک دیکھنے کو ترس رہا ہوں!"

آنسو شدت اختیار کر رہے تھے۔

"بچپن سے انتظار کر رہا ہوں، صرف ایک تصویر کے سہارے تمہیں دن رات پاگلوں کی طرح چاہتا رہا ہوں!"

وہ بال پکڑ کر چلا چلا کر فورٹ منرو کو اپنے دل کا درد سنا رہا تھا۔

"کہاں ہو تم، ہیر؟"

بے بسی سی بے بسی تھی اس کے الفاظوں میں۔

"اگر میرے صبر کے بدلے تم مل جاؤ۔۔۔۔ تو باخدا میں اپنی سانس اس سے بھی زیادہ تکلیف میں لوں گا۔

جس کے بدلے میں تم مل جاؤ، وہ نیکی میں دریا سے بھی نکال لوں گا۔"

اب وہ فورٹ منرو کی برف آلود زمین پر جھکے انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔

آنسو آنکھوں سے نکلتے ہوئے سیدھی ناک کی نوک سے گرتے اور برف پر نشان بناتے جا رہے تھے۔

رات گہری ہو رہی تھی لیکن زمین پر گرا وجود کھلی آنکھوں سے خون بہا رہا تھا۔

وہ حسین۔۔۔ایسا کہ اس پر کتابیں لکھی جا سکیں،
اور شاعری میں اس کی خوبصورتی کے دریا کو بیان کرنا مشکل ہو۔اس کا وجود اتنا دلکش ہے کہ ایک لمحے کے لیے بھی نظریں ہٹانا ممکن نہ تھا،
اور جب تک اسے دیکھتے رہتے،وقت جیسے رک جاتا تھا۔لیکن۔۔۔۔
وہ چھ فٹ تین انچ کا وجیہہ اور بے حد حسین وجود،
ایک عورت کے عشق میں اپنی ہی جان کا دشمن بن بیٹھا تھا۔
فیشن میں لپٹا خود میں سمٹ کر بچوں کی طرح بلک بلک کر رو رہا تھا۔

.....

"میں ہیر کے سامنے جانا نہیں چاہتا۔۔۔اگر اسے پتہ چل گیا کہ میں۔۔۔

میں کوئی رسک نہیں لے سکتا لیکن زیان بھی تو غائب ہے کروں تو کیا کروں۔"

ہوٹل میں ایک ساٹھ سالہ وجود پشت کیے کھڑا تھا، آہستہ لہجے میں خود سے مخاطب تھا۔

کھڑکی سے آتی ٹھنڈی ہوا اس کے ہاتھ میں پکڑے سلگار سے اٹھتے دھوئیں کو پیچھے کی طرف اُڑا رہی تھی۔ وجود کچھ جانا پہچانا سا لگ رہا تھا۔
کمرہ زیان کا تھا مگر اس وقت وہاں صرف ایک ہی شخص موجود تھا۔

صاف ستھرا کمرہ۔۔۔ماحول کسی بھی قسم کے بوجھ سے خالی، بری باتوں سے محفوظ تھا۔

.....

"باس! آپ ٹھیک ہیں ناں؟ کہیں درد تو نہیں ہو رہا؟"

عظیم بیڈ پر لیٹے ابراہیم کے ہاتھ پر لگی بینڈیج کی طرف دیکھ کر پوچھتا ہے۔

"عظیم وقاص۔۔۔میں خاموش صرف اس لیے تھا کہ وہ عورت ذات ہے لیکن یہ زخم مجھے بزدل دکھا رہے ہیں۔ضرور کچھ ایسا ہے جو ہم دیکھ نہیں پا رہے۔"

"باس...سب چلتا رہے گا۔آپ کی صحت سب سے بڑھ کر ہے۔"
عظیم ہاتھ باندھے بڑے ادب سے گویا ہوا۔

(ہاتھ پر لگی گولی ہاتھ کی پشت کو چھو کر گزری تھی اور ٹانگ پر گولی گوشت میں لگی تھی۔دو دن بعد ابراہیم کو ڈسچارج مل گیا تھا۔اب وہ اپنے سیاہ بیڈ روم میں نقاہت زدہ سا لیٹا ہوا تھا لیکن جو عظیم پر گزری تھی...وہ صرف وہی جانتا ہے۔)

"عظیم!اس لڑکی کو کیسے پتہ چلا کہ ہم دونوں گھر نہیں ہیں؟اور کسی سے ملنے جا رہے ہیں؟

'ڈی' کی کال پر واپسی۔۔۔

اور وہ کیسے میرے گھر کو اتنا جانتی ہے کہ جہاں ضروری ڈاکومنٹس تھے وہاں پہنچ گئی؟

کنٹرول روم۔۔۔؟؟

وہ فل پلاننگ کے ساتھ آئے تھے۔ عظیم،مجھے سب نظر انداز نہیں کرنا۔

Strange..."

"باس۔۔۔!'ڈی' کرے گا کچھ۔۔۔بہت جلد وہ ہمارے قبضے میں ہو گی۔"

"عظیم!۔۔۔مہیزہ۔"

ابراہیم کراؤن سے ٹیک لگائے بولا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"باس۔۔جس لوکیشن پر ویڈیو بنائی گئی تھی۔وہ فورٹ منرو کا مین پوائنٹ ہے،وہاں نشانات ملے ہیں،میڈم مہیزہ نہیں۔۔۔

رسیاں،چیئر اور بہت سے قدموں کے نشانات۔۔۔"

"عظیم وقاص!میں اس کے لیے جو محسوس کرتا ہوں،وہ اپنی جگہ شاید اس کو بھی اس احساس سے نا آشنا رکھوں۔لیکن۔۔۔

اس کو میں کسی بھی صورت اس طرح اپنے سے دور نہیں کرتا اگر کرتا بھی۔۔۔۔تو اس کی یادداشت آتے ہی چھوڑ آتا۔"

"باس،جانتا ہوں میں۔۔۔آپ ہیر میم کو اپنانا چاہتے ہیں،لیکن اگر وہ لڑکی آپ میں انٹرسٹ لینے لگے تو۔۔۔

اچھے انسان کے لیے مشکل ہوتا ہے دوسرے انسان کو اپنی وجہ سے تکلیف دینا۔"

عظیم کہہ کر خاموش ہو چکا تھا۔پہلے کی حالت اب صفائی میں بدل چکی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کمرہ بے شک سیاہ تھا۔۔۔ لیکن سازشوں سے خالی اور منافقت سے پاک۔

سب چیزیں نفاست سے اپنی اپنی جگہ تھیں۔

مگر ابراہیم کا دل اپنے جائے مقام پر نہیں تھا۔

"باس! وہ ایک چٹھی ملی تھی۔"

ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھ کر ایک لفافہ اٹھاتا ہے۔

"باس۔۔۔ پڑھوں؟"

"جی۔۔۔ جی۔"

"میں ہر جگہ ہوں، لیکن کہیں نہیں۔

آپ کے احساسات میں اپنے پیروں تلے روند دوں گی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ہیر۔۔۔ابراہیم کی کبھی نہیں ہو سکے گی۔۔۔

"نقاب پوش عرف براوقت""

عظیم چٹھی پڑھ کر حیران کھڑا تھا۔

"عظیم!معاملہ مزید بگڑ رہا ہے۔اسے کیسے پتہ ہیر کا؟اور مہیزہ بھی اس کی قید میں ہے؟ اور خود کون ہے یہ نقاب پوش لڑکی؟"

"باس! آپ آرام کریں۔جب تک صحت ٹھیک نہیں ہو گی،کچھ بھی کرنے کے قابل نہیں ہوں گے۔"

"میں کیسے آرام کر سکتا ہوں؟مہیزہ۔۔۔اس کے قبضے میں ہے۔اگر اسے کچھ ہو گیا تو۔۔۔ وہ میری ذمہ داری ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"باس۔۔۔میں کر رہا ہوں۔"

عظیم معذرت خواہانہ لہجے میں بولا۔

"باس۔۔آپ بس آرام کریں۔"

ایک ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہتے ہوئے کمرے سے چلا جاتا ہے۔

ابراہیم اکتاہٹ سے ہاتھ لگی بینڈیج کو دیکھتا ہے پھر سر جھٹکتا ہوا لحاف اوڑھ کر سونے کی کوشش کرتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

.....

"کیا شور مچا رہے ہو؟ کیوں چیخ رہے ہو اتنا؟"

ہاتھ میں پسٹل لیے چہرہ چھپائے ایک آدمی گودام میں داخل ہوتا ہوا زیان سے مخاطب تھا۔

گودام کی حالت ناقابلِ بیان تھی،ایک مدھم سی لائٹ کبھی جلتی، کبھی بجھتی۔

"کون ہو تم؟ مجھے کیوں قید کر رکھا ہے؟"

زیان بلبلا کر کاٹ کھانے والی نظروں سے وہیں کھڑا اسے گھورتا ہوا بولا۔ مٹھیاں بھینچ چکا تھا گویا ابھی اس پر ٹوٹ پڑے گا،مگر آگے نہیں بڑھا۔

"بہت سے راز ہیں تمہارے پاس۔۔۔بس وہی جاننے آیا ہوں۔"

اب وہ ایک دوسرے کے بالکل مقابل کھڑے تھے۔

"میں ہیر کا منگیتر ضرور ہوں،یا یوں کہو کہ ہماری منگنی ابھی نہیں ہوئی تھی لیکن اس کے گم ہونے کے بعد میں نے اُسے دیکھا تک نہیں۔۔۔

میں آپ کی مدد کروں گا مگر اس سے پہلے آپ کو مجھے چھوڑنا ہو گا۔میں باہر جا کر کسی کا نام نہیں لوں گا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ایسے تھوڑی ہوتا ہے۔ میں کیسے یقین کر لوں؟"

پیچھے سے کھلے دروازے سے آتی روشنی میں اس کے کان پر بنا نیلا نشان چمکا۔ بولتے ہوئے پسٹل زیان کے سر پر تان چکا تھا۔

"میرے پاس ہیر کا راز ہے۔۔۔ وہ میں دے کر آپ کا بھروسہ جیت سکتا ہوں۔"

زیان کی گردن سے پسینے کے چھینٹے گر رہے تھے، حلق خشک ہو چکا تھا۔

"کیسا راز؟"

اب وہ گن ہاتھ میں لیے گھمانے لگا۔

"وہ زندہ ہے۔۔۔ اور سب سے چھپا ہوا ہے۔ شاید اسے ہیر کا پتا ہو۔"

زیان اب دو قدم پیچھے ہٹ چکا تھا، بولتے ہوئے لفظ روانی پکڑ چکے تھے۔

Clubb of Quality Content

اس کا اعتماد بحال ہو رہا تھا۔ اتنی سی بات تھی؟

"کون زندہ ہے؟"

سامنے کھڑا نقاب پوش حیرت میں ڈوبا پوچھ رہا تھا۔

زیان نے پھر بولنا شروع کیا... اس کی زبان سے نکلے ایسے الفاظ جو سچ کی آخری سیڑھی تھے۔

نقاب پوش کی حیرت زائل ہو چکی تھی،

ہونٹوں پر شیطانی مسکراہٹ ابھر چکی تھی۔

"آپ باہر رہ کر بھی میرے رابطے میں رہو گے۔

ہوشیاری کی تو دوبارہ زندہ بچنے کی امید چھوڑ دینا۔

جا سکتے ہو۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نقاب پوش ایک سائڈ پر ہوتے ہوئے سخت لہجے میں بولا۔

گودام ویسا ہی تھا،بدلا تھا تو صرف زیان کا مقدر۔
بالآخر اس قید سے رہائی مل چکی تھی۔

ایک انسان کے پاس بہت سے راز امانت ہوتے ہیں،
جنہیں اگر قسم یا وعدوں سے نہ بھی جوڑا جائے۔۔۔
تب بھی وہ ایمان جیسے قیمتی ہوتے ہیں۔
اگر تم کسی کے رازوں کی حفاظت نہیں کر سکے۔۔۔
تو کیا گارنٹی ہے کہ تمہارے راز محفوظ رہیں گے؟
خون کے بدلے خون۔۔۔اور راز کے بدلے راز۔۔۔

.....

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میڈم! آج تو پارٹی بنتی ہے۔ اتنی بڑی خوشی ہاتھ لگی ہے۔ ابراہیم عبید کو اس کھلی دنیا سے چھٹکارا مل جائے گا!"

ارحام مزے سے بولا۔

فروری کی شروعات لیب میں خوشی کی لہر لے کر آئی تھی۔ حسبِ معمول صرف ٹیبل اور کرسیاں موجود تھیں مگر فتح نئی تھی جو اس وقت لیب میں موجود چہروں سے عیاں تھی۔ دحدہ، داؤد، ارحام، گل، ریان اور میڈم — چھ لوگ اس وقت لیب کے وسط میں کھڑے خوش ہو رہے تھے اور باتوں پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کر رہے تھے۔

"یار، یہ پارٹی تو ہوتی رہے گی، پہلے میری تو سنو!"

دحدہ کا جوش عروج پر تھا۔

"یار!!!!ان کی سیڑھیاں! میرا دل کر رہا تھا، گولائی والے رینگل پر سے ہوتا ہوا نیچے آؤں اور کتنا آرام دہ کمرہ تھا، میں تو دو بار میٹریس پر بیٹھا، اُٹھنے کا دل ہی نہیں کر رہا تھا!"

گو کہ دحدہ کی نیت بری ہو رہی تھی۔

"اور۔۔۔اور۔۔۔اور۔۔۔سب سے مزے کی بات۔۔۔میں نے ایک پرفیوم کی تصویر لی تھی، یہ دیکھو!"

دحدہ موبائل اسکرین سب کے سامنے کرتا ہے۔

(Tom Ford Perfume: Rs. 173,643.00)

سب کی آنکھیں کھل کر کھلی رہ گئیں۔

"یہ تو میری دو مہینے کی کمائی سے بھی کافی زیادہ ہے!"

"یہ صرف ایک کی تصویر ہے۔ وہاں پرفیومز کی کلیکشن تھی ایک سے بڑھ کر ایک۔۔۔۔۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

چہکتے ہوئے بولا گویا اس کی آڈیئنس پر تجسس ہو کر سن رہی تھی۔

"تمہاری باتیں سن کر دل کر رہا ہے، وہیں جانے کو!"

ریان سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے بولا۔

"اگر مجھے موقع ملا کے جیل سے ایک بندے کی رہائی کروادوں تو میں ابراہیم عبید کی کرواؤں گا، تاکہ وہ اس راج محل میں رہ سکے!"

دحدہ جبڑے دکھاتا ہوا ارحام کے دونوں کندھوں کو پکڑ کر اپنا چہرہ اس کے کندھے پر رکھ دیتا ہے۔

"مجھے گدگدی ہوتی ہے دحدہ!"

کندھے سے ہاتھ ہولے سے گرا دیتا ہے۔

ماحول خوشگوار ہو چکا تھا۔

Clubb of Quality Content

"باتیں بہت ہو چکیں۔اب کام کی بات کرتے ہیں!"

میڈم ٹیبل پر پڑی فائل کی طرف جاتی ہے۔باقی سب بھی پیچھے آتے ہیں۔

"یہ تین فائلیں ہیں۔اور ایک البم۔ایک پر 'پراپرٹی' لکھا ہے۔یہ دونوں بزنس سے متعلق ہیں۔"

میڈم البم ہاتھ میں پکڑے بتاتی ہے۔

"میڈم!میری جی ایف کی تصویریں ہوں گی،دکھاؤ تو!"

دحدہ البم پکڑ کر کھولنے کے انداز میں ٹیبل پر رکھتا ہے۔

داؤد چشمہ ٹھیک کرتا ہوا دوسری ٹیبل سے گلاس میں پانی ڈالتا ہے۔

"یہ بچی کون ہے؟"

سات سالہ بچی کی تصویر البم کے پہلے صفحے پر تھی۔

دحدہ ہاتھ لگاتا ہوا پوچھتا ہے۔

"میڈم ویسے بھی تو بہت کچھ جانتی ہیں، یہ بھی بتائیں ناں۔۔۔کون ہے یہ پیاری سی بچی؟"

ارحام مسکراہٹ لیے بولا۔

"بچپن ختم ہو چکا ہو گا۔۔۔اور پتہ نہیں، کتنے اور کیسے کیسے فیز سے گزری ہو گی۔۔۔"

میڈم نم لہجے میں بولی۔

"میڈم! آپ کا کیا رشتہ ہے؟ جو آبدیدہ ہو رہی ہیں؟"

دحدہ اس بار واقعی سنجیدہ ہو کر پوچھتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یقیناً یہ میری جی ایف ہے۔۔اتنا کیوٹ۔۔۔لگ بھگ چودہ،پندرہ سال کا ہے۔۔۔ہے ناں؟"

دحدہ خود ہی سوال کر رہا تھا،خود ہی جواب۔

"لو جی۔۔۔آگے تو کچھ بھی نہیں ہے۔بلکہ پورے البم میں صرف دو تصویریں ہیں!"

دحدہ صفحے پلٹتا ہے اور البم ختم ہو چکا ہوتا ہے۔

"شاید یہ بچی بہت ہی اہم ہو،اس لیے تصویر صرف اس کی ہے۔"

ریان نے اپنے تئیں پتے کی بات کہی۔

"جو اہم ہوتا ہے،ہم اسے صرف خوش دیکھنا چاہتے ہیں اور ابراہیم عبید دل نہیں رکھتا،یقینا یہ بچی مر چکی ہو گی۔"

میڈم کی نظریں البم پر مرکوز تھیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میڈم! رنجیدہ نہ ہوں۔ اب ہم اس سے تمام ظلموں کا بدلہ لیں گے۔"

ریان ہمدردی سے بولا۔

داؤد پانی کا گلاس لیے، ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ ٹیبل کے قریب آتا ہے۔

"میڈم پراپرٹی والی فائل لائیں۔۔۔ دیکھیں، کتنے سکیمز کر کے بلینیئرز تک پہنچا ہے۔"

اب وہ ارحام کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ چشمہ ٹھیک سے سیٹ نہیں ہو رہا تھا۔ سامنے ٹیبل پر انگلی پھیرتی گل خاموشی سے کھڑی تھی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر ایک فائل دی۔

Clubb of Quality Content

"یہ پراپرٹی والی نہیں ہے۔۔۔ اچھا اچھا، چلو پہلے یہی دیکھ لیتے ہیں۔"

ارحام فائل کو ٹیبل پر رکھتا ہے۔

"یہ بزنس فائل نہیں لگتی۔اور صفحات بھی بہت پرانے ہیں۔۔۔اسے حفاظت سے رکھا گیا ہے۔یقینا پرانے راز چھپے ہوں گے۔"

فائل باہر سے نئی اور مکمل کورڈ تھی لیکن اندر کے کاغذات پرانے طرز کے تھے۔

ریسرچ لیب میں مکمل خاموشی چھا چکی تھی۔سب ایک ٹیبل کے گرد جمع ہو کر رازوں سے پردہ اٹھانے میں مصروف تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"Old is Gold."

دحدہ جبڑے نکال کر بولا۔

"ہم بھی تو یہ گولڈ دیکھیں۔"

ارحام ایک سٹیمپ پیپر اٹھاتا ہے۔

"یہ تو کسی عصمت نامی عورت کی تحریر ہے اور نیچے سائن بھی ہیں شاید یہ پراپرٹی ابراہیم عبید کے نام کر رہی ہیں۔۔۔ہاں یہی لکھا ہے۔"

ارحام نے سٹیمپ پیپر میڈم کی طرف بڑھایا۔

"واہ واہ، سبحان اللہ! کیا جگرہ ہے لیڈی کا۔۔۔جائیداد ہی نام کر دی۔"

دحدہ پیپر کو دیکھ کر کہتا ہے۔

"مخلصی ہمیشہ خالی ہاتھوں میں رہ کرتی ہے۔"

میڈم سٹیمپ پیپر دیکھتے ہوئے گویا ہوئی۔

"یہ تو نکاح نامہ ہے کسی کا۔"

ارحام حیرت سے کہتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

" سسپینس کیوں کریٹ کر رہے ہو، بولو بھی ارحام۔"

گل نے کہا اور داؤد کے ہاتھ سے پانی کا گلاس لینے لگی۔

"اویار گل۔۔۔!"

ارحام چیخ اٹھا۔

"گل۔۔۔!!!"

ریان ماتھے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔

"ارحام! پیپر!!!!"

میڈم بلند آواز میں آنکھیں مکمل کھولے بولی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اویار سوری۔۔۔"

داؤد ہاتھ اوپر کرتا ہوا ایک دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔

ٹیبل پر پڑی فائلز اور نکاح نامہ پر پانی گر چکا تھا۔

ریسرچ لیب کی فضا لمحے میں سنجیدہ اور بوجھل ہو گئی۔ تھوڑی دیر پہلے والا خوشگوار ماحول مایوسی میں بدل چکا تھا۔

"یار داؤد۔۔۔ تمہیں کس نے کہا تھا کہ یہاں کوئی لیکوئڈ لے کر کھڑے ہو جاؤ؟"

ارحام نکاح نامہ کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"لڑ کیوں رہے ہو، میں نے نہیں گرایا۔"

داؤد سخت لہجے میں بولا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"سوری۔۔۔ میری غلطی ہے،پلیز! آئی ایم سو سو سوری۔"

گل شرمندہ سی بولی۔

"لڑنا بند کرو۔ جو لفظ مٹ چکے ہیں،انہیں جوڑنے کی کوشش کرو۔"

میڈم اپنی نشست چھوڑ کر ارحام کے دائیں جانب کھڑی ہوئیں

"پیچھے ہٹو سب،میں دیکھتا ہوں۔"

دحدہ آگے بڑھ کر نکاح نامہ ٹیبل کی دوسری سائیڈ پر رکھتا ہے۔

ٹیبل سے پانی سرکتا ہوا نیچے جا رہا تھا،جسے ریان صاف کرنے میں مصروف ہو چکا تھا۔

"یہ تو یار ابراہیم کا نکاح نامہ ہے۔

ابراہیم۔۔۔۔ جو بہت چھپے لفظ۔۔۔ میرا مطلب ہے چھاپ چھاپ کر 'ابراہیم عبید' لکھا ہوا ہے۔

اور دوسری سائیڈ پر کس کے سائن تھے؟"

دحدہ ٹیبل پر جھکے دھیان سے دیکھ کر پڑھنے کی کوشش کرتا ہے اور کندھے اچکاتے ہوئے پیچھے ہو جاتا ہے۔

"سائن مٹ چکے ہیں۔۔۔"

"کیا۔۔۔ابراہیم کا نکاح؟"

ارحام چونک کر پوچھتا ہے۔

"کیا یار!ایک پر نظر تھی،وہ بھی شادی شدہ نکلا۔۔۔"

دحدہ مسکراہٹ دبائے بولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اور میڈم آپ تو خالی منہ لے کے رہ گئیں۔۔۔وہ تو پہلے ہی کسی کا 'وہ' بن چکا تھا، مطلب (ہے)۔۔۔"

گو کہ دحدہ آفیشل ایکٹو ہو چکا ہے۔

"یہ آخری ثبوت تھا۔۔۔میری ساری محنت، اتنی کوشش۔۔۔سب بیکار گیا۔"

میڈم رندھی ہوئی آواز سے بولی۔

"میڈم! میں سمجھ سکتا ہوں۔۔۔۔لیکن یہی ہونا تھا۔

الزام دینے سے آنے والے وقت پر فوکس نہیں ہو گا۔

پلیز، آئی ایم سوری۔"

داؤد ناک پر کھجلی کرتے ہوئے چشمے کو ٹھیک کرتا ہوا نرمی سے بولا۔

"اوکے اوکے یار! اب سب یہاں ایموشنل ڈرامے نہ کرو۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ہم پھر سے کچھ نہ کچھ کر لیں گے۔اس کی ایک اور فائل موجود ہے،اس میں کچھ ضرور ملے گا۔اور۔۔۔

ویسے بھی یہ پرانے کاغذ تھے،ان کی موت ابھی ہی لکھی تھی۔"

دحدہ بات کو سمیٹتے ہوئے مسکرایا۔

میڈم اب باہر جا رہی تھی۔

باقی سب ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے۔

ٹیبل پر ویسے ہی آدھے بچے ڈاکومنٹس پڑے تھے،

ماحول کچھ حد تک رنجیدہ ہو چکا تھا۔

اور داؤد صاحب۔۔۔۔کسی بھی شرمندگی سے دور آرام سے ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے کرسی پر براجمان تھے۔

.....

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کتنے موسم گزر گئے

کتنے لمحے تمہاری یادوں میں بیتے

میری دھڑکنوں میں تیرا نام ہے۔۔۔۔

میرے وجود میں تیرا عکس ہے

گلابی رنگ میں نہایا کمرہ حال نما تھا۔ایک بیڈ سفید بیڈ شیٹ لیے پڑا ہوا تھا۔ کمرے میں صرف بیڈ ہی تھا اور جا بجا بکھرے چنبیلی کے پھول۔

بیڈ کے کراؤن کے اوپر سات سالہ بچی کی تصویر لگی ہوئی تھی اور ایسی ہی کئی تصویریں چھت سے لٹکتے جھومر سے لٹک رہی تھیں۔ تقریباً دس تصویریں ایک ہی مخصوص چہرے کی تھیں۔

چنبیلی کی خوشبو پورے کمرے کو معطر کر رہی تھی۔

یرمان کریم ہاتھ میں ایک مخصوص تصویر لیے،

بازو پھیلائے گھوم رہا تھا۔

اچانک۔۔۔۔ گھومتے گھومتے نیچے گر جاتا ہے۔

"کب؟؟؟۔۔۔۔ تم اس چنبیلی کی خوشبو کو محسوس کر سکو گی؟

پانچ سال کی تھی تم۔۔۔

جب میں نے اپنے دل کی سرزمین تمہارے نام کر دی تھی۔"

وہ زمین پر گرا ہوا تھا۔

"تمہارے لیے۔۔۔ صرف اور صرف تمہارے لیے

میں نے عرسہ اور مرسہ کو راستے سے ہٹا دیا۔ میں تمہیں کڈنیپ نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن غلطی ہو گئی

اپنا نام، پتہ۔۔۔ یہاں تک کہ اپنے والدین کو بھی چھوڑ دیا۔"

اب وہ زمین پر سیدھا لیٹا، بازو پھیلائے جھومر سے لٹکتی تصویروں سے مخاطب تھا۔

"جب تمہیں پتہ چلے گا کہ میں تمہیں کتنا چاہتا ہوں۔۔۔

تو تمہیں مجھ سے چھپے رہنے پر پچھتاوا ہو گا۔"

کمرے میں سب چیزیں ویسے ہی موجود تھیں—

پھول۔۔۔ خوشبو۔۔۔ تصویریں۔۔۔

فرق تھا تو صرف جذبات کا—

جو یہاں بھرپور تھے۔۔۔۔ اور وہاں انجان۔

آنسو آنکھوں کی سرحد پار کر کے کان کی لو تک پہنچ چکے تھے ضبط سے چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کاش پوچھے کوئی ہم سے کہ سبب کیا تھا فراق؟
ہم بتائیں کہ وہ پل تھا، وہ صدا تھی، تنہائی

.....

"باس! ہیر میم آپ سے ملنا چاہتی ہیں۔۔۔ان کا میسج آیا ہے۔"

ریڈ روم میں ریوالونگ چیئر پر براجمان ابراہیم کو اطلاع دی گئی۔

"عظیم۔۔۔! کہیں نہ کہیں ہم کچھ مس کر رہے ہیں۔ دو ہفتے ہو چکے ہیں اس حادثے کو لیکن مہیزہ ہمارے ڈھونڈنے کے باوجود نہیں ملی اور وہ نقاب پوش صاحبہ بھی دوبارہ منظر پر نہیں آئیں۔"

"باس۔۔۔میڈم مہیزہ ٹھیک ہوں گی کیونکہ وہ ہماری طرف سے ایک کمزور کڑی ہیں۔ انہیں کوئی کچھ نہیں کرے گا اور وہ ڈاکومنٹس ضائع ہو چکے ہیں لیکن پراپرٹی والے پیپرز۔۔۔ ڈی کو کہیں نہیں ملے۔ میرا خیال ہے اگر ہم ہیر میم سے ملنے سے پہلے انہیں پکڑنے کا پلان بنالیں تو شاید وہ خود ہی میڈم مہیزہ کو ہمارے حوالے کر دیں۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ہمیشہ کی طرح بلیک تھیم میں ملبوس، کرسی اسٹینڈ پر ہاتھ رکھے انگوٹھا انگلیوں سے مس کر رہا تھا۔

"وہ ڈاکومنٹس ضائع ہو گئے تو خیر ہے، کاپیز موجود ہیں میرے پاس لیکن۔۔۔ مسز ہیر ضرورت سے زیادہ چالاک ہیں۔ ہمیں اس بار بلٹ پروف جیکٹ پہننی ہو گی اور کامیاب لوٹنا ہو گا۔"

"باس۔۔۔ وہ اس وقت ہمیں ایک جھیل کنارے بلا رہی ہیں۔ ضرورت پڑنے پر وہ کشتی کا سفر بھی کروا سکتی ہیں۔

میڈم کافی اثر و رسوخ والی ثابت ہو رہی ہیں۔"

"عظیم وقاص! ہم چلیں گے۔ آپ تیاری پکڑو اور ہاں۔۔۔ احتیاط ضروری ہے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اوکے باس۔"

وہ کہتے ہی دروازے کی طرف قدم بڑھاتا ہے۔

"مسز ہیر۔۔۔ میرے جذبے تمہاری نفرت پر ہمیشہ حاوی رہیں گے—ٹِل یو آر الائیو۔"

وہ چیئر موڑ کر کاؤنٹر پر پڑے لیپ ٹاپ کے ساتھ رکھی ایک سات سالہ بچی کی تصویر اٹھاتا ہے۔

تصویر بالکل ویسی ہی تھی جس سے یرمان کا کمرہ تر تھا۔

وہ تصویر دیکھے جا رہا تھا۔

سات سالہ بچی سفید فراک میں ملبوس کھڑی تھی۔

"باس! آپ کو الرٹ رہنا ہو گا۔"

Clubb of Quality Content

تھوڑی دیر بعد وہ گاڑی میں بیٹھ چکے تھے۔

"عظیم وقاص۔۔۔ بچہ نہیں ہوں میں۔"

اب کہ وہ ہنس رہا تھا۔

گاڑی برق رفتاری سے اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھی۔ آس پاس گاڑیاں ہارن بجائے گزر رہی تھیں۔ شام اپنے اختتام کو پہنچ چکی تھی۔ گاڑی اب زمین کو چھوتے آسمان کی جانب رخ موڑ چکی تھی اور وہی جھیل جہاں وہ اکثر آیا کرتے ہیں، دونوں کی پسندیدہ جگہ ہے۔۔۔ لیکن آج ایک مختلف تیز دھڑکن کے ساتھ، اپنی جان ہتھیلی پر لیے، وہ اس مقام کی طرف بڑھ رہا تھے۔

تاریخ تیرہ فروری۔۔۔ وقت دس بجے کا۔۔۔

مقام: جھیل کنارے

آس پاس بہت سے لوگ چل پھر رہے تھے۔۔ لیکن تھوڑے دور تھے۔ سامنے جھیل کنارے ایک وجود چیئر پر پشت کیے بیٹھا ہوا تھا۔

"باس! شاید وہ کرسی والی ہیر میم ہوں۔"

دونوں پیچھے سے آرہے تھے۔ ابراہیم کی آستینیں چڑھی ہوئی تھیں، جیل لگے بال، ہلکی ہلکی ہوا سے کوٹ اڑ رہا تھا جبکہ سفیدی میں لپٹا عظیم پشت پہ ہاتھ باندھے ہوئے ابراہیم کی معیت میں چل رہا تھا۔

"ہاں جی! بھابھی ہی ہوں گی آپ کی۔ ورنہ۔۔۔ سب لوگوں جیسی نا ہوتیں۔"

اب وہ کرسی سے چند قدم دور کھڑے تھے۔

Clubb of Quality Content

سامنے کرسی پر بیٹھی ہیرا اٹھتی ہے۔۔۔اور پھر مڑ کر دونوں کو دیکھتی ہے۔چہرہ تکونی رومال سے ڈھانپے ہوئے تھی،آنکھیں چمک سے بھری ہوئی،کاجل سے سجی گہری کالی آنکھیں،بلیک ساڑی کی جگہ پنک ساڑی پہنی تھی اور گلے میں وہی اصلی ہیومن ہارٹ پینڈنٹ لٹک رہا تھا۔چھوٹے کٹے بال ماتھے کو چھپائے ہوئے تھے۔

"ہیلو مسٹر ابراہیم عبید!"

نسوانی باریک آواز گہری ہو کر ابراہیم کے کانوں تک پہنچتی ہے۔

ابراہیم آگے بڑھتا ہوا ایک آئی برو اوپر اٹھاتا ہے۔

"ہائے مسٹر عظیم وقاص۔۔۔"

اب وہ عظیم سے مخاطب ہوتی ہے۔

عظیم جواباً مسکرایا۔

"مسز ہیر ابراہیم کیسی ہیں آپ؟"

ابراہیم ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ گویا ہوتا ہے۔

"پرفیکٹ ہوں!"

ایک سرد لہر گزرنے کے بعد وہ مسکراتی آنکھوں سے جواب دیتی ہے۔

"مسٹر ابراہیم! آپ میرے ساتھ کشتی کا سفر کریں گے؟ آئی ہوپ آپ کو میرے ساتھ چلنے میں کوئی دقت نہیں ہوگی۔"

وہ کہتے ہوئے کشتی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

"عظیم وقاص۔۔۔! آپ اس چیئر پر بیٹھ کر ویوا نجوائے کریں، میں آپ کی بھابی کے ساتھ جارہا ہوں۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ابراہیم چڑھی آستینوں کو مزید اوپر کرتا ہوا کہتا ہے۔

بلیک ڈائل واچ دودھیا رنگت پر چمک رہی تھی۔

دائیں ہاتھ کی لٹل فنگر میں ہمیشہ کی طرح نیلم جڑا رنگ پہنے ہوئے تھا۔

ایک ملاح جو ہاتھ کے اشارے سے پاس آ کر کھڑا ہوتا ہے۔

"میاں جی، کشتی چلا سکیں گے؟"

ملاح قدرے شریفانہ انداز میں بولا

"جی جی! آتی ہے، آپ جائیں۔"

ابراہیم اسے جانے کا اشارہ کر کے کشتی کی طرف قدم بڑھاتا ہے۔

ملاح واپسی کے جانب گامزن تھا۔

"آئیے محترمہ صاحبہ!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ابراہیم ہاتھ بڑھا کر ہیر کو آنے کی دعوت دیتا ہے۔

کنکھیوں سے وہ ہاتھ کو یک ٹک دیکھے گئی۔

"ہیلو!!!!"

وہ چٹکی بجا کر ہاتھ مزید آگے بڑھاتا ہے۔

وہ ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے ایک قدم کشتی پر رکھتی ہے اور اندر داخل ہو جاتی ہے۔ ایک سرد سی لہر ان دونوں کے وجود سے سرسراتی ہوئی گزر جاتی ہے۔

دونوں اب ایک دوسرے کے سامنے بیٹھ چکے ہیں۔

کشتی عظیم صاحب چلا رہے تھے، جو منع کرنے کے باوجود اندر تشریف لے آئے تھے۔

اب صاحب ڈرائیونگ میں مصروف ہو چکے تھے۔

تم پر اسرار فنا، راز بقا کھل جائے،

تم نے اک بار تو یزداں کو پکارا ہوتا۔۔۔

.....

آئندہ انشاءاللہ!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عشقِ کامل

از قلم: مہوش اسلم

قسط 5:

"بہت پریشان دکھائی دے رہے ہو۔ روز یہاں آتے ہو۔ سوچتا ہوں پوچھ لوں پھر ڈرتا ہوں کہ کہیں کچھ غلط نہ کہہ بیٹھوں۔"

عشاء کی نماز سے فارغ ہوا ایک بزرگ، جس کی عمر ستر سال کے قریب ہوگی۔ جامع مسجد الفردوس کے ساتھ بنے چھوٹے سے پارک میں بیٹھے یرمان سے پوچھ رہا تھا۔ آسمان کی سیاہی گہری ہو چکی تھی۔

"میرے بتانے سے مسئلہ حل ہو سکتا ہے مولوی صاحب تو۔۔۔ سن لیجیے۔"

نرم لہجے کے ساتھ کھڑے بزرگ کو دیکھ کر وہ بولا۔

"ناممکن تو کچھ بھی نہیں ہے میرے بیٹے۔"

وہ اب یرمان کے ساتھ بیٹھ چکے تھے۔ سفید شلوار قمیض میں ملبوس، سستی سی شال اوڑھے، ہاتھ میں تیتس دانوں والی تسبیح، سفید داڑھی، سر پہ ٹوپی، جھریوں بھرا پر نور چہرہ تھا۔

"ہمیں سزا کیوں ملتی ہے؟ ہمارے بڑے غلطیاں کرتے ہیں اور ہماری زندگیاں ان غلطیوں کو بھگتتے ہوئے گزر جاتی ہیں؟"

"میرے بیٹے! اگر آپ نے شکایت کرنی ہے تو وہ دیکھو سامنے اللہ کا گھر (مسجد) ہے وہاں جو بھی آتا ہے، اسے دونوں میں سے ایک چیز مل جاتی ہے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"دو چیزیں کون سی مولوی صاحب؟"

انداز سوالیہ تھا۔ خشک آنکھیں، بکھرے بال، بٹنوں والی شرٹ اور ڈریس کوٹ میں ملبوس بکھرا بکھرا سا وجود۔

"خدا اور انسان۔"

تسبیح کا دانہ گراتے ہوئے بولا۔

"لیکن مجھے تو ایک انسان چاہیے۔۔۔"

رندھی آواز سے گویا ہوا۔

"کس حد تک جا سکتے ہو اس انسان کے لیے۔۔۔ جس کے لیے میرے بیٹے آپ نے خدا کا نام دکھاوے کے لیے بھی نہیں لیا؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اس انسان کے لیے میں نے اسی خدا کے بندوں کو مارا ہے۔۔۔"

وہ بنا رکے بولا۔

"یہ تو کوئی حد نہ ہوئی حد تک تو آپ ابھی پہنچے ہی نہیں۔۔۔"

"مولوی صاحب۔۔۔! آپ نے سنا نہیں شاید!

میں نے حد پار کر دی ہے کب کی۔۔۔"

"نہیں میرے بیٹے! عشق کی انتہا درد بھرا سجدہ ہوتا ہے۔ آخری حد سجدہ ہے، جہاں کوئی بھی ایسے نہیں جا سکتا اور جہاں تک میری آپ کے بارے میں رائے ہے، میں نے آپ کو یہ حد پار کرتے نہیں دیکھا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بھاری گمبھیر دل پر اثر چھوڑنے والی آواز تھی۔

"انسان،انسان کو معاف نہ کرے۔۔۔مولوی صاحب تو خدا بھی نہیں ملتا اور میں خود کو جانتا ہوں۔

میری تڑپ کوئی بھی سمجھنے والا نہیں۔ کہنا آسان ہے لیکن یہاں اگر کسی کو بھی پتہ چل جائے کہ میں نے قتل کروائے اور کئے ہیں تو ابھی پھانسی چڑھا دیں گے۔کوئی بھی ایک لمحے کو بھی محسوس نہیں کرے گا میری تکلیف۔۔۔"

بولتے ہوئے اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے،پتہ نہیں کیسے اور کیوں؟

"کب سے اتنا درد چھپا کر پھر رہے ہو؟اور یہ امید بھی کہ کوئی سمجھے گا نہیں؟"

وہ یرمان کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔ہاتھ میں پکڑی تسبیح کے دانے عظیم الفاظ سمیٹے جا رہے تھے۔

"پانچ سال کی تھی وہ، جب میرے دل کی دہلیز اس کے نام ہوئی، محبت میں عمر کی کوئی قید نہیں۔ میں تب صرف گیارہ سال کا تھا لیکن مجھے جو محسوس ہونے لگا تھا وہ تمام جذبات و احساسات سے بالاتر تھا۔ آخری جھلک عمر کے تیرھویں حصے میں دیکھی۔۔۔ جب وہ سات سال کی تھی آج وہ پچیس کی ہو جائے گی لیکن اس دن کے بعد ایک بار بھی نہیں دیکھا۔۔۔"

آنکھوں سے آنسو زار و قطار بہنے لگے۔

ہلکی ہلکی ہوا چل رہی تھی لیکن محسوس نہیں ہو رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں اس کے چھوٹے ماموں کا بیٹا ہوں۔۔۔"

وہ وہیں بیٹھا تھا—جامد، ساکت، بے حرکت۔

مگر اس کے ارد گرد کی دنیا بدلنے لگی۔

نہ کوئی یاد۔۔۔ نہ کوئی چہرہ۔۔۔ نہ کوئی نام۔۔۔

صرف ایک لمحہ—

جو اندر ہی اندر پیچھے کی طرف بہنے لگا تھا۔

ہوا ایک دم رکی—جیسے فضا نے سانس روک لی ہو۔ پھر وہی ہوا آہستہ آہستہ چلنے لگی—

مگر الٹی سمت میں۔

پتے اوپر کو اڑنے لگے،

بارش کی بوندیں زمین سے اٹھ کر بادلوں میں جا چھپیں۔

چیزیں واپس ہونے لگیں—

ایک چراغ جو بجھ چکا تھا، اب دوبارہ جلنے لگا۔۔۔

پاؤں کے نیچے کی زمین نمی سے خشک ہو گئی،

فضا کی اداسی بے وزن ہو گئی،

پرندے واپس درختوں پر آ بیٹھے—

چند قدموں کے فاصلے پر ایک ہوا کا جھونکا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ریشم کی طرح لپٹ کر کسی ایسے لمحے کو چھو گیا

جو کبھی مرا ہی نہ تھا۔

بس منظر بدلتے گئے—

وقت کی ریل، پیچھے کی طرف دوڑتی رہی۔

ہم جیسے ہر پل کو چھو کر گزرے—لیکن کوئی بھی ٹھہرا نہیں، کوئی بھی بولا نہیں۔

نہ کوئی یاد۔۔۔نہ کوئی تصویر۔۔۔

بس فضا دھیرے سے سوال کرتی رہی۔

"کہاں سے شروع ہوا تھا سب؟"

اور ہم۔۔۔صرف ہوا کے رخ پر اس ایک لمحے کی تلاش میں ساتھ بہتے گئے—

جہاں سے وقت نے پہلی بار پیٹھ موڑی تھی، اب ذہن میں ماضی کا عکس نمایاں ہو چکا تھا۔

"ماما! آپ نے ہیر کے گھر جانے سے مجھے کیوں روکا ہے؟ سکول بھی چینج کروادیا!"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

امان کا لہجہ الجھن سے تر تھا۔

تیرہ برس کا لڑکا۔۔۔عام سا بیضوی چہرہ، سفید رنگت پر دھوپ بھی ٹھٹھک کر پڑتی، بغیر آستینوں والی شرٹ میں ملبوس، بھرے بھرے گال، گہری کالی آنکھیں—لمبا قد لیکن پرکشش شخصیت۔

گھر بڑا نہ تھا، مختصر سا کچن، جس کے سامنے ایک نفیس لکڑی کا ڈائننگ ٹیبل رکھا تھا، دائیں اور بائیں طرف کھلتے کمروں کے دروازے، دیواروں پر تازہ پینٹ کی مہک ابھی بھی رچی بسی تھی—ہلکے گلابی رنگ پر خوش رنگ پھولوں کا پرنٹ جن پر پرندے اور تتلیاں جیسے کسی خواب سے اڑ کر آ بسی ہوں۔ یہی لطیف منظر گھر کے ہر کمرے کی دیوار پر تھا۔

ڈائننگ ٹیبل پر موم بتی کی دھیمی لو۔ اوپر سے جھلملاتی مدھم روشنی—نہ مکمل اجالا،نہ پوری تاریکی—بس ایک خوابناک تاثر۔

ٹیبل پر رکھے لوازمات میں ٹوسٹ کی بھینی خوشبو،املیٹ کی گرم بھاپ،پراٹھے کی خستگی،جیم کی سرخی اور جوس کے گلاس میں قید تروتازگی—

"ماما!بولیں ناں۔۔۔ آپ ہمیشہ مجھے ہیر سے دور کیوں رکھتی ہیں؟مجھے کچھ بھی نہیں کھانا جب تک آپ بتائیں گی نہیں،ماما!"

سامنے پڑے ٹوس کو پیچھے سرکاتے ہوئے وہ ضد کر رہا تھا۔

"جو باتیں بیٹا تمہارے ذہن میں ہیں ناں۔۔۔ بھول جاؤ انہیں۔بچے ہو۔۔۔اور بچے ہی بن کر رہو۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

میزبان کی سیٹ سنبھالے عام سی ساڑھی میں ملبوس عورت جس کے بال ترتیب سے بندھے تھے،

سخت لہجے میں گویا ہوئی۔ پینتیس سالہ وہ عورت میک اپ کے پیچھے خود کو تیس کی دکھا رہی تھی۔

"ماما،میں بچہ نہیں ہوں اور جو باتیں طے ہو چکی ہیں،میں ان پر قائم ہوں۔"

"ناشتہ کرو،اتوار ہے،باہر چلتے ہیں۔"

"مجھے کہیں نہیں جانا،ماما!

میں بتا رہا ہوں! ہیر سے آپ میری دوستی ختم نہیں کروا سکتیں!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں آخری بار وارن کر رہی ہوں!اس غریب،ناکارہ لڑکی کا نام مت لو! پھوپھو کی بیٹی ہے تو اپنی جگہ

لیکن دوست؟دوست اپنے معیار کے مطابق ہوتے ہیں!

سمجھے میری بات؟"

وہ کہتے ہوئے غصے سے ٹیبل پر ہاتھ مارتی ہوئی کھڑی ہوئی۔

"ماما پلیز۔۔۔!!!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"امان! تمہارے بابا صرف تمہاری پھوپھو کی باتوں پر ہمیں دو کوڑی کا کر چکے ہیں!"

"ماما۔۔۔ ہیر بہت اچھی ہے،وہ میری دوست ہے۔۔۔

ہم دونوں تب تک اداس رہتے ہیں جب تک بات نہ کریں!"

"ایک لفظ اور نہیں! سٹڈی پر دھیان دو!"

وہ چبا چبا کر کہتی ہے اور پیر پٹختی ہوئی چلی جاتی ہے۔

.....

"ماما!۔۔۔دو دن لے گے ہیں پھل میلی بلھڑے ہے!

(دو دن رہ گئے ہیں پھر میری برتھڈے ہے۔)

اَہاماما،اَہاماما!بائی ابلیم اور بائی امان بھی آئیں گے ناں؟"

سات سالہ ہیر گھٹنوں تک آتی کالی فراک میں ملبوس،

دو ٹیل پونیاں باندھے، جھول جھول کر خوشی سے بول رہی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ایک بڑا سا کمرہ—جس میں سونے، جاگنے، رہنے اور کھانے پینے کا مکمل انتظام تھا—یعنی جیسے ایک پورا گھر ہی ہو۔

کچن میں مصروف عصمت نے دوپٹہ کندھوں سے کمر تک باندھ رکھا تھا، محض سنتی رہی۔

"ماما بولیں ناں۔۔۔کہ۔۔کیک کاتیں گے ناں؟"

گہری نیلی آنکھوں والی بچی مسلسل بولے جا رہی تھی مگر دوسری جانب ہنوز خاموشی چھائی رہی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تب عصمت اس کے سامنے دوزانو بل بیٹھی—

سات سالہ ہیر کو اپنے سامنے کر کے نرمی سے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا۔

"بیٹا۔۔۔ماما کی جان! میری پرنسز کی برتھ ڈے ہے،

ہم کریں گے برتھ ڈے پارٹی کیوں نہیں کریں۔"

وہ اسے پیار سے گلے لگاتے ہوئے تھپتھپاتی ہے۔

اور ہیر خوشی جھومنے لگی۔بار بار یہی کہہ رہی تھی۔

"ابلیم اور امان بائی کے گفش کا انتظار ہے۔"

.....

"گل!۔۔۔وہ فائل جو میڈم اس دن لے گئی تھیں،لیب میں نظر نہیں آئی۔"

ریسرچ لیب کی فضا میں اس وقت صرف دو لوگوں کے سانسوں کی موجودگی تھی۔ہر چیز سنجیدہ،پراسرار اور خاموشی سے ان دونوں کو تاک رہی تھی۔

"داؤد،مجھے کیا خبر؟میڈم نے تو بھنک تک نہیں پڑنے دی،چپ چاپ سب سے چھپالی۔"

فائلز کو ٹیبل پر بکھیرے، جھکا ہوا اُلٹ پلٹ کر دیکھ رہا تھا۔ ماتھے پر الجھن کی لکیریں صاف جھلک رہی تھیں۔

"ویسے داؤد۔۔۔ تمہیں اتنا تجسس کیوں ہو رہا ہے؟"

گل ہلکی سی چال میں آتی ہوئی داؤد کے پیچھے آ کھڑی ہوئی۔

داؤد نے سر گھمایا تک نہیں صرف ہنسا اور بولا۔

"آہاں، مجھے یہ سوچنے دو کہ تم یہاں کون سی وفاداری نبھا رہی ہو؟"

ہاتھ میں ایک مشکوک فائل تھی، جسے وہ تیزی سے پلٹ رہا تھا۔

گل اب اس کے بالکل قریب آ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

قد میں چھوٹی، داؤد کے سینے تک آتی تھی۔

"کیا مطلب؟"

وہ چونک کر بولی۔

"چار چار جگہوں پر کون کام کرتا ہے، محترمہ؟"

وہ سرد لہجے میں کہتے ہوئے فائل ایک طرف رکھتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم؟"

گل کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں، حلق تک کڑوا چکا تھا۔

داؤد کے جھکے سر سے کان پر نیلا پیدائشی نشان جھلکا—اور بس ایک جھماکے کی طرح ماضی کی دھندلی یادیں، چہرے اور آواز کے ایک ساتھ اس کی نظروں میں اتر آئیں۔

"تم۔۔۔ تمہاری آواز۔۔۔ یہ آنکھیں۔۔۔

میں یہاں رشتہ داریاں نبھانے نہیں آیا۔۔۔"

یہ سب الفاظ چیرتے ہوئے، جھنجھوڑتے ہوئے، اس کی سماعت سے ٹکرائے—

مگر داؤد کا ردِ عمل ہولناک حد تک پر سکون تھا۔

اس نے چشمہ اتارا، نرمی سے بند کیا اور بڑی فرصت سے پلٹ کر گویا ہوا۔

"دیر آئے۔۔۔ درست آئے۔"

اب وہ ٹیبل سے ٹیک لگا چکا تھا، ٹانگیں کراس کیے، سینے پر بازو باندھے—

گویا داؤد صاحب اب آفیشل موڈ میں تھے۔

"یو۔۔۔ یو بلڈی بسٹرڈ! میڈم کو دھوکا دے رہے ہو؟

اور مجھے بھی اغوا کیا؟ ہمت کیسے ہوئی تمہاری؟

یہ سب کیا ہے؟

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تم ابراہیم کے۔۔۔کوئی رشتہ دار ہو؟

ہاں!تم اسے بھائی بول رہے تھے!"

وہ پیچھے ہٹتی ہوئی،ماسک چہرے سے ہٹاتے ہوئے چیختی ہے۔سوال در سوال۔آنکھوں میں غصہ۔۔۔ماحول میں دھوکے اور غداری کی بو پھیل چکی تھی۔

"آہستہ۔۔۔مس زہرا گل!!!کوئی سن لے گا۔"

داؤد نرمی سے ایک قدم بڑھاتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں سب کو بتادوں گی!

تم لوگوں کی اصلیت،میں دنیا کو دکھاؤں گی!"

گل تیزی سے پرس اٹھاتی ہے۔

"کس 'سچ' کے ساتھ؟ کس چہرے سے؟

مجھے یاد کرنے دو۔۔۔

(وہ سوچنے کی اداکاری کرتا ہے۔)

اوہاں یاد آیا۔۔۔

(گل کی انکھوں کے سامنے چٹکی بجاتے بولتا ہے۔)

کس شریف منہ سے بکواس کرو گی تم کہ ارحام صاحب کی دوست بن کر ریسرچ لیب پھر "ابراہیر" میں جاب کرنے لگی۔۔۔اور جب پکڑی گئی تو محترمہ ابراہیم کے کہنے پر یہاں منہ اٹھائے چلی آئی۔ سچائی کھل جانے کے ڈر سے تم نے ہمارا ساتھ دیا۔ جو کہ صرف ناٹک ہے کہ تم ہمارے ساتھ ہو اور میڈم کا بھی کٹھا چٹھا کھول کے رکھ دوں گا۔۔۔دعا کرو میرا اندازہ غلط ہو۔۔۔"

داؤد ایک قدم اور آگے بڑھتا ہے۔

"اور وہ نکاح نامہ یاد ہے؟؟؟ جس پر تم نے چالاکی سے معصومیت کا لبادہ اوڑھ کر میرا مطلب 'غلطی' سے پانی گرایا تھا؟"

گل کی سانسیں دھڑکن سے تیز ہو چکی تھی۔

لیب کی خاموشی میں خوف کی فضا پھیل گئی۔

"اور بائے داوے تمہیں اتنی فرصت دے گا کون؟"

داؤد پینٹ کے پچھلے حصے سے پسٹل نکالتا ہے۔

مگر۔۔۔

"ہمیشہ تم لوگ بازی نہیں لے جا سکتے!"

گل جھٹ سے چھوٹی پسٹل پرس سے نکال کر سیدھی داؤد کے سینے پر تان لیتی ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"مجھے گن دکھا رہی ہو؟ہاہاہا،مذاق اچھا ہے۔

چلانی بھی آتی ہے؟"

داؤد دو قدم پیچھے ہٹ کر طنزیہ ہنستا ہے۔

گل کی انگلی اب ٹریگر پر تھی۔

"چلاؤ!!! تمہیں لگتا ہے تمہاری پہچان مجھ سے چھپ جائے گی؟یہ بٹن نہیں، آنکھیں ہیں اور یہ دو'چار کا کام کرتی ہیں۔"

وہ اپنی آنکھوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

"کیا مطلب؟کون سی پہچان؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گل الجھ کر سوال کرتی ہے۔

"یہی کہ تم نور الہدی بنت تبریز دلاور ہو—اور ہیر کی بڑی بہن۔ تم تو مل گئیں مگر۔۔۔
ہیر ابھی تک نہیں ملی۔ ہے ناں؟ یا میں غلط ہوں؟"
داؤد ایک قدم پھر آگے بڑھا۔

"تم جیسے لوگوں نے ہم جیسوں کو۔۔۔ مجبور کر دیا ہے مسٹر داؤد عبید!
میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں۔"
گل کی آواز رندھ چکی تھی۔ آنسو اب آنکھوں سے باہر گرنے کو تیار تھے۔

"بھول گئی؟ جب میرا نام تمہارے ساتھ جڑنے والا تھا۔۔۔ تو کیسے بھاگی تھی تم؟
ماضی بھول کر، کبھی آگے نہیں بڑھا جا سکتا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میں اپنے ماضی کو بھی جانتی ہوں—

اور یہ بھی کہ میرا مستقبل کیا ہے!"

"تو تم غلط ہو۔ تمہارا مستقبل، تمہارا حال طے کرے گا اور تمہارا حال یہ ہے کہ تم اب ہمارے قبضے میں ہو!"

یہ کہہ کر داؤد اچانک گل کے ہاتھ سے گن چھینتا ہے۔

اور ایک کاری ضرب اس کے سر کے پچھلے حصے پر لگاتا ہے۔

"داؤد!"

ایک چیختی ہوئی آواز دم توڑ دیتی ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

گل کی آنکھیں بند ہو جاتی ہیں اور اس کا وجود لڑھک کر دوٴاد کی جھکتا ہے جسے وہ فوراً سنبھالتا ہے—اب وہ دوزانو ہو کر اس کے بے ہوش وجود کو فرش پر لٹا رہا تھا۔

"بعض اوقات۔۔۔ہم برے نہیں ہوتے،بس بننا پڑتا ہے۔"

لیب کی ساکت فضا میں وہ لمحہ قید ہو گیا اور کئی راز خاموشی سے فضا میں دفن ہو گئے۔بالکل ویسے۔۔۔جیسے فورٹ منرو کی وہ لکڑی کی میز جو ہر راز کو سمیٹ کر ہمیشہ خاموش رہتی ہے کیونکہ بعض اوقات سچائی چیخ چیخ کر بھی کسی کو سنائی نہیں دیتی—اس لیے کہ راز صرف نبھائے جاتے ہیں،بتائے نہیں جاتے۔

.....

"کسی کو نہیں معلوم کہ اس جھیل میں موجیں کتنی ہیں، لہریں کتنی بار ہوا ہو کر کنارہ بوس ہوتی ہیں۔ اس میں موجود مچھلیوں میں خطرناک کون سی مچھلی ہے؟"

تکونی نقاب پوش لڑکی ابراہیم کے سامنے اپنی چمکیلی آنکھیں جھپکائے بولتی ہے۔

سرد ہوا کشتی کی روانی کے ساتھ بڑھتی جا رہی تھی اور بھی بہت سے ملاح آس پاس سے کشتیاں لیے لوگوں کو لے جا رہے ہیں۔

"آپ کو ان سب سے کیا لینا ہے؟ آپ نے جو انتظامات میرے لیے کیے ہیں، ذرا لطف اندوز ہوں۔"

ابراہیم سامنے لائے گئے جوس کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

صاحب اپنے ازلی انداز میں براجمان تھے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"مدعے پر آتے ہیں، مسٹر ابراہیم!"

وہ طنزیہ آنکھوں سے مسکرائی۔

"فرمائیے! مسز ہیر ابراہیم۔"

"بے وفائی کی سزا موت نہیں، پچھتاوا ہونا چاہیے۔"

"اچھا جی، مجھے بھی پتا چلے میں نے آپ کے ساتھ کون سی بے وفائی کی ہے؟"

"آپ پوچھیں گے نہیں، پچھتاوا کیوں؟"

نرم لہجے میں کاٹ کھانے والے انداز میں گویا ہوئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"جب بے وفائی کی ہی نہیں تو پچھتاوا کیسا؟اور میں پچھتانے والوں میں سے نہیں!"

وہ آس پاس دیکھتے ہوئے بولتا ہے۔

"پچھتاوا غلط بات اور کاموں پر ہوتا ہے،ایسا لوگ کہتے ہیں۔باتوں کی معافی مانگی جا سکتی ہے اور کام دوبارہ درست کیے جا سکتے ہیں،اس لیے انہیں پچھتاوا نہیں بول سکتے۔"

"ارے واہ! تو پھر پچھتاوا کسے کہتی ہیں محترمہ؟"

اب وہ مسکراتے ہوئے مزے لے کر پوچھتا ہے۔

"کسی کا مر جانے کے بعد لوٹ کے نہ آنا،یہ پچھتاوا ہے۔"

ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے ہولے سے بولی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"مجھے تو لگا تھا آپ سمجھدار ہوں گی،انتہائی بے وقوفانہ سوال تھا اور جواب بھی۔"

گویا جی بھر کے بیزار ہوا۔

"غلط۔۔۔آپ کی وجہ سے اگر میں مرجاؤں تو کیا باقی زندگی پچھتاؤ گے نہیں؟"

وہ دو ٹوک لہجے میں بولی۔چہرہ کسی بھی قسم کے تاثر سے خالی تھا۔

دل کو کچھ ہوا تھا،سانس کی روانی میں خلل آیا تھا،دھڑکنیں تزلزل کا شکار ہوئیں اور نظریں خاموش اداسی لیے بس اسے تکے جا رہی تھیں۔

"کیا ہوا مسٹر ابراہیم؟یا پھر آپ اتنے بے وقوف ہیں کہ کسی عورت کی سائیکی سمجھ نہیں سکے؟"

Clubb of Quality Content

"آپ نے ایسا کیوں بولا؟ میں آپ کو کچھ کیوں کروں گا؟"

وہ ہمدردانہ لہجے میں گویا ہوتا ہوا جوس کا گلاس اٹھاتا ہے۔

"وقت آئے گا، تب آپ کو سمجھ آجائے گی۔ آپ جوس پیئیں۔"

وہ نارمل انداز میں جوس پینے لگتا ہے البتہ آنکھوں کی حیرت چھپی نہ رہ سکی۔

"مہیزہ گھر پہنچ جائے گی شام تک۔۔۔
مجھے 'مسز' کہتے ہیں آپ، سو اس کے جذبات کو نہ اپنائیے گا۔"

(کیا بلا تھی یہ۔۔۔)

"آپ ہیں کیا؟ اگر اس سے جلن ہے تو آپ اپنے حصے کی جگہ نہ چھوڑیں!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ خالی گلاس واپس رکھتے ہوئے بولتا ہے۔

جھیل کے اربع میں وقت کی قید سے آزاد چلتی کشتی،اس کو خوبصورت بنانے والی لائٹس اور ماحول میں بیٹھے دو نفوس کے چہروں کو خوابناک سا تاثر دے رہی تھی۔

"عورت کو سب سے بڑا دکھ عورت دیتی ہے،

مسٹر ابراہیم!میں بے وفائی کے اس رخ کی ترجمان ہوں جسے اکثر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔"

وہ کھڑی ہوتی ہے،گلابی ساڑی کا پلو ہوا میں لہراتا ہے۔

"آپ نے جوس میں کچھ ملایا تھا؟"

ابراہیم کھڑا ہوتے ہوئے پوچھتا ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کیا۔۔۔؟"وہ پلٹ کر دیکھتی ہے۔

"مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے۔۔۔"

اب وہ گردن پر انگلیاں رگڑنے کے انداز میں مار رہا تھا، جیسے تکلیف ہو رہی ہو۔

"زہر۔۔۔!!!

زہر ملایا تھا، مسٹر ابراہیم۔"

سینے پہ ہاتھ باندھے، چمکیلی آنکھوں سے مسکراتے ہوئے بولی۔ انداز ایسا تھا جیسے کہہ رہی ہو

ایک نئی فتح بھی میرے نام۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ابراہیم سکتے کے عالم میں یک ٹک صرف اسے دیکھے جا رہا تھا۔۔۔کچھ ہی وقت میں کھانسی ہونے لگی پھر آہستہ آہستہ اتنی کہ منہ سے جھاگ باہر آنے لگا۔

وہ گرنے کے انداز میں گھٹنوں بل جھکا۔

عظیم ڈرائیونگ سیٹ چھوڑ کر گرتے ہوئے ابراہیم کے پاس آتا ہے۔

"باس!۔۔۔ڈیزل ختم۔۔۔بوٹ مزید نہیں چل سکتی۔۔۔"

"عظیم! مجھے کچھ بھی ہو جائے، آپ کو سب سنبھالنا ہے یہاں!"

"باس!!!! کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ۔۔۔اللہ نہ کرے آپ کو کچھ ہو۔۔۔میرے لئے سب سے ضروری اور اہم آپ ہیں۔"

کہتے ہوئے ابراہیم کی طرف جھکا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ابراہیم کی گردن کی نسیں اُبھر رہی تھیں، چہرہ سرخ ہو چکا تھا اور وہی سرخی اس کی آنکھوں میں صاف دکھائی دے رہی تھی۔

اب وہ مسلسل کشتی پر الٹنے لگا نیچے جھاگ کا دائرہ بن رہا تھا۔ عظیم ٹھنڈے پڑتے ہاتھوں سے ابراہیم کو سنبھالتے ہوئے آس پاس دیکھ رہا تھا۔ صورتحال سفاک حد تک سنجیدہ ہو چکی تھی۔ جیسا وہ سوچ کر آئے تھے معملہ اس کے برعکس تھا۔

"مجھے پچھتاووں کا ڈر نہیں، میں سب کے لیے تیار ہوں اگر تم یہاں مر بھی جاؤ تو بھی مجھے فرق نہیں پڑے گا۔"

کہتے ہی چلتے ہوئے دوبارہ اپنی نشست سنبھالتی ہے، ٹانگ پر ٹانگ رکھی پھر کیک کا ایک ٹکڑا تکونی رومال اٹھا کر منہ میں رکھا۔

چہرہ اب بھی واضح نہیں ہوتا۔

"کیسی بے حس عورت ہیں آپ۔۔۔کوئی کسی کو اتنی تکلیف کیسے دے سکتا ہے؟"

عظیم غصے سے بولا آواز کم ہی رکھی۔پیشانی پر پسینے کی بوندیں صاف نظر آ رہی تھیں۔

ہر راستہ بند تھا۔۔۔اور ایک بار پھر اس آزمائش سے گزرنا پڑ رہا تھا۔

(موبائل سگنل جیم کروا چکی تھی۔۔۔محترمہ)

"محبت بھی اتنی ہی زہریلی ہوتی ہے،بس کرنے اور ہو جانے تک۔باقی سفر موت کا ہوتا ہے۔۔۔

اور آپ کے باس یہی سفرِ موت تو کرتے ہیں۔

آخر مجھ سے ملنے کی کوئی تو قیمت ہونی چاہیے!"

وہ کیک پر لگاتار چاقو چلا رہی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ابراہیم بے سود ہوتے وجود کو زمین پر رگڑ رہا تھا۔

آنکھیں پھٹنے کے انداز میں کھلی تھیں، گردن پر ہاتھ مارتے مارتے خراشوں سے خون کی ننھی ننھی بوندیں نکل رہی تھیں۔ گھبراہٹ مزید سے مزید تر ہوتی جا رہی تھی۔

عظیم نے ابراہیم کی کمر مسلی مگر بے سود ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑ رہے تھے۔ تکلیف سی تکلیف تھی۔

"باس! میں آپ کو کچھ نہیں ہونے دوں گا، میں مدد مانگتا ہوں کسی سے، آنکھیں کھلی رکھیں، کچھ نہیں ہو گا!"

وہ کہتے ہی دور دراز کشتیوں کی جانب رخ کرتا ہے، ہاتھ ہلاتا ہوا ایک ریڈ فلیگ (جو عموماً کسی ایمرجنسی کی صورت میں مدد کے لیے ہوا میں لہرایا جاتا ہے) اُٹھاتا ہے۔

"پلیز!!! کوئی مدد کرے۔۔۔ڈیزل ختم ہے۔۔۔پلیز۔۔۔۔میرے۔۔۔۔"

آواز پلٹ پلٹ کر واپس آ رہی تھی۔

عظیم مسلسل پرچم لہرا رہا تھا،اس کی آواز کی فریکوئنسی ٹھیک نہیں ہو رہی تھی۔

ہیر محترمہ ٹک ٹک کرتی ساڑھی لہراتی،ابراہیم کے پاس دو زانوں بل بیٹھتی ہے۔

"محبت کی انتہا میں لوگ خودکشی کرتے ہیں،

عشق کی انتہا پر لوگ درویش اور ملنگ ہو جاتے ہیں۔۔۔

لیکن کیا کبھی کسی لڑکی کی ایسی نفرت دیکھی ہے؟

لوگ جھوٹ بولتے ہیں،ہم ہر تکلیف برداشت کر لیں گے،حقیقت میں ان سے سر درد بھی

برداشت نہیں ہوتا۔مسٹر ابراہیم۔۔۔"

وہ لڑکھڑاتی ہوئی آواز میں گویا ہوتی ہے۔

"اپنی بے تابی چھپا لو،ایسا نہ ہو کہ آپ کو پچھتانے کے لیے زمین کا سہارا بھی نہ ملے۔"

ابراہیم لال موتی ٹپکاتی آنکھوں سے دیکھتا ہوا آہستہ آہستہ خراش زدہ آواز میں بولا۔

منہ سے نکلنے والا جھاگ کشتی کے تختے پر اس درد کو رقم کر رہا تھا جو اس وجود پر بیت رہا تھا۔

ابراہیم کی گھڑی گیارہ پچاس کا وقت دکھا رہی تھی۔ اوپر سیاہ آسمان، دائیں، بائیں پانی اور بیچ میں موت۔

نقاب پوش لڑکی ابراہیم پر ایک بھی نگاہِ غلط ڈالے بغیر اٹھ جاتی ہے۔ دھڑکن تزلزل کا شکار ہو رہی تھی۔ چمکیلی آنکھیں گویا برسنے کو تیار تھیں۔۔۔ مگر وہ آنسوؤں کو اندر ہی اندر پی جاتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نرم گد گدی کرتی ہوا لہروں کے بل بہتا پانی۔۔۔

لیکن یہ سنہرا منظر سانسوں پہ بند باندھ رہا تھا،

یہ زہر سے بھی زیادہ خطرناک تھا۔

عظیم مسلسل پرچم لہرائے جا رہا تھا، لیکن کس کے لیے؟

کوئی ہو تو دیکھے!

.....

"آپ نے خواہ مخواہ اتنا خرچ کر دیا۔ عبید بھائی کے ساتھ کام کرتے ہیں۔"

ظہور اصوفے سے اٹھتے ہوئے ساڑھی کے پلو کو سنبھالتی، خفگی چھپاتی بولی۔

"ماما!"

امان کے لبوں پر چمکدار مسکراہٹ تھی۔

"میں خوش ہوں۔ بابا وہ لائے ہیں جو مجھے چاہیے تھا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

امان ہاتھوں میں تحفہ سنبھالے، خوشی سے لبریز چہرے کے ساتھ اپنے کمرے کی طرف دوڑ جاتا ہے۔

کریم نے ایک لمحے امان کو دیکھا پھر نظر ظہورا پر ٹک گئی۔

"ظہورہ! کتنی بار سمجھایا ہے۔۔۔ بچوں کے سامنے ایسی باتیں مت کہا کرو، ان کے ذہن میں زہر گھلتا ہے اور وہ عمر بھر کا روگ بن جاتا ہے۔"

"آپ انجان نہیں ہیں کریم۔ مانا کہ میری طبیعت عصمت سے میل نہیں کھاتی پر مجھے افسوس ہے۔۔۔ افسوس اس بات کا کہ ہیر کا ہاتھ ابراہیم کے لئے مانگا جائے گا۔"

وہ واقعی ڈسٹرب نظر آئی۔ امان کے معاملے میں کم از کم وہ ہیر کو چنتی مگر یہ اختیار اس کے پاس نہیں تھا۔

کریم نے گہرا سانس لیا اور جھنجھلاہٹ دباتے ہوئے ریموٹ اٹھا کر ایل سی ڈی پر چلتی گیم کو بند کر دیا۔

"بس فار گوڈ سیک چپ ہو جاؤ، ظہورا۔۔۔ میں سب جانتا ہوں، کس کے دل میں کیا ہے۔"

ظہورا نے برا سا منہ بنایا، پلکیں جھپکیں اور پلو کو انگلیوں میں لپیٹتی، کچن کی جانب چل دی۔

نیم اندھیرے میں گلابی پینٹ کی جھلک واضح تھی۔

کچن سے اب برتنوں کی کھنک سنائی دینے لگی تھی۔

ٹی وی لاؤنج میں کرکٹ میچ کی آوازیں گونجنے لگیں، جیسے کچھ دیر پہلے ہوا تلخ مکالمہ کبھی ہوا ہی نہ ہو۔ خاموشی نے ہر لفظ کو نگل لیا تھا۔۔۔ مگر کمرے کی فضا میں وہ ناگوار سچ اب بھی سانس لے رہا تھا۔

.....

"موم! کہاں ہیں آپ؟ میں کب سے تیار ہوں۔"

پندرہ سالہ ابراہیم کی آواز میں بے چینی تھی— جو نہ ضد تھی، نہ لاڈ— بس ایک تربیت یافتہ انداز میں ابھرتی ہوئی عمر کا اعتماد، جو زندگی کی ابتدائی سمجھداریوں کی دہلیز پر قدم رکھ چکا تھا۔

بلیک شرٹ، بلیک پینٹ اور ہم رنگ ڈریس کوٹ میں ملبوس، بلیک جوگرز میں اس کا ہر قدم ناپا تلا اور مکمل محسوس ہوتا۔ سلکی سے بال ماتھے پر بکھرے، براؤن سی جھلک دیتے، لمبی اٹھی ناک، گہری پلکوں کے نیچے سبز آنکھیں— لیکن چہرہ ابھی نئے زاویوں میں ڈھل رہا تھا۔

کمرہ شاندار طرز پر بنایا گیا تھا۔ یہ وہ جگہ تھی جہاں ہر اعلیٰ چیز موجود تھی— اور ہر شے اپنی موجودگی سے اپنی قیمت خود بیان کر رہی تھی۔

کمرے کے وسط میں رکھا بیڈ، خالص سفید مخمل میں لپٹا ہوا، اس کے ارد گرد ہر شے سفید۔۔۔

بیڈ سائیڈ ٹیبلز، جن پر سفید رنگ کے لیمپ رکھے تھے، جو جلتے تو اندر سے دودھیا روشنی بکھیرتے—نہ چمکدار، نہ مدھم۔۔۔ بس ایک پرسکون روشنی جو آنکھوں کو ٹھنڈک دیتی، بیڈ کے دائیں طرف دیوار کے ساتھ جڑا ہوا سفید ڈریسنگ ٹیبل، جس پر سلیقے سے رکھی ہر پرفیوم کی بوتل اپنی ایک الگ کہانی سمیٹے ہوئے خاموش، قیمتی اور نرمی میں ڈھکی ہوئی۔

بائیں جانب ایک قدِ آدم آئینہ تھا جو کمرے کو خاموشی سے دو حصوں میں بانٹتا—صاف، سادہ، اور بے حد نازک۔

آئینے کے پیچھے چھپے باتھ روم میں بھی ہر چیز ویسی ہی۔۔۔ سفید اور سادہ۔ نہ کوئی بھڑک، نہ کوئی سایہ۔۔۔ صرف سکون اور صرف روشنی۔

دائیں طرف کا دروازہ کھلتا ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"آ گئی ابراہیم کی جان۔۔۔ موم آ گئیں۔"

اڑ تیس سالہ خاتون پورے ٹھاٹھ باٹھ کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئی۔ بال ڈائی کیے، چہرہ جیسے خوبصورتی کا عکس، کانوں میں لٹکتے جھمکے، بلیک رنگ کا ٹخنوں تک آتا ٹراؤزر اور گھٹنوں تک آتی شرٹ، جس پر نفیس کڑھائی کا کام تھا۔ ہیل پہنے وہ پورے اعتماد سے چلتی ہوئی شانِ بے نیازی سے کہتی ہے۔

"ارے واہ موم! آپ تو بہت ہینڈسم لگ رہی ہیں۔"

ابراہیم آگے بڑھ کر ان کے کندھوں پر ہاتھ رکھتا ہے، مسکراتے ہوئے بولا۔

"چلیں، اس سے پہلے تمہاری پھوپھو کی دسویں کال بھی آجائے۔"

"چلیے، میں تو کب سے تیار ہوں، موم!"

دونوں کمرے سے نکلتے ہیں، سیدھا چلتے ہوئے گولائی دار سیڑھیوں کے قریب پہنچتے ہیں۔

پورا محل—بالکل سفید، دائیں جانب مرکزی دروازہ کھلتا ہے، اور وہ دونوں آہستگی سے آگے بڑھتے ہیں۔

ابراہیم بڑے پیار سے مناہل بیگم کے کندھے پر ہاتھ رکھے ان کے ساتھ چل رہا تھا۔

"ماشاءاللہ، ماشاءاللہ... نظر نہ لگے میرے ستاروں کو!"

عبید مرکزی دروازے سے داخل ہوتے سینے پر ہاتھ باندھے کہتا ہے۔

چہرہ کھلا کھلا، تھری پیس سوٹ میں سمارٹ، ہلکی شیو چہرے کو مزید پر رونق بنا رہی تھی۔

"ڈیڈ، آپ کو اور موم کو دیکھ کر میرا بھی دل چاہ رہا ہے۔۔۔ایک محترمہ میری بھی ہو۔"

اب وہ تینوں ہال نما لاؤنج کے وسط میں کھڑے تھے۔

"لے آئیں گے ہم اپنے شہزادے کے لیے۔۔۔"

عبید ہنستے ہوئے کہتا ہے۔

"لیکن وہ شاید اتنا پیار نہ دے، جتنا تمہاری ماں مجھے دے رہی ہیں۔۔۔ کیوں مناہل بیگم؟"

مناہل بیگم ہلکے سے مسکراتی ہے۔

خنک ہوا میں ہلکی گھلی نمی، جیسے بارش کا وعدہ کیے بغیر بس چھو رہی ہو۔ شہر روشنیوں میں نہایا ہوا، بل بورڈز، دکانیں، سڑکوں کے کنارے لگے لیمپ، سب اپنی اپنی جگہ جگمگا رہے تھے۔

ایسی ہی جگمگاتی سڑک پر سفید رنگ کی دو قیمتی گاڑیاں فراٹے بھرتی آگے بڑھ رہی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عبید اور مناہل بیگم ایک گاڑی میں—وقار اور تعلق کی مکمل تصویر۔ جبکہ ابراہیم۔۔۔اپنی مخصوص گاڑی میں۔(ان صاحب کے شوق ہی نرالے ہیں۔۔۔)

"عبید آپ کال کر دیں ابراہیم کو، جو بھی گھر کی ڈیکوریشن اور ضرورت کی چیزیں ہیں، وہ آرڈر کر دے۔ اسے بہتر پتہ ہے۔"

"مناہل بیگم! میں سب کچھ کروا چکا ہوں۔ صرف گفٹس رہتے ہیں، وہ ابراہیم لیتا آئے گا۔"

لوگ سفر کر رہے تھے—کچھ سفر بہت خوبصورت ہوتے ہیں۔ یہ سفر بھی ایسا ہی تھا، جس میں عبید، مناہل کے ساتھ تھا۔

اور تاریخ تیرہ فروری—جو لمحوں میں چودہ کو چھو لے گی یعنی مغربی کیلنڈر کے مطابق محبتوں کا دن۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ابراہیم کی گاڑی گفٹ شاپ کے باہر رکی۔دو چمکتے ہوئے قدم سفید گاڑی سے باہر نکلتے ہیں۔

گفٹ شاپ کا دروازہ گارڈز کھولتے ہیں۔

"جی۔۔۔السلام علیکم!"

گارڈز کو دروازہ کھولے دیکھ کر کہتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"وعلیکم السلام،سر جی!"

جواباً وہ مسکرا کر کہتے ہیں۔

"سر آئیے!بیٹھیے۔کیا لیں گے؟کافی؟جوس؟"

شاپ کیپر نہایت ادب سے ہاتھ ملاتے ہوئے بولتا ہے۔

"نہیں، نہیں، کمال صاحب! مجھے ایک گفٹ چاہیے... سات سالہ بچی کے لیے۔"

ابراہیم کہتے ہوئے چیئر پر بیٹھ گیا۔

"سر! آپ ڈول لے لیں؟"

"نہیں، اپ کچھ اور کر دیں۔ ویسے مجھے زیادہ پتہ بھی نہیں۔"

"سر، بچیوں کے لیے ڈولز ہی ہوتی ہیں۔"

"رکو، وہ سامنے دیکھیں... ہیومن ہارٹ!"

وہ انگلی کے اشارے سے کھڑے ہو کر کہتا ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"سر وہ تو۔۔۔(وہ رکا،اٹکا)

ٹھیک ہے میں پیک کروادیتا ہوں!"

"یوسف،پینڈنٹ پیک کرو۔

سر اور کیا لیں گے؟"

"نہیں، نہیں، بہت شکریہ!"

"سر آپ کچھ لیے بغیر نہ جائیے!"

یوسف التجا بھری نظروں سے ہاتھ میں پیکٹ پکڑے کہتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نو، نو۔۔۔ آئی ایم الریڈی لیٹ، تھینکس!"

وہ مسکراتے ہوئے واپسی کی جانب قدم بڑھاتا ہے۔

تھوڑی دیر میں وہ گاڑی میں بیٹھتا ہے اور گاڑی زن سے نکل جاتی ہے۔

.....

ہال نما کمرہ نرمی سے جگمگاتی روشنیوں اور دیواروں سے چپکے چند غباروں سے سجا ہوا تھا۔ درمیان میں ایک میز جس پر گفٹس ترتیب سے رکھے گئے تھے۔ میز کے درمیان تھوڑی سی جگہ بچائی گئی تھی، فرش پر بھی ڈھیروں غبارے اور ہلکا سا میوزک فضا کو زندہ رکھے ہوئے تھا۔ چھوٹے چھوٹے بچے جو تعداد میں لگ بھگ دس تھے، اپنی فراکیں لہراتے ہوئے خوشی سے ادھر اُدھر دوڑ رہے تھے۔

ہال سے ملحق دائیں کمرے میں خواتین موجود تھیں۔

"عصمت۔۔۔یہ لو بہت مہنگی فراک ہے۔امان کے کہنے پر لی ہے،بچی کو پہنا دینا۔"
شوخ رنگ کی ساڑھی، بھرپور میک اپ، چمکتی جیولری اور لہجے میں روایتی تلخی لیے وہ پیکٹ آگے بڑھاتی ہے۔

"بھابھی یہ ضروری تو نہیں تھا۔آپ آ گئیں،یہی کافی ہے۔"
سامنے بیٹھی عصمت نیلی سادہ شلوار قمیض میں ملبوس،سر پر دوپٹہ،بنا میک اپ اور زیور کے۔
مسکراتے ہوئے نہایت سکون سے جواب دیتی ہے۔

پیچھے سے دروازہ کھلتا ہے اور ایک دھیمی آواز طنز آمیز ماحول کا رخ بدل دیتی ہے۔

"ہم نہ آتے تو کون آتا؟"

"مناہل بھابی! آئیے... سو بسم اللہ!"

عصمت آگے بڑھ کر گلے لگاتی ہے، ہونٹوں پر مسکراہٹ مگر آنکھوں میں تشکر کے احساسات تھے۔

"معذرت، تھوڑا لیٹ ہو گئے۔ مگر اب یہاں کافی دیر رہیں گے۔"

مناہل نے نرمی سے جواب دیا۔ دونوں آمنے سامنے تھیں اور ان کی مسکراہٹ ماحول میں خوشگواری بکھیر چکی تھی۔

اتنے میں عبید کمرے میں داخل ہوتا ہے اور مزاحیہ لہجے میں گویا ہوتا ہے۔

"ارے بھائی، اکیلے اکیلے خوش ہوا جا رہا ہے! ہمیں تو بھول ہی گئے؟"

"یہ تو آپ کا مان ہے، جو ہمیں سنبھال رہے ہیں، ورنہ۔۔۔۔ کہاں مرجاتی عصمت؟ خدا بڑا دے!"

بولتے ہوئے عصمت کی آنکھیں بھر آئیں۔

"ہاں جی،احسان ہی تو کر رہے ہیں۔ویسے بھی سب جانتے ہیں، تبریز آپ کو کتنا سنبھالتا ہے!"

ظہورا آنکھوں میں حقارت لیے،طنز کا تیر چلاتی ہے۔

گو کہ اسے عصمت کی خوشی، آنسو یا احساسات سے کوئی غرض نہیں۔

"بس کرو، ظہورا۔۔۔یہاں ایسی باتیں نہ کرو۔اگر اچھا نہیں بول سکتی تو برا بھی نہ بولو۔"

عبید کے پیچھے چھوٹے چھوٹے قدموں سے کریم کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولتا ہے۔

"بھائی میں تو صرف آپ اور عصمت کے کہنے پر اس عورت کے ساتھ رہ رہا ہوں،ورنہ جیسی اس کی حرکتیں ہیں۔۔۔دو منٹ بھی گزارا ممکن نہیں۔"

کریم سختی سے بولتا ہوا سامنے آ کھڑا ہوا۔

"نہیں۔۔ بھائی کریم۔۔۔ کچھ بھی نہیں، مذاق کر رہے تھے۔۔۔ یہ سب چلتا رہتا ہے، چھوڑیں بات کو۔"

عصمت جلدی سے بات سنبھالتی ہے۔ اس وقت دونوں بھائی اس کے ساتھ ہیں—اسے اور کیا چاہیے؟

"ہماری پرنسس کہاں ہے؟ فرقان اور زرینہ بھی کہیں دکھائی نہیں دے رہے۔"

عبید ماحول کی کشیدگی کو محسوس کرتے ہوئے نرمی سے بات بدلتا ہے۔

(زرینہ سترہ سال کی ہے اور فرقان سولہ سال کا لیکن ہیر فرقان سے نو سال بعد پیدا ہوئی تھی۔)

"زرینہ ضد کر رہی تھی، اسی لیے وہ ہیر کو پارلر لے گئے۔ میں نے روکا تھا مگر کہنے لگے—

'آپ پیسوں کی فکر نہ کریں، ہم نے خود جمع کیے ہیں'

میں ابھی لے آتی ہوں، یہاں سب کچھ دیکھ لیجیے گا۔"

عصمت دوپٹہ سر پر ٹھیک کرتی دروازے کی طرف قدم بڑھاتی ہے۔

"عصمت آپ بے فکر ہو کر جائیں، ہم سب سنبھال لیں گے۔"

مناہل نرمی سے کہتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جی مناہل بھابھی۔"

ظہورا کچھ دیر سے سب سن رہی تھی، ناگواری سے سر جھٹکتی ہے اور چہرہ موڑ لیتی ہے۔ گویا جی بھر کے بیزار ہوئی۔

باقی سب ہنس رہے تھے۔

"میں بھی چلتی ہوں۔۔۔بارہ بجے تک امان کے ساتھ آجاؤں گی۔کچھ کام یاد آ گیا ہے۔"

ظہورا بغیر کسی کو دیکھے کہہ کر چلتی بنی۔

کمرے میں لمحہ بھر کے لیے خاموشی چھا گئی۔

"آجائے گی بھائی جانے دیں۔"

کریم ہلکے پھلکے لہجے میں بولا۔

"پیار اور محبت سے سب ٹھیک ہو جاتا ہے۔"

عبید کریم کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے مسکراتے ہوا گویا ہوا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کریم لمبی سانس بھرتا ہے پھر دھیرے سے بولا۔

"بھائی وہ عورت لالچی ہے۔

پیسوں سے آج کل سب ٹھیک ہوتا ہے۔"

.....

"فرقان، میں صرف تمہاری ذمہ داری پر ہیر کو چھوڑ کر گئی تھی۔ کہاں ہے وہ اب؟ اتنی تھوڑی دیر میں کہاں ڈھونڈیں؟"

زرینہ ایک پارلر کے باہر کھڑی سڑک پر آتے جاتے لوگوں کو دیکھتی ہوئی پریشان لہجے میں بولی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"آپی، آپ کیوں گئیں؟ مجھے اب کیا پتہ ہیر کیسے غائب ہوئی؟ میں تو باہر کچھ کام سے چلا گیا تھا۔"

"میں نور الہدی سے ملنے گئی تھی۔"

"کیا پاگل ہو گئی ہیں آپ؟ گھر پر پتہ چلا تو ماما کو کتنا برا لگے گا۔"

وہ ہتھے سے اکھڑ گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نہیں لگے گا برا۔ وہ بھی ہماری بہن ہے۔ دل چاہا تو ملنے چلی گئی۔"

اسے واضح برا لگا تھا۔

"مجھے کچھ نہیں پتہ۔۔۔ پاپا کی سیکنڈ وائف کی بیٹی ہے، میں اسے اپنی بہن نہیں مانتا۔"

(نورالہدی تبریز کی دوسری بیوی کی بیٹی ہے۔ نورالہدی کی پیدائش کے وقت اسکی ماں بچ نہ سکی۔ عمر میں ہیر سے سات سال بڑی ہے۔)

"اب چپ کر جاؤ۔ مانو یا نہ مانو حقیقت نہیں بدلتی۔ خیر، اب کیا کریں؟ ماما بھی آنے والی ہوں گی، اتنی دیر ہو چکی ہے۔"

وہ مزید پریشان ہوئی۔

زرینہ چھوٹے قد کی شلوار قمیض پر جرسی میں ملبوس تھی، مناسب رنگت اور نرم نقوش والی لڑکی ہے۔ جبکہ فرقان، دراز قد، پینٹ شرٹ میں ملبوس، گردن میں مفلر، الجھن میں ڈوبا بار بار اطراف میں نظریں دوڑا رہا تھا۔

اسی لمحے ایک گاڑی ان کے پاس آ کر رُکتی ہے۔

"یہاں کیا کر رہے ہو آپ لوگ؟"

ابراہیم گاڑی کا شیشہ نیچے کر کے پوچھتا ہے۔

"ابراہیم... مسئلہ ہو گیا ہے۔"

زرینہ اور فرقان گاڑی کے قریب آ کر مرر ونڈو سے اندر جھانکتے ہیں۔

"کیا مسئلہ؟"

ابراہیم گاڑی سے باہر نکل آتا ہے۔

"وہ... ایکچولی... ہیر گم ہو گئی ہے۔ اسے تو راستوں کا بھی نہیں پتا۔"

"کیا؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر دیکھتا ہے۔

"ہاں،اب مل نہیں رہی۔شاید وہ فری ہو گئی تھی تو ہمیں نہ پا کر خود ہی گھر کے لیے نکل گئی ہو۔"

"تم لوگ کہاں تھے؟"

"ہم لوگ۔۔۔یار بس۔۔۔زرینہ نورالہدی سے ملنے چلی گئی تھی اور میں(سر کھجایا)ایک دوست گزر رہا تھا تو وہیں تھوڑا مصروف ہو گیا۔"

"شٹ!"

ابراہیم ماتھے پر ہاتھ مارتا ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"سامنے امی۔۔۔رکشے کے پاس۔۔۔۔"

فرقان نے کچھ کہنا چاہا کہ ابراہیم نے ہاتھ اٹھا کر روک دیا۔

"اچھا سنو، کہنا دیر لگے گی۔ ہیر کو میں ڈھونڈ کر لاتا ہوں۔یہ لو گاڑی کی چابی تم دونوں گھر جاؤ۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"لیکن...نہ ملی تو؟"

فرقان پریشانی سے پوچھتا ہے۔

"میں ہوں ناں، کچھ نہیں ہو گا۔"

"السلام علیکم پھپھو۔"

ابراہیم عصمت کے قریب جا کر گلے ملتا ہے۔

عصمت اسے سینے سے لگاتی ہے اور ماتھے پر بوسہ دیتی ہے۔

"میرا بیٹا کیسا ہے؟"

"میں ٹھیک ہوں۔ مجھے پارلر جانا ہے، ہیر کو لے آؤں گا۔ آپ لوگ چلے جائیں۔"

وہ گاڑی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

"لیکن بیٹا۔۔۔

ٹھیک ہے، لیٹ نہ ہو جانا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"نہیں پھپھو، آپ لوگ جائیں۔ فرقان احتیاط سے جانا،اوکے؟"

"ابراہیم بیٹا، آپ کس چیز پر آؤ گے؟"

عصمت گاڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

"میں آجاؤں گا۔ ابھی میرا رابطہ امان سے ہوا ہے،امان اور پھپھو بھی آرہے ہیں،انہی کے ساتھ۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اوکے بیٹا،جلدی آنا۔"

"جی پھپھو۔"

وہ تینوں گاڑی میں بیٹھ کر روانہ ہو جاتے ہیں۔

ابراہیم پارلر کے باہر پھیکی سی مسکراہٹ لیے،خاموش کھڑا رہ جاتا ہے۔

ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں۔ سڑک رفتہ رفتہ سنسان ہوتی جا رہی تھی۔ سیاہی مکمل چھا چکی تھی۔

ابراہیم واپس پارلر کی طرف قدم بڑھاتا ہے۔

"سر آئیے۔"

پارلر میں اس وقت چند ہی خواتین موجود تھیں—کوئی میک اپ تو کوئی بال کٹوا رہی تھیں۔

"مجھے کچھ کروانا نہیں ہے۔ لیکن یہاں ایک بچی کا اپوائنٹمنٹ تھا۔ آپ لوگوں کی ذمہ داری تھی۔ اب وہ کہاں ہے؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ابراہیم کے لہجے میں سختی تھی۔

"سر! غلطی ہماری ہے۔ لیکن جس لڑکی نے اُسے تیار کیا تھا،وہ گھر جا چکی ہے۔"

"نمبر دو اس کا؟"

"سر،ایڈریس ہے۔۔۔ نمبر نہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"وہ یہاں جاب کرتی ہے اور سیل نمبر نہیں ہے؟ حد ہے چلو ایڈریس دیں۔"

"ایکچوئلی ان کے پاس موبائل نہیں!"

ابراہیم کی عمر کم مگر شخصیت گہری اور متوازن تھی۔اس کا حلیہ ایسا کہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ پندرہ سالہ لڑکا ہے۔

"یہ لیں سر۔"

کاؤنٹر پر کھڑی لڑکی ایک پرچی آگے بڑھاتی ہے۔

.....

"ماما! آپ ہر وقت اتنا برا کیوں بولتی ہیں؟"

لاہور کی اس سڑک پر اس وقت گنتی کی گاڑیاں تھیں۔ٹویوٹاوِٹز جس میں ظہور اور امان موجود ہیں، تیز رفتاری سے اپنی منزل کی طرف بڑھ رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بیٹا، آپ کو ساری دنیا اچھی لگے گی لیکن باپ کی طرح اپنی ماں نہیں۔"

اب وہ بات کا الٹ مطلب نکال کر رہی سہی کسر بھی پوری کرتی ہے۔

"ماما، پلیز وہاں جا کر کچھ ایسا ویسا نہ بولیے گا۔"

تیرہ سالہ امان اپنی ماں کو سمجھا رہا تھا۔

(یہ تو عین حد ہو گئی۔)

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہاں ہاں۔۔۔ میں ہی بری ہوں، میں مر کیوں نہیں جاتی، سب کی جان چھوٹ جائے گی۔ زمین سے پوری طرح نکلے نہیں ہو اور مجھے سولی پہ پہلے لٹکا دیا ہے بڑے ہو کر پتا نہیں کیا کرو گے۔ پہلے کریم مجھے برا کہتا ہے اور اب میری اولاد بھی۔"

وہ مگرمچھ کے آنسو بہاتے ہوئے بولی۔

"ماما،میں نے ایسا کیا بولا ہے؟"

امان غصے سے گاڑی کی رفتار تیز کر چکا تھا۔سوئیاں اسی کے ہندسے کو پیچھے چھوڑتی جا رہی تھیں۔

"گاڑی آہستہ کرو۔۔۔امان۔۔۔!"

وہ ٹسوے چھوڑ کر اپنی جان پہ بنی محسوس کرتے ہوئے بولی۔

"جان جائے،جان چھوٹے۔۔۔لڑائیاں ختم ہی نہیں ہوتی آپ لوگوں کی۔آپ لوگوں کی وجہ سے ہماری زندگی عذاب بن رہی ہیں۔۔۔اس عمر میں بچے،بچے ہوتے ہیں اور ہم اپنے والدین کو سمجھا رہے ہیں۔دن رات لڑائیاں ہی ختم نہیں ہوتیں۔۔۔۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سوئیاں کانپتی ہیں، جھٹکوں میں اچھلتی ہیں۔۔۔ جیسے گاڑی کے اندر کوئی ان دیکھی دہشت سانس لے رہی ہو۔ رفتار کا ہر انگل چیخ چیخ کر کسی انہونی کی خبر دے رہا تھا۔ گاڑی اب جس سڑک پر دوڑ رہی تھی وہ لگ بھگ خالی تھی۔

"امان۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!"

کانوں کو چیرتی ہوئی چیخ سماعت سے ٹکراتی ہے۔

سامنے سڑک پر ایک گاڑی ٹیڑھے ڈولتے انداز میں، عجیب سی بے ربطی سے رینگ رہی تھی۔

ایک جھٹکے میں ٹکر ہوئی۔۔۔خاموشی کو چیرتا ہوا ایک نوکیلا تصادم۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

امان نے جھٹکے سے گاڑی کو قابو میں لیا،ایک زبردست جھٹکے سے گاڑی رکی۔ ظہورا کا سر ڈیش بورڈ سے جا ٹکرایا،ماتھے پر خون کی بوندیں اُبھر آئیں۔امان کا ماتھا اسٹیئرنگ سے ٹکرایا مگر وہ سنبھل گیا۔

سامنے والی کار کی ڈرائیونگ مکمل طور پر ایریٹِک تھی—بے ترتیب،بے قابو۔ڈرائیور اچانک اسٹیئرنگ الٹی سمت موڑ دیتا ہے۔ جھٹکا غیر متوقع تھا اور ردعمل بھی۔پہلے سڑک کی ناہمواری پھر اچانک الٹی سمت اسٹیئرنگ کا گھماؤ گاڑی لرزتی ہوئی کنارے کی طرف لڑھکی اور پلٹ گئی۔

"امان۔۔۔۔۔بیٹے۔۔۔!!"

ظہورا ہذیانی انداز میں چلائی۔

Clubb of Quality Content

جھٹکے سے دماغ ہل جاتا ہے۔

"آہ۔۔۔!!!!"

امان آہستہ آہستہ سر پر ہاتھ رکھ کر پیچھے ہوتا ہے۔

گاڑی بروقت قابو پانے پر ان کی بچت ہو گئی۔

"اوہ گاڑ!!!!"

امان سامنے سڑک پر کار دیکھتے ہوئے بولا جسے ہٹ کیا تھا۔اس کا چہرہ زرد پڑ جاتا ہے، سانسیں بے ترتیب اور آنکھوں میں زندگی اور موت کی لکیریں گڈمڈ ہوتی ہیں۔

تصادم ہوتے ہی شیشے تیز چیخ کی طرح چیختے ہیں—فرنٹ اور سائیڈ ونڈوز کے ٹکڑے جھاڑ کی طرح اندر پیوست ہوتے ہیں۔ نوکیلے ذرات کپڑوں کو چیر کر جلد میں اترتے ہیں۔بازو، گال اور پیشانی زخمی ہو جاتی ہے۔

اندر بیٹھے چہرے ساکت،سانسیں بے ترتیب۔ کہیں ماتھے سے خون بہہ رہا تھا، کہیں کہنی سے۔ایک لمحے میں سب کچھ بکھر جاتا ہے۔اب صرف زخمی سانسوں کی خاموشی باقی رہ چکی تھی۔

"بیٹا ہم بچ گئے۔۔جلدی گاڑی سٹارٹ کرو اس سے پہلے کہ کوئی آجائے۔"

ظہورا خون کی بوندوں کو ٹشو سے صاف کرتے ہوئے بولی۔

"ماما وہ بھی انسان ہیں۔ہماری وجہ سے اس حالت میں ہیں۔آپ نے آنا ہے تو آئیں میں جا رہا ہوں۔۔"

کہتے ہوئے گاڑی کا دروازہ دھاڑ سے مارتے ہوئے باہر نکل آیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

یہ سڑک کافی حد تک سنسان تھی،حادثے کے وقت آس پاس کوئی نہیں تھا۔بہت دور کیمرہ تھا لیکن یہاں کیا کام اس کیمرے کا۔

گاڑی سائیڈ پر الٹی پڑی تھی—دھواں مسلسل اٹھ رہا تھا،انجن کی آواز بتا رہی تھی کہ گاڑی ابھی تک چل رہی ہے۔

"اوہ گاڈ!!!!!!"

امان سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے دیوانہ وار گاڑی کی طرف لپکا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آس پاس کی ہر چیز نے دم سادھ لیا،ماحول اتنا کھٹن اور خوفناک ہو گیا کہ جسم میں ایک سرد لہر دوڑ گئی۔

گاڑی میں موجود افراد کی امید بھری سانسیں گھٹتی جا رہی تھیں،جیسے فوراً مدد کا کوئی امکان ہو۔۔۔۔

"ماما۔۔۔جلدی آئیں یہ تو فرقان بھائی ہیں۔"

مارے حیرت اور خوف سے امان کی آنکھیں پھیل چکی تھیں۔ سرد موسم میں بھی شدید گرمی محسوس ہوئی۔ امان کے ماتھے اور گردن سے پسینے کی بوندیں ٹپکتی ہیں۔

بنی سنوری ظہورا بے قابو قدموں سے گاڑی تک پہنچی۔ ماتھے پر خون کی بوندیں جم چکی تھیں، مگر زخم معمولی تھا۔

"قسمت تھی ان کی، ہم نے تو کچھ نہیں کیا!"

وہ بے تاثر چہرے کے ساتھ الفاظ پھینکتی ہے۔ ایسی سرد مہری کسی دشمن کے لیے بھی قابلِ قبول نہیں۔

"ماما واقعی آپ سے زیادہ سیلفش کوئی نہیں!"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ غصے سے کہتا ہوا ایمبولنس کو کال کرتا ہے۔

"جو برا کرتا ہے،اس کے ساتھ برا ہوتا ہے۔

عصمت بی بی!"

وہ ایسی طنزیہ مسکراہٹ سے بولی،اگر تم ایک پل کو دیکھو تو تمہیں ڈر لگے۔

"ماما،بس کر دیں پلیز!"

وہ دھاڑتا ہے،اب خاموش رہنا ممکن نہ تھا آواز البتہ کانپ رہی تھی وہ کم سن بچہ آخر ایسی عورت کی اولاد ہونے پر کیا کر سکتا تھا۔

عصمت،زرینہ اور فرقان تینوں گاڑی میں تھے۔

فرقان کا سر اسٹیئرنگ پر جھکا ہوا تھا،سانسیں اکھڑی ہوئیں،پیشانی پھٹی ہوئی اور خون کنپٹی سے ہوتا ہوا گردن تک پھیل چکا تھا۔

عصمت اگلی سیٹ پر بے حرکت پڑی تھی، کندھا سیٹ سے ٹکرا چکا تھا،چہرہ اور گردن بری طرح کٹی ہوئی،اور پلکیں ہلنے تک سے محروم تھیں اور زرینہ پچھلی نشست پر نیم بے ہوش تھی۔چہرہ ایک طرف ڈھلکا ہوا، گردن میں شیشے کا نوکیلا ٹکڑا پیوست تھا اور ہونٹوں کے کنارے نیلگوں پڑ چکے تھے۔

بے ترتیب، گھٹتی بند ہوتی سانسوں کے ساتھ وہ مدد کی آخری امید جی رہے تھے۔

Clubb of Quality Content

امان خوف اور پریشانی کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ وہیں ٹہل رہا تھا جبکہ ظہور اصاحبہ گاڑی میں واپس بیٹھ چکی تھیں۔

وہ داخلی آئینے میں اپنی پیشانی کی معمولی خراش سے نکلتے چند قطرے اس طرح تکتی ہے جیسے قیامت آگئی ہو۔

نہ چہرے پر اضطراب، نہ دل میں ہلچل۔

وہ درد صرف تب محسوس کرتی، جب خون اس کے اپنے جسم سے بہتا—باقی سب اس کی نظروں میں رینگتے کیڑوں جتنی بھی اہمیت نہیں رکھتے۔

چند ثانیے بعد، دو ایمبولنس اور دو پولیس موبائل وہاں پہنچ چکی تھیں۔ پولیس موبائل نے گاڑی کے ارد گرد کا علاقہ سیل کر دیا اور تفتیشی عملہ امان سے سوالات میں مصروف تھا۔

وردی میں ملبوس نرس ان تینوں کو باری باری سٹریچرز پر لٹا رہے تھے۔

امان سوالات کا جواب دے کر گاڑی کی طرف واپس آتا ہے جبکہ ایمبولنس اور ایک پولیس موبائل اپنے فرائض کی تکمیل کے بعد روانہ ہو چکے تھے۔

"کیا ہوا۔۔۔امان؟ سب بتا دیا پولیس کو؟

ہم یہاں ان کا انتظار کر رہے ہیں اور وہ جا چکے؟"

"ماما، میں نے سب سچ بتا دیا ہے کہ ایکسیڈنٹ ہم سے ہوا ہے۔۔۔ اور وہ ہمارے عزیز ہیں۔"

گاڑی میں بیٹھتے ہوئے وہ بغیر کسی لگی لپٹی کے صاف گوئی سے بولا۔ اتنی کم عمری میں ایسی بات کون کرتا ہے؟ پہلے والی ساری شوخی، رونق اور خوشی کہیں تحلیل ہو چکی تھی۔

"اور ماما۔۔۔ اب ہم پہلے ان کے ساتھ گھر جائیں گے۔۔۔ پھر تھانے۔"

وہ الفاظ چبا چبا کر بولتا ہے اور اگلے ہی لمحے گاڑی اسٹارٹ کر دیتا ہے۔

تیرہ سالہ بچہ ایک حادثے کی زد میں آ کر اپنی معصومیت کو کسی سرد خانے میں دفنا چکا تھا۔

نہایت بے دردی سے، سفاکی سے۔۔۔ اپنی سمجھ کے مطابق فیصلہ کر چکا تھا۔

امان کی گاڑی کے پیچھے ایک پولیس موبائل تھی۔

دونوں گاڑیاں سڑک پر دوڑتی ہوئی اپنی منزل کی طرف گم ہو گئیں۔

سڑک کے کنارے خاموش کھڑے درخت،اس لرزہ خیز منظر کے خاموش گواہ بن چکے تھے۔

زمین پر بکھرے خون کے دھبے اور شیشے کے ٹکڑے، کٹتی ہوئی روشنی میں ہولناکی کی گواہی دے رہے تھے۔ ہوا میں ایک پراسرار سناٹا گونج رہا تھا، جیسے وقت نے اپنی سانس روک لی ہو۔ ہر چیز، خوف سے جیسے اپنی آنکھیں بند کر چکی تھی۔

.....

ہال نما کمرے نے تھکن سے انگڑائی لی۔ اپنے وجود پر پھیلے شرارتی بچوں، غباروں اور تحائف کو بے زاری سے دیکھا۔ اس رویّے کے پیشِ نظر مہمان بھی اُکتائے ہوئے مگر

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مصنوعی مسکراہٹوں کے تبادلوں میں خوش گپیوں کا سلسلہ جاری تھا۔ ٹیبل پر رکھے تحائف میں اب ایک گڑیا نما کیک کا اضافہ ہو چکا تھا۔

دائیں جانب کا کمرہ،اس وقت چار وجودوں کی مسکراہٹوں میں ہم آہنگ ہے۔

"بائی ابلیم۔۔۔!مجھے ناشب شے جادہ آپ کا انتمبال (انتظار) تھا،ماما کو میں بول لی تھی آپ میلے لیے کیک اور ڈھیل شالے گفش لائیں گے۔"

سفید فراک میں ملبوس دو بڑی بڑی پونیاں لگائے پیارے سے انداز میں ابراہیم سے مخاطب ہوتی ہے۔۔۔

(اسے پارٹی کے حساب سے تیار کیا گیا تھا۔)

وہ بے حد پیاری لگتی تھی جب وہ پھولے ہوئے گالوں اور بڑی بڑی آنکھیں کھول کر بات کرتی تھی۔۔۔بے اختیار پیار آتا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میری کیوٹو پرنسز۔۔۔۔!"

ابراہیم دوزانو بیٹھا ہیر کو پکڑ کر اپنے سامنے کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"آپ شب شے پہلے مجھے گفت دے دیں ناں!"

وہ اپنے پیارے پیارے سے ہاتھ اس کے سامنے کرتی ہے۔

"اچھا جی۔۔۔رکو دیتا ہوں"

عبید اور مناہل (سامنے صوفے پر برجمان تھے) ہنستے ہوئے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔

ابراہیم کھڑا ہو کر کوٹ کی پاکٹ سے ایک ڈبیا نکالتا ہے۔

"یہ نکال لیا۔۔۔اب ہم اپنی کیوٹ سی پرنسز کو پہنائیں گے تو اور بھی خوبصورت لگے گی، پیاری ہے ناں۔۔۔؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ پینڈنٹ نکال کر ڈبیا پاس بڑی چیئر پر رکھ دیتا ہے پھر دوزانوں ہو کر ہیر کے گلے میں بلیک ہیومن ہارٹ پہنا دیتا ہے۔

"واؤ۔۔۔بائی ابلیم بہت اشا ہے،میں شب کو دکھاؤں گی!"

ہیر پینڈنٹ کو گلے میں دیکھ کر ایکسائٹڈ سی بولتی ہے۔

(گو کہ ہیر صاف اور واضح انداز میں بات کرنے کی تھوڑی بہت صلاحیت رکھتی تھی لیکن وہ پیار پیار میں ایسے ہی بولتی رہی اور یہ انداز رفتہ رفتہ اُس کی عادت بن گیا۔اسے نہ کبھی ٹوکا گیا اور نہ یہ بات کبھی کسی کو ناگوار گزری۔)

چہکتے ہوئے ابراہیم سے ملتی ہے،ابراہیم اس کے سر پر پیار کرتا ہوا مسکراتا ہے۔

"ہیر اگر تھوڑی سی اور بڑی ہوتی تو میں اسے اپنے گھر لے آتا۔"

عبید مناہل کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"فرق کیا ہے۔۔۔زرینہ بھی تو ہے۔۔۔اس کے بارے میں بھی تو سوچا جا سکتا ہے۔"

مناہل جواباً مسکراتے ہوئے بولتی ہے۔

"یہ بات بھی ٹھیک ہے، مگر یہ بچی دل میں ہے لیکن میں زرینہ کے لیے آج ہی عصمت سے بات کروں گا۔"

ابراہیم ہیر کو پیچھے کرتا ہوا پیچھے مڑتا ہے۔

"ڈیڈ مجھے جب بھی چاہیے۔۔۔ہیر ہی چاہیے۔"

Clubb of Quality Content

"بیٹا باہر جا کر کھیلو!"

عبید کھڑا ہوتے ہوئے ہیر سے کہتا ہے۔

"میں لے چلتی ہوں، ایسے بچے محسوس کرتے ہیں۔ جب تک عصمت نہیں آجاتی، میں اسی کے ساتھ رہوں گی، چلو بیٹا!"

مناہل کہتے ہوئے ہیر کا ہاتھ پکڑ کر باہر چلی جاتی ہے۔

"بیٹا، وہ بہت چھوٹی ہے، آٹھ سال کا فرق ہے۔"

ابراہیم اور عبید اب ایک دوسرے کے مقابل تھے۔

"ڈیڈ میں انتظار کر لوں گا لیکن ہیر ہی میرا انتخاب رہے گی۔ لوگ لوٹ آنے۔۔۔ چلے جانے کا انتظار کرتے ہیں، میں ہیر کے بڑے ہونے کا انتظار کروں گا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

میں انتظار کر سکتا ہوں اور کروں گا۔"

"چلو، جیسے میرا شہزادہ بیٹا ابراہیم عبید کہے!"

عبید ابراہیم کو گلے لگائے اس کی پشت تھپتھپا کر مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

"آپ تو کہہ رہے تھے آتے ہوں گے لیکن ابھی تک فرقان نہیں آیا۔ تقریباً بارہ بج ہی چکے ہیں۔"

وہ پیچھے ہٹتا ہوا کہتا ہے۔

"ڈیڈ، میں تو ہیر کو ساتھ لے کر فرینڈ کے ساتھ آیا ہوں مگر فرقان کو واقعی دیر ہو چکی ہے۔"

ابراہیم گھڑی دیکھتے ہوئے پریشان سا کہتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ایمبولینس کا سائرن گونجتا ہے۔ سائرن کی آواز پر دونوں چونک جاتے ہیں پھر الجھے ہوئے سے کمرے سے باہر نکلتے ہیں۔

گھر کا دروازہ کوئی پہلے ہی کھول چکا تھا۔

مہمان اب رنگ برنگی خوشبوؤں سے نکل کر چہ مگوئیاں اور ہاتھ بڑھا بڑھا کر باتیں کرتے نظر آتے ہیں۔

یکے بعد دیگرے تین سٹریچرز جن پر پڑے وجودوں پر سفید کپڑا ڈالا گیا تھا۔ ہال میں موجود اکا دکا لوگ پیچھے ہٹ رہے تھے اور جگہ دی جا رہی تھی۔ ساتھ پولیس اور پولیس کے پیچھے امان اور ظہورا۔

"یہ کون ہیں اور آپ یہاں کیا کر رہے ہیں، ڈی ایس پی صاحب؟"

عبید الجھن سے ترلہجے میں گویا ہوا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سٹریچر رکھنے کے بعد وردی میں ملبوس نرس باہر چلے جاتے ہیں۔

"سر۔۔۔وہ۔۔۔شاید۔۔۔سوری، میرا مطلب ہے کہ
یہ آپ کی فیملی ہے؟"

"کیا بدتمیزی ہے، ڈی ایس پی صاحب؟ آپ کو پتہ بھی ہے آپ کیا بات کر رہے ہیں؟"
قدرے مظبوط لہجے میں گویا ہوا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پولیس والا ہاتھ میں مخصوص سٹک لیے آگے بڑھتا ہے۔

"بدتمیزی نہیں کر رہا میں، یہ دونوں
(سٹک سے امان اور ظہورا کی طرف اشارہ کرتا ہے)
ان سے یہ ایکسیڈنٹ ہوا ہے اور یہ آپ کی ہی فیملی ہیں۔"

"ڈی ایس پی صاحب، یہ دونوں میری فیملی ہیں، لیکن یہ نہیں"

(وہ شہادت والی انگلی سے سٹریچرز کی طرف اشارہ کرتا ہے۔)

آواز البتہ پہلے کی نسبت کمزور تھی۔

"ماموں۔۔۔ انسپیکٹر سچ بول رہے ہیں، یہ ہماری فیملی ہے۔"

امان سرخ آنکھیں لئے کسی سکتے کے عالم میں آگے بڑھ کر سٹریچرز پر لیٹے وجودوں کے چہرے سے سفید چادر ہٹاتا ہے۔ ہاتھوں کی لرزش واضح تھی۔

ان کے چہروں پر جا بجا زخم کے نشان تھے، کانچ کے ٹکڑے نکال لیے گئے تھے، خون جم چکا تھا لیکن انہیں پہچانا جا سکتا تھا۔

"میری بہن عصمت۔۔۔ فرقان۔۔۔ زرینہ میری جان!"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

عبید شاک کے عالم میں لڑکھڑاتا ہوا پیچھے ہٹا۔ کسی نے جیسے کھولتا ہوا تیل پورے وجود پر انڈیل دیا ہو۔

آنسو آنکھ کی سرحدیں چھوڑے باہر نکلے۔

ہال میں سکتے کا عالم چھا گیا۔ کچھ دیر سب ایسے خاموش ہوئے جیسے سب کو سانپ سونگھ گیا ہو پھر

چہ مگوئیاں ایک شور کی طرح گونج اٹھیں۔

ابراہیم جہاں تھا وہیں رک گیا۔ وہ پلک تک نہیں جھپک سکا۔ ذہن میں یادوں کا ریلا اور آوازوں کا طوفان غالب آنے لگا۔

"میرا بیٹا کیسا ہے؟"

"ابراہیم، آپ کس چیز پر آؤ گے؟"

"جلدی آنا۔۔۔"

زرینہ اور فرقان کے فق چہرے۔۔۔

آخری الفاظ۔۔۔ آخری منظر۔۔۔ آخری ملاقات۔

"یہ سب کیا ہو گیا؟"

ابراہیم کی پیشانی پر پسینے کی بوندیں چمکتی ہیں، لب کپکپاتے ہیں اور آنکھیں خون رنگ ہو جاتی ہیں۔

پیچھے سے آتا ہوا کریم بس خاموش ہو جاتا ہے۔ وہ ان لوگوں میں سے تھا جن کے چہروں پر دل کا حال رقم نہیں ہوتا۔ مناہل بھی وہی ساکت سی کھڑی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"سر۔۔۔ ٹکر کی شدت سے اندر کے شیشے کے ٹکڑوں نے خون کی نالیوں کو نقصان پہنچایا،

خاص طور پر چہرے اور گردن کے قریب۔

آکسیجن کی کمی اور خون بہنے کے باعث جسم نے جواب دینا بند کر دیا۔

یہ سب اتنا غیر متوقع تھا کہ چند سیکنڈز میں جان نکل گئی۔"

وہ کسی نیوز اینکر کے انداز میں بولتا ہے جیسے کسی لائیو شو میں ہو۔

یہ وہ لمحے تھے، جہاں یقین کرنا بھی مشکل تھا۔

جان ڈالنے میں پوری زندگی گزر جاتی ہے، لیکن جان لینے کے لیے صرف ایک لمحہ کافی ہوتا ہے۔

"مناہل بیگم!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عبید مناہل کو دیکھ کر مدھم لہجے میں کہتا ہے۔

"ہیر۔۔۔وہ جاتے ہی میرے ساتھ سو گئی تھی۔"

مناہل کچھ سمجھنے والے انداز میں دھیرے سے بولتی ہے۔

"سر، ہم کچھ نہیں کر سکتے۔۔۔ ہمیں امان اور میڈم کو لے جانا ہو گا۔ مجرم نے خود اعترافِ جرم کیا ہے۔"

وہی افسر رسمی لہجے میں کہتا ہے۔

"آپ پلیز۔۔۔ تدفین تک رہنے دیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"سر آپ کی وجہ سے ہم چھوڑ رہے ہیں۔۔۔ لیکن خیال رہے، یہ دونوں اسی شہر میں رہیں گے اور ہماری نظر بھی ان پر رہے گی۔"

انسپکٹر کہتا ہے اور باہر کی طرف بڑھ جاتا ہے۔ اُس کے ساتھ تین مرد آفیسر اور ایک خاتون اہلکار تھی۔

(یہاں امیروں کے مجرموں کو بھی مہلت درکار ہے۔ ویلکم ٹو پاکستان!)

ماحول بالکل ویسا ہی تھا—روشنی، خوشیاں۔۔۔ سب کچھ وہیں تھا۔ بدلا تھا تو صرف وہ رنگ، جو ہیر کی زندگی سے روشنی بھی لے گیا، خوشیاں بھی۔

لوگ وہی تھے—کچھ آبدیدہ، کچھ سرگوشیاں کرتے۔

سجا ہوا ہال نما کمرہ، غبارے چھت سے جھول رہے تھے۔ مختلف خوشبوئیں ہوا میں پھیلی ہوئیں،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بتیاں رنگ برنگی روشنی بکھیرتی ہوئیں۔۔۔اور عین درمیان میں تین لاشیں پڑی تھیں—

چہرے خون سے تر اور سانسیں ہمیشہ کے لیے خاموش۔

یہ منظر کتنا تکلیف دہ تھا یہ صرف وہی جانتے تھے جن پر بیت رہی تھی۔یہ وقت صرف تکلیف کا نہیں تھا—یہ صدموں سے صدیوں تک جکڑے رہنے کا وقت تھا۔یہ اپنوں سے وہ جدائی تھی،جو خوشیوں کے بیچ آ کر ڈیرے جما چکی تھی۔

عبید،مناہل، کریم اور ابراہیم۔۔۔بہتی آنکھوں سے وہ منظر دیکھ رہے تھے۔

اگر دکھ سے دل پھٹتے تو ابراہیم کا دل کب کا چھٹ چکا ہوتا۔ابراہیم کمزور دل کا مالک تھا۔

لیکن کچھ دکھ ایسے ہوتے ہیں،جن سے دل نہیں پھٹا کرتے۔۔۔بس اندر ہی اندر سڑتے رہتے ہیں۔

سب آبدیدہ تھے مگر ظہورا—وہ ساڑھی کا پلو مضبوطی سے تھامے بس خوفزدہ کھڑی تھی۔

ڈری بھی تھی تو اس بات سے کہیں جیل نہ جانا پڑ جائے۔

دل۔۔۔اللہ کا بنایا ہوا سب سے خوبصورت شاہکار ہے۔

وجود، سیرت، حسن—سب کی خوبصورتی کا مرکز۔

اور دلوں پر مہر لگنے کا مطلب۔۔۔تب سمجھ آتا ہے، جب کسی کے مرنے پر دشمن کی آنکھ بھی نم نہ ہو۔

دشمنی میں جان لی جاتی ہے مگر نفرت میں۔۔۔مرنے والوں پر نہ آنکھ روتی ہے، نہ زبان فاتحہ پڑھتی ہے۔

چودہ فروری ان سب دلوں پر قیامت بن کر اتری تھی۔

اس واقعے کو ایک ہفتہ گزر چکا تھا۔ ظہور اپر کوئی الزام ثابت نہ ہوا۔ امان جیل جا چکا تھا کیونکہ گاڑی وہی ڈرائیو کر رہا تھا۔

ہیر کو راتوں رات نورالہدیٰ کے پاس پہنچا دیا گیا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

باقی سب؟

خوشیاں۔۔۔ سمیٹی گئیں، مگر چکھے بغیر۔

جن کے جنازے کبھی خواب میں بھی نہ دیکھے تھے، انہیں دفن کر کے ہاتھوں سے مٹی جھاڑ دی گئی۔

اور—

اس پورے سفر میں تبریز دلاور کہیں نظر نہ آیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

.....

لاہور کی سڑکیں معمول کے ہنگامے میں بھی عجیب خاموشی اوڑھے ہوئے تھیں۔ گاڑیاں رواں دواں تھیں، ہارن بج رہے تھے، لوگ مصروف— مگر سب کچھ بے جان سا لگ رہا تھا۔

یہ آج کی دنیا ہے،جہاں ہر شخص،چاہے اچھا کرے یا برا،اپنے انجام کا خود ذمہ دار ہے۔

سڑکیں، آسمان،زمین،لوگ—سب خوش مگر خاموش۔ ہوا چل رہی تھی مگر جیسے کسی تکلیف سے نکلی آہ کو سن کر سہم گئی ہو۔

آج صرف ارحام تھا،سڑک کنارے خاموشی سے چلتا ہوا۔یہ وہی سڑک تھی،جہاں ایک بار زیان نے ہیر کے سامنے گاڑی روکی تھی پھر دونوں نے وہ راستہ ایک ساتھ پیدل طے کیا تھا۔

لیکن اس بار یہ سڑک۔۔۔کسی اور کردار کا مرکز ہے۔

ارحام کا دل میں زہر اگل کے لیے۔۔۔عجیب احساسات سر اٹھانے لگے تھے جنہیں شاید ایک لفظ میں سمیٹا جائے تو وہ لفظ 'محبت' ہے—

لیکن وہ اس وقت کہیں موجود نہیں تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کہاں ہو گل؟ بہت ڈھونڈا، لیکن تم کہیں نہیں ملی۔۔۔"

وائٹ پینٹ، نیلی ڈریس شرٹ اور گلے میں مفلر ڈالے، پونی میں مقید بال، وہ اداس سا لگتا ہے۔

"آج ویلنٹائن ڈے ہے۔۔۔ اور میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ میں کیا محسوس کرتا ہوں۔ میری فیلنگز کیا ہیں۔۔۔"

چلتے چلتے وہ 'کیفے اماوی' پہنچتا ہے—

جہاں ہیر اور زیان نے ایک بار کافی پی تھی۔

لیکن صورتحال برعکس—وقت رات کے بارہ کا۔۔۔

اور اظہار کے لیے کوئی وجود موجود نہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہیپی ویلنٹائن ڈے، گل۔۔۔"

وہ خود سے مخاطب ہو کر دھیرے سے مسکراتا ہے۔

"کاش۔۔۔!!!دل کی آواز، دل تک پہنچ سکتی۔"

کیفے میں سات آٹھ لوگ بیٹھے کافی پی رہے تھے،

لیکن ان کے اپنے بھی ان کے ساتھ نہیں لگتے۔

ارحام نم آنکھوں سے ادھر ادھر دیکھتا ہے اور سامنے آتے ویٹر کو ایک کافی کا آرڈر دیتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"دنیا چلتی رہتی ہے— لیکن ہمارے ساتھ رہنے والے بھی اکثر ہمارے حال سے ناواقف ہوتے ہیں۔"

.....

دُور سے ایک کشتی، لہراتے سرخ پرچم کو دیکھ کر رُخ موڑتی ہے۔ عظیم، کشتی کو دیکھ کر تشکر سے فوراً آسمان کی طرف سر اُٹھاتا ہے۔

"الحمدللہ..."

پھر ابراہیم کی طرف دوڑ کر آتا ہے۔ اس کے پاس بیٹھتا ہے۔

"باس! مدد آ رہی ہے، آپ فکر نہ کریں۔ کچھ نہیں ہو گا آپ کو، میں آپ کو کچھ نہیں ہونے دوں گا۔"

اس کی آواز بوکھلاہٹ سے بھری ہوئی تھی۔ یہ ایک ہی مہینے میں ابراہیم کے ساتھ پیش آنے والا دوسرا سانحہ تھا۔

"ہیر..."

ابراہیم لڑکھڑاتی ہوئی آواز میں حلق کے بل چلاتا ہے۔

پھٹی پھٹی سی آواز نکلتی ہے۔

وہ لہراتی ساڑی کے ساتھ ابراہیم کے پاس دوزانو ہو کر بیٹھی۔ آنکھیں ہلکی سی سرخ ہو رہی تھیں مگر ابراہیم کو وہ دکھائی نہیں دیں۔

"تم نے چودہ فروری کو اپنے گھر والوں کو کھو دیا تھا۔ تم بہت چھوٹی تھیں، تمہیں نہیں معلوم تھا کہ درد کیا ہوتا ہے۔۔۔ اور نہ ہی تم نے اسے کبھی محسوس کیا۔ لیکن آج میں نے سب کچھ کھو دیا ہے۔

میں چھوٹا نہیں ہوں۔۔۔ مجھے کچھ بھی نہیں بھولے گا۔۔۔ نہ ہی کوئی مجھے بہلا سکے گا۔۔۔"

ابراہیم آہستہ آہستہ، رک رک کر بول رہا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بولنے سے تکلیف ہو رہی تھی اور اس کی آنکھیں یوں کھلی تھیں کہ اگر تم دیکھو۔۔۔ تو جسم میں ایک سرد لہر دوڑ جائے۔ ایک وقت تھا جب ابراہیم نے کہا تھا وہ لفظ 'ناممکن' کا وجود ہے اور آج یہ غرور کیسے پاش پاش ہوا صرف وہی جانتا تھا۔

بتیس سالہ ابراہیم زمین پر اوندھے منہ لیٹا اپنی ہار تسلیم کر رہا تھا۔ کیسا انکشاف تھا اور کیا حال تھا۔

نقاب پوش لڑکی کی سانس میں ایک لمحے کو خلل آیا۔ دل جیسے ایک لمحے کو دھڑکنا بھول گیا ہو۔ مگر وہ خود پر قابو پاتے ہوئے خاموشی سے کھڑی ہو کر پیچھے مُڑ جاتی ہے۔

"ہیر۔۔۔ شاید میں نہ بچ پاؤں۔

آپ میری طرف سے آزاد ہیں۔۔۔"

کپکپاتے ہونٹوں نے نہ جانے کتنے زخموں پر پیر رکھتے ہوئے یہ لفظ ادا کیے۔مقابل کو ساتویں آسمان سے زمین پر لا پٹکا تھا۔

چمکتی آنکھ سے ایک آنسو نکل کر تکونی رومال میں جذب ہو گیا مگر وہ اب بھی خاموش تھی۔

"ہیر!!!میں دنیا کا سب سے بد نصیب انسان ہوں،جو آج کے دن اپنے محبوب انسان کے ہاتھوں مر رہا ہے۔"

"محبوب انسان" کا جملہ سنتے ہی نقاب پوش لڑکی کشتی کی ریلنگ ک سہارا لیتی ہے۔

"اگر میں مر گیا۔۔۔تو آپ پر کوئی الزام نہیں آئے گا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

لیکن میری محبت۔۔۔ میری بچپن کی محبت بھی مر جائے گی۔

بالآخر۔۔۔ ابراہیم۔۔۔ مر جائے گا۔"

یہ کہتے ہی وہ بے ہوش ہو جاتا ہے۔

بولنے کی کوشش میں بمشکل اُٹھایا گیا سر اب گر چکا تھا۔ تمام تر درد اس کی ذات سے وابستہ تھے۔ کون کس اذیت میں ہے کسی کو کیا؟

نقاب پوش لڑکی کو 'مرنے' والی بات بہت بری طرح چبھی۔

"ابراہیم۔۔۔!" وہ زیرِ لب بڑبڑائی...

ایک آواز جو درد میں بھیگ کر لبوں سے چھلکی۔

اک خواہش نے دل کی خاک سے سر اٹھایا— کالی چمکدار آنکھوں میں نمی لرزنے لگی، کاجل کی لکیر دھری ہو گئی۔ ایک ٹیس اُٹھی، ایسی کہ آنکھیں خود بخود بند ہو گئیں۔

کشتی کی ریلنگ پر اس کی انگلیوں کی گرفت مزید سخت ہو گئی، اتنی کہ ہاتھ کی نسیں ابھر آئیں،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اور دل؟

دل شاید ٹوٹنے سے پہلے خاموشی کا فیصلہ کر چکا تھا مگر وہ نہ مڑی یا شاید مڑنا ہی نہیں چاہتی تھی۔

"ہیلو دوست... کوئی مسئلہ ہے؟"

سامنے آتی کشتی سے آواز اُبھری— تین مرد سوار تھے رف سے حلیے میں۔ ایک شخص نے آگے بڑھ کر سوال کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جی، ہمیں آپ کی مدد چاہیے۔ ہم یہاں پھنس گئے ہیں... ڈیزل ختم ہو گیا ہے۔"

عظیم جلدی سے آگے بڑھتا ہوا پریشان آواز میں بولا۔

نظریں بار بار بے ہوش پڑے وجود کو گھیر رہی تھیں۔

"ہم مدد ضرور کریں گے۔ ہمارے پاس ڈیزل موجود ہے۔

شاید آپ کا ساتھی بیمار ہے؟ آپ کو دِقّت ہو گی،

آئیے... ہمارے ساتھ چلیے۔"

بوٹ والے شخص نے پیچھے ابراہیم کو گرا ہوا دیکھ کر نرمی سے کہا۔

"جی جی، آئیے۔"

عظیم اب ابراہیم کو اٹھانے کے لیے بڑھا باقی دو بھی آجاتے ہیں۔

مگر وہ...

نقاب پوش لڑکی ہنوز ساکت کھڑی تھی۔ اس کی آنکھیں—وہ خاموش نظر—ہر لمحہ، ہر جنبش کو گہرائی سے دیکھ رہیں تھیں۔

گھڑی کی سوئیاں دوڑتے ہوئے بارہ کے ہندسے سے آگے بڑھتی جا رہی تھیں۔ سرد ہوا کا کوئی لمس، اس کی اندر کی جلن کو چھو نہیں سکتا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

چودہ فروری کی رات ابراہیم پر قہر بن کر ٹوٹی تھی۔

"پچھتاوں سے جڑے لمحے... کبھی ازالہ نہیں بنتے۔

بس ایک زخم بن کر باقی رہ جاتے ہیں جو ہر دھڑکن کے ساتھ اندر تک کاٹتے ہیں۔"

.....

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عاشقوں کے دن کی ابتدا خدا کے نام۔

لیکن سب نئے گناہوں کی فہرست لئے نیند میں محو۔

جاگتی اور بند آنکھوں کے فقط یہی خواب آج کا دن محبوب کے نام اور اصل محبت کرنے والی ہستی نے پکارا مگر جواب ندارد۔۔۔

حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ۔۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

کی گونج خالی گراؤنڈ میں دو گنی، تگنی ہو کر آ رہی تھی۔

ساٹھ سالہ بزرگ دوبارہ آہستگی سے کرسی پر بیٹھا جبکہ یرمان خالی نگاہوں سے آسمان کو تکے جا رہا تھا۔

"میرے بیٹے... کوئی قانون اتنا رحم دل نہیں ہوتا،

کہ تمہیں باعزت بری کر دے اور نہ ہی وہ لڑکی، جس کا سارا خاندان تمہاری وجہ سے مٹ گیا،

اتنا بڑا دل رکھتی ہوگی کہ تمہیں معاف کرے... یا قبول کرلے۔"

یہ کہتے ہوئے اس کے سرد، لرزتے ہاتھ ایک دانہ گراتے ہیں۔ جھریوں سے پُر چہرہ، مگر نور سے بھرا۔ ماتھے پر سجدوں کی محراب، جو عمر بھر کی عبادتوں اور ریاضتوں کا تحفہ تھی۔

"میں نے قتل کیے... اور اس لڑکی نے ایک بھی نہیں،

پھر بھی مجھے ان قتلوں کی تکلیف سے زیادہ اس سے دوری کی اذیت کھائے جا رہی ہے۔

میری ساری خونریزی کے سامنے وہ ایک لڑکی بھاری پڑ گئی، مولوی صاحب..."

وہ روہانسا ہو جاتا ہے۔

"مولوی صاحب... اتنی بڑی دنیا میں مجھے صرف وہ ایک چاہیے اور وہ اس وقت... شاید اپنی دنیا میں گم ہے — مجھے پہچانتی بھی نہیں ہو گی۔"

کہتے ہوئے اس کی آواز رندھ جاتی ہے، اور بلک پڑتا ہے۔

Clubb of Quality Content

مولوی صاحب بے اختیار اٹھ کھڑے ہوئے،

یرمان قدموں کے فاصلے کو دوڑ کر طے کرتا ہوا ان کے گلے لگ جاتا ہے۔

یہ لمحہ... اذیت کی آخری حد تھا۔ جب وہ ایک انجانے مرد کو اپنی داستان کہتے ہوئے رو پڑا۔ اگر آزمائش تھی تو کیسی تھی اور اگر سزا تھی تو بہت بری تھی۔

مولوی صاحب نے اُسے مضبوطی سے تھام لیا۔

وہ دھیمی لرزتی آواز میں گویا ہوا۔

"مجھے پتہ ہے۔ دنیا میں سب کو کچھ نہ کچھ مل جاتا ہے، مگر میں۔۔۔۔؟

میں تو ایک گناہگار قاتل ہوں... مجھے کچھ بھی نہیں ملے گا، کچھ بھی نہیں...

آپ دعا کریں مولوی صاحب... آپ تو خدا کے قریب ہیں، وہ آپ کی سُنیں گے... ان سے کہیں ناں۔۔۔ مجھے میری ہیر لوٹا دے۔۔۔ کسی بھی گناہ کی ججمنٹ کے بغیر۔۔۔"

وہ بچوں کی طرح روئے جا رہا تھا— آواز میں برسوں کی تڑپ تھی۔ اگر کوئی اسے اس لمحے دیکھ لیتا... تو باخدا، وہ اس کی محبت لوٹا دیتا۔

ساٹھ سالہ بزرگ نے نم آنکھوں سے آسمان کی طرف دیکھا اور یرمان کو یونہی تھامے رکھا۔

سرخ چہرہ،اُبلتی آنکھیں،بے بس وجود اور آنکھوں سے پھوٹتا وہ طوفان جو شاید... کوئی بھی نہ سمجھ سکے۔ کیا تم بھی محبت کے اس درجے تک پہنچے ہو؟ کیا تم نے کبھی انیس سال کسی ایک شخص کی محبت میں خاک چھانی؟ نہیں۔۔۔؟

تو پھر اس کا درد وہی محسوس کر سکتے جو اس درجے کو پہنچے اور ایسا جنون اس صدی میں صرف یرمان کریم کے نام!

غلط کہا ہے جس نے یہ کہا کہ مرد روتے نہیں۔۔۔

غلط سمجھا ہے جس نے یہ جانا کہ مرد کو تکلیف نہیں ہوتی۔۔۔ مرد بھی انسان ہوتے ہیں،دل رکھتے ہیں،احساس رکھتے ہیں،درد سہتے ہیں۔۔۔

مگر وہ چپ رہتے ہیں کیوں کہ دنیا نے ان پر صبر کا پہرہ بٹھا دیا ہے۔

عورت اگر آنسو بہاتی ہے تو دنیا اسے کمزور کہہ کر گلے لگاتی ہے اور اگر مرد آنسو بہا دے تو وہ اصل مرد نہیں۔۔۔ کیوں؟

خدارا!

اسے رونے دو تاکہ وہ پھر سے جینے کے قابل ہو جائے۔

کیوں کہ جب وہ ٹوٹتا ہے تو فقط اس کا دل نہیں، اس کی پوری کائنات بکھر جاتی ہے۔

.....

ابراہیم اپنی محبوب ہستی کے ہاتھوں زہر آلود ہو کر ٹوٹ گیا۔

یرمان ہیر کی چاہ میں تڑپ تڑپ کر آنسو بہاتا رہا۔

ارحام لاہور کی گلیوں میں گل کو ڈھونڈتا رہا۔

یہ سب بس ایک محبت کے تمنائی تھے—

جو اکثر خواب بُنتی ہے، حقیقت نہیں بنتی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ہر ایک اپنی بکھری زندگی کو سنوارنے کے لیے محبت کا پیچھا کرتا رہا لیکن اس تلاش میں وہ ایک محبت سب بھول گئے—وہ محبت جو سب محبتوں سے بالاتر ہے... خدا کی محبت۔

خالق سے جُڑنے والی محبت، ایسی جو روح کو سجدے میں جھکا دیتی ہے اور دل کو فنا سے بقاء کی طرف لے جاتی ہے۔

یہ محض محبت نہیں—یہ عشق ہے... عشقِ کامل،

جو ہر دل کو نصیب نہیں ہوتا۔ یہ عشق انہیں بھی نہیں مل سکا، جو دنیا کی محبت میں تڑپتے رہے،

کیونکہ درد سے رشتہ جوڑنے والی محبت،

روح سے جُڑی ہوتی ہے—اور روح صرف سجدے سے مکمل ہوتی ہے۔

تب جا کے خدا ملتا ہے... مگر یہ سفر آسان نہیں،

یہ دروازہ ہر کسی پر نہیں کھلتا۔

خدا کو پانے کا سفر...

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

محبت سے نہیں۔۔۔۔ عشق سے طے ہوتا ہے۔

.....

آئندہ انشاءاللہ!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842